بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّ اَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 72

شمارہ 14

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 850 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈیا
80 ڈالرامریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

14/رمضان 1444 ہجری قمری ● 6/شہادت 1402 ہجری شمسی ● 6/اپریل 2023ء

ارشاد باری تعالیٰ

شَہۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡہِ الۡقُرۡاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الۡهُدٰی وَالۡفُرۡقَانِ ۚ فَمَنۡ شَهِدَ مِنۡکُمُ الشَّهۡرَ فَلۡیَصُمۡهُ (بقرہ:186)

ترجمہ: رمضان کا مہینہ جس میں قرآن انسانوں کیلئے ایک عظیم ہدایت کے طور پر اُتارا گیا اور ایسے کھلے نشانات کے طور پر جن میں ہدایت کی تفصیل اور حق وباطل میں فرق کر دینے والے امور ہیں۔ **پس جو بھی تم میں سے اس مہینے کو دیکھے تو اسکے روزے رکھے۔**

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 31/مارچ 2023 کو مسجد مبارک، اسلام آباد (ٹلفورڈ) یو.کے سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ وناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

فَمَنۡ شَهِدَ مِنۡکُمُ الشَّهۡرَ فَلۡیَصُمۡهُ ؕ

تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو (اس حال میں) دیکھے (کہ نہ مریض ہو نہ مسافر) اُسے چاہئے کہ وہ اسکے روزے رکھے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:: شَہۡرُ رَمَضَانَ الَّذِیۡۤ اُنۡزِلَ فِیۡہِ الۡقُرۡاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الۡهُدٰی وَالۡفُرۡقَانِ ۚ فَمَنۡ شَهِدَ مِنۡکُمُ الشَّهۡرَ فَلۡیَصُمۡهُ ؕ وَمَنۡ کَانَ مَرِیۡضًا اَوۡ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّۃٌ مِّنۡ اَیَّامٍ اُخَرَ ؕ یُرِیۡدُ اللّٰہُ بِکُمُ الۡیُسۡرَ وَلَا یُرِیۡدُ بِکُمُ الۡعُسۡرَ ۫ وَلِتُکۡمِلُوا الۡعِدَّۃَ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا هَدٰىکُمۡ وَلَعَلَّکُمۡ تَشۡکُرُوۡنَ ﴿۱۸۶﴾ وَاِذَا سَاَلَکَ عِبَادِیۡ عَنِّیۡ فَاِنِّیۡ قَرِیۡبٌ ؕ اُجِیۡبُ دَعۡوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلۡیَسۡتَجِیۡبُوۡا لِیۡ وَلۡیُؤۡمِنُوۡا بِیۡ لَعَلَّهُمۡ یَرۡشُدُوۡنَ ﴿۱۸۷﴾ (بقرہ: 186-187)

ترجمہ :: رمضان کا مہینہ وہ (مہینہ) ہے جس کے بارہ میں قرآن (کریم) نازل کیا گیا ہے (وہ قرآن) جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت (بنا کر بھیجا گیا) ہے اور جو کھلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے (ایسے دلائل) جو ہدایت پیدا کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی (قرآن میں) الٰہی نشان بھی ہیں اس لئے تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو (اس حال میں) دیکھے (کہ نہ مریض ہو نہ مسافر) اُسے چاہیے کہ وہ اس کے روزے رکھے اور جو شخص مریض ہو یا سفر میں ہو تو اس پر اَور دنوں میں تعداد (پوری کرنی واجب) ہوگی۔ اللہ تمہارے لئے آسانی چاہتا ہے اور تمہارے لئے تنگی نہیں چاہتا، اور (یہ حکم اس نے اس لئے دیا ہے کہ تم تنگی میں نہ پڑو اور) تا کہ تم تعداد کو پورا کرلو اور اس (بات) پر اللہ کی بڑائی کرو کہ اس نے تم کو ہدایت دی ہے اور تا کہ تم (اس کے) شکر گذار بنو۔ اور (اَے رسول!) جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو (تُو جواب دے کہ) میں (ان کے) پاس (ہی) ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں۔ سو چاہیے کہ وہ (دعا کرنے والے بھی) میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔

......☆......☆......

ارشاد نبوی ﷺ

روزہ دار جھوٹ سے بچے

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ : مَنۡ لَمۡ یَدَعۡ قَوۡلَ الزُّوۡرِ وَالۡعَمَلَ بِہٖ فَلَیۡسَ لِلّٰہِ حَاجَۃٌ فِیۡ اَنۡ یَدَعَ طَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص جھوٹ بولنے اور جھوٹ پر عمل کرنے سے اجتناب نہیں کرتا اللہ تعالیٰ کو اسکے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں یعنی اسکا روزہ رکھنا بیکار ہے۔ (بخاری کتاب الصوم)

نیا چاند دیکھنے کی دُعا

عَنۡ طَلۡحَۃَ بۡنِ عُبَیۡدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا رَأَی الۡھِلَالَ قَالَ: اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیۡنَا بِالۡاَمۡنِ وَالۡاِیۡمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالۡاِسۡلَامِ رَبِّیۡ وَرَبُّکَ اللّٰہُ، ھِلَالُ رُشۡدٍ وَخَیۡرٍ۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا کرتے اے میرے خدا! یہ چاند امن وامان اور صحت وسلامتی کے ساتھ ہر روز نکلے۔ اَے چاند! میرا ربّ اور تیرا ربّ اللہ تعالیٰ ہے تُو خیر وبرکت اور رُشد وبھلائی کا چاند بن۔

(ترمذی کتاب الدعوات، بحوالہ حدیقۃ الصالحین حدیث نمبر 269، 271 مصنفہ مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب)

اس شمارہ میں

خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 17 مارچ 2023ء (مکمل متن)

سیرت آنحضرت ﷺ (از سیرت خاتم النّبیین)

سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)

حضور انور کیساتھ لجنہ اماء اللہ نائیجیریا کی ورچوئل ملاقات

حضور انور کی طرف سے دیئے گئے بصیرت افروز جوابات

جلسہ برطانیہ 22ء میں حضور انور کا مستورات سے خطاب

خطبہ جمعہ بطرز سوال وجواب

نظمیں، وصایا، نماز جنازہ حاضر وغائب

خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ہر شئے خدا تعالیٰ ہی سے طلب کرنی چاہئے

خدا تعالیٰ تو قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کرسکتا ہے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

انسان کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ حسب استطاعت خدا کے فرائض بجا لاوے۔ روزہ کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَاَنۡ تَصُوۡمُوۡا خَیۡرٌ لَّکُمۡ یعنی اگر تم روزہ رکھ بھی لیا کرو تو تمہارے واسطے بڑی خیر ہے۔

ایک دفعہ میرے دل میں خیال آیا کہ فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے تا کہ روزہ کی توفیق اس سے حاصل ہو۔ خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شئے خدا تعالیٰ ہی سے طلب کرنی چاہئے۔ خدا تعالیٰ تو قادر مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کرسکتا ہے۔ تو فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہو جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ پس میرے نزدیک خوب ہے کہ (انسان) دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ، یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کرسکوں یا نہ، اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ طاقت بخش دے گا۔

اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو دوسری امتوں کی طرح اس امت میں کوئی قید نہ رکھتا مگر اس نے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں۔ میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینہ میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا تعالیٰ اسے محروم نہیں رکھتا اور ایسی حالت میں اگر انسان ماہ رمضان میں بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہوتی ہے کیونکہ ہر ایک عمل کا مدار نیت پر ہے۔ مومن کو چاہئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کردے۔ جو شخص کہ روزے سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت دردِ دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اور اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزے رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جُو نہ ہو تو خدا تعالیٰ اسے ہرگز ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔

(ملفوظات جلد 2 صفحہ 563، مطبوعہ قادیان 2003)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

تم پر ایک عظیم الشان اور بابرکت مہینہ سایہ فگن ہے

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے روزہ کو فرض قرار دیا ہے اور اس کے رکھنے کی طرف مومنین کو بہت زیادہ ترغیب دلائی ہے جس کا ذکر ہم نے گزشتہ شمارہ میں کیا ہے۔ احادیث مبارکہ میں بھی روزوں کی بہت زیادہ فضیلت بیان ہوئی ہے۔ ہمارے پیارے آقا سیّدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھنے کی بہت تاکید فرمائی ہے اور بلا عذر روزہ چھوڑ دینے کو بہت بڑا خسارہ قرار دیا ہے۔ روزوں کی فضیلت کے بارے میں چند احادیث ذیل میں پیش ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :

روزہ دار گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے اسکی ماں نے اسکو جنم دیا ہو

نضر بن شیبان کہتے ہیں کہ میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے کہا آپ مجھے کوئی ایسی بات بتائیے جو آپ نے اپنے والد سے سنی ہو اور انہوں نے ماہ رمضان کے بارے میں آنحضرت ﷺ سے براہ راست سنی ہو۔ ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہا ہاں! مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے تم پر رمضان کے روزے رکھنا فرض کئے اور میں نے تمہارے لئے اس کا قیام جاری کر دیا ہے۔ پس جو کوئی ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت سے اس میں روزے رکھے وہ گناہوں سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے اس کی ماں نے اس کو جنم دیا ہو۔ یعنی بالکل معصوم ہو جاتا ہے۔

(سنن نسائی کتاب الصیام باب ذکر اختلاف یحیی بن ابی کثیر والنضر بن شیبان فیہ)

جنت کو رمضان کے لئے مزیّن کیا جاتا ہے

حضرت ابو مسعود غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رمضان شروع ہونے کے بعد ایک روز آنحضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر لوگوں کو رمضان کی فضیلت کا علم ہوتا تو میری اُمّت اس بات کی خواہش کرتی کہ سارا سال ہی رمضان ہو۔ اس پر بنو خزاعہ کے ایک آدمی نے کہا کہ اے اللہ کے نبی! ہمیں رمضان کے فضائل سے آگاہ کریں۔ چنانچہ آپؐ نے فرمایا یقیناً جنت کو رمضان کے لئے سال کے آغاز سے آخر تک مزیّن کیا جاتا ہے۔ پس جب رمضان کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرش الٰہی کے نیچے ہوائیں چلتی ہیں۔

(الترغیب والترھیب۔ کتاب الصوم۔ الترغیب فی صیام رمضان احتساباً حدیث 1498)

روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ابن آدم کا ہر عمل اس کی ذات کے لئے ہوتا ہے سوائے روزوں کے۔ روزہ میری خاطر رکھا جاتا ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ اور روزے ڈھال ہیں اور جب تم میں سے کسی کا روزہ ہو تو وہ شہوانی باتیں اور گالی گلوچ نہ کرے اور اگر اس کو کوئی گالی دے یا اس سے جھگڑا کرے تو اسے جواب میں صرف یہ کہنا چاہئے کہ میں تو روزہ دار ہوں…… اس ذات کی قسم! کہ جس کے قبضہ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے زیادہ طیب ہے۔ روزے دار کے لئے دو خوشیاں ہیں جو اسے خوش کرتی ہیں۔ ایک جب وہ روزہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور دوسرے جب وہ اپنے ربّ سے ملے گا تو اپنے روزہ کی وجہ سے خوش ہوگا۔

(بخاری کتاب الصوم باب ھل یقول انّی صائم اذا شتم)

جسے رمضان ملا لیکن اسے بخشا نہ گیا وہ بدقسمت ہوگیا

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول للہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: منبر کے پاس آجاؤ، ہم آگئے۔ جب ایک درجہ چڑھے تو فرمایا: ''آمین'' جب دوسرا چڑھے تو فرمایا: ''آمین''، اور جب تیسرا چڑھے تو فرمایا: ''آمین''۔ جب اترے تو ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم نے آج آپ سے ایک ایسی چیز سنی ہے جو پہلے نہیں سنا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جبرائیل میرے پاس آئے اور کہا جسے رمضان ملا لیکن اسے بخشا نہ گیا وہ بدقسمت ہوگیا۔ میں نے کہا: آمین۔ جب میں دوسرے درجے پر چڑھا تو انہوں نے کہا: جس کے سامنے آپ کا نام لیا گیا اور اس نے درود نہ بھیجا وہ بھی بدقسمت ہوگیا۔ میں نے کہا: آمین جب میں تیسرے درجے پر چڑھا تو انہوں نے کہا: جس شخص کی زندگی میں اس کے ماں باپ دونوں یا ان میں سے ایک بوڑھا ہو گیا اور انہوں نے اسے (خدمت واطاعت کے باعث) جنت میں داخل نہ کیا، وہ بھی بدقسمت ہوگیا۔ میں نے کہا: آمین۔ (الحاکم فی المستدرک 4/170/الرقم:7256)

اگر رمضان میں نہیں بخشا گیا تو پھر کب بخشا جائے گا

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضور ﷺ سے سنا، آپؐ فرما رہے تھے رمضان آ گیا ہے۔ اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے مقفل کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو اس میں زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔ ہلاکت ہو اس شخص کے لئے جس نے رمضان کو پایا اور اُسے بخشا نہ گیا۔ اور اگر وہ رمضان میں نہیں بخشا گیا تو پھر کب بخشا جائے گا۔

(الترغیب والترھیب کتاب الصوم۔ الترغیب فی صیام رمضان حدیث نمبر 1495)

''طاق راتیں''

ربّ کے جو بھی پیارے ہیں
رات کے اندھیروں میں
اشک بھر کے آنکھوں میں
چھپ کے ساری دنیا سے
عاجزی کی راہوں سے
صبر کی پناہوں سے
کچھ تلاش کرتے ہیں
جیسے چھوٹا بچہ اپنی ماں کو ڈھونڈے ہے
رو کے پھر بلاتا ہے
مجھ کو ایسے مت چھوڑو اجنبی سی دنیا ہے
کھو نہ جاؤں میں اس میں مجھ کو تو ہی پیاری ہے
بے ضرر محبت یہ گر خدا سے ہو جائے
زندگی سنور جائے اس خدا کا وعدہ ہے
جو بھی مجھ کو ڈھونڈے گا اسکو ملی ہی جاؤں گا
پاس جتنا آؤ گے، ہوں قریب تر اسکے
کیسی پھر یہ دُوری ہے
کیسی روک حائل ہے
اب بھی ایک موقع ہے
یہ قدر کی راتیں جواب کی بار آئی ہیں
رائگاں نہ رہ جائیں
کیوں نہ رو کے بچوں سا ہم بھی ڈھونڈنے نکلیں
معرفت کی وہ راہیں
جن سے ربّ کو پا جائیں
اور ان میں ہو جائیں جو خدا کو پیارے ہیں
اب کہ ہم بھی پا جائیں
پیارا اپنے پیارے کا۔ (آمین)

(منصورہ فضل منؔ قادیان)

یہ صبر کا مہینہ اور صبر کا ثواب جنت ہے
اس مہینے میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شعبان کے آخری دن ہمیں خطاب کیا اور فرمایا: اے لوگو! تم پر ایک عظیم الشان اور بابرکت مہینہ سایہ فگن ہو گیا ہے۔ اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزوں کو فرض کیا ہے اور راتوں کے قیام کو نفل۔ جو شخص اس میں قرب الٰہی کی نیت سے کوئی نیکی کرتا ہے اسے دیگر مہینوں میں ایک فرض ادا کرنے کے برابر سمجھا جاتا ہے اور جو شخص اس میں ایک فرض ادا کرتا ہے گویا اس نے باقی مہینوں میں ستر فرائض ادا کیے۔ یہ صبر کا مہینہ اور صبر کا ثواب جنت ہی ہے۔ یہ غم خواری کا مہینہ ہے، اس مہینے میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔ جو شخص کسی روزہ دار کی افطاری کراتا ہے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اسے دوزخ سے آزاد کر دیا جاتا ہے۔ نیز اسے اس (روزہ دار) کے برابر ثواب ملتا ہے۔ اس سے اس کے ثواب میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔ صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر ایک روزہ افطار کرانے کی طاقت نہیں رکھتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ ثواب اللہ تعالیٰ ایک کھجور کھلانے یا پانی پلانے یا دودھ کا ایک گھونٹ پلا کر افطاری کرانے والے کو بھی دے دیتا ہے۔ اس مہینے کا ابتدائی حصہ رحمت ہے۔ درمیانہ حصہ مغفرت ہے اور آخری حصہ دوزخ سے آزادی ہے۔ جو شخص اس مہینے میں اپنے ملازم پر تخفیف کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے بخش دیتا ہے اور اسے دوزخ سے آزاد کر دیتا ہے۔ اس میں چار کام زیادہ سے زیادہ کرنے کی کوشش کرو۔ دو کاموں کے ذریعے تم اپنے رب کو راضی کروگے اور دو کاموں کے بغیر تمہارے لیے کوئی چارہ کار نہیں۔ جن دو کاموں کے ذریعے تم اپنے رب کو راضی کروگے ان میں سے ایک لا الہ الا اللہ کی گواہی دینا ہے اور دوسرا اس سے بخشش طلب کرنا ہے۔ جن دو کاموں کے بغیر تمہارے لیے کوئی چارہ نہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کرو اور دوسرا یہ ہے کہ دوزخ سے پناہ مانگو۔ جو شخص روزہ دار کو پانی پلائے گا اللہ تعالیٰ اسے میرے حوض سے پانی پلائے گا۔ اسے جنت میں داخل ہونے تک پیاس نہیں لگے گی۔ (ابن خزیمہ فی الصحیح، 3/191، الرقم:1887)

اللہ تعالیٰ ہمیں پیارے آقا سیّدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و اطاعت عطا کرے اور آپ کے احکامات پر دل وجان سے عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (منصور احمد مسرور)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

خدا سے وہی لوگ کرتے ہیں پیار — جو سب کچھ ہی کرتے ہیں اس پر نثار
اسی فکر میں رہتے ہیں روز و شب — کہ راضی وہ دلدار ہوتا ہے کب؟

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

خطبہ جمعہ

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النّبیین ہیں اور قرآنِ شریف خاتم الکتب اب کوئی اور کلمہ یا کوئی اَور نماز نہیں ہوسکتی۔ جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا کر کے دکھایا اور جو کچھ قرآن شریف میں ہے اس کو چھوڑ کر نجات نہیں مل سکتی۔ جو اس کو چھوڑے گا وہ جہنم میں جاوے گا۔ یہ ہمارا مذہب اور عقیدہ ہے۔“ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

”مذہب کا یہ اختیار نہیں ہے کہ کسی فطرتی قوت کو بدل ڈالے۔ ہاں یہ اختیار ہے کہ اس کو محل پر استعمال کرنے کے لئے ہدایت کرے اور صرف ایک قوت مثلاً رحم یا عفو پر زور نہ ڈالے بلکہ تمام قوتوں کے استعمال کے لئے وصیت فرمائے۔“ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

غیر احمدی مسلمانوں میں تو بہت سی بدعات......راہ پا گئی ہیں لیکن بعض احمدی بھی اس کے زیر اثر آ گئے ہیں اس لیے ہمیں بچنا چاہیے اور قرآن شریف کا ترجمہ اور تفسیر پڑھنے کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیے

اکثریت تو عامۃ المسلمین کی جاہل ہے۔ نام نہاد علماء ان کو جس طرف لے جاتے ہیں وہ چل پڑتے ہیں اور بدعات پھیلتی چلی جاتی ہیں لیکن اس کے باوجود الزام ہم پر کہ ہم قرآنِ کریم کی تحریف کرتے ہیں

”مسلمانوں کی ترقی قرآن سے مشروط ہے“

”قرآن جواہرات کی تھیلی ہے اور لوگ اس سے بے خبر ہیں“ قرآن کے مقابل کوئی سحر نہیں ٹھہر سکتا

یقیناً یاد رکھو کہ قرآن شریف وہ عظیم الشان حربہ ہے کہ اس کے سامنے کسی باطل کو قائم رہنے کی ہمت ہی نہیں ہوسکتی

قرآن کی تابعداری سے خدا تعالیٰ ملتا ہے

قرآن کریم نے ہر قوم کے نبی پر ایمان لانا ضروری قرار دیا ہے

قرآن کریم میں ظاہری ترتیب کا التزام ہے

قرآن کریم یقینی اور قطعی کلام ہے

”قرآن شریف نے پہلی کتابوں اور نبیوں پر احسان کیا ہے جو ان کی تعلیموں کو جو قصہ کے رنگ میں تھیں علمی رنگ دیدیا ہے“

”خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہم پر کھول دیا ہے کہ قرآن شریف ایک زندہ اور روشن کتاب ہے“

”قرآن شریف میں سب کچھ ہے مگر جب تک بصیرت نہ ہو کچھ حاصل نہیں ہوسکتا“

”زود رنج، کینہ پرور اور غصہ والی طبائع کے ساتھ قرآن شریف کی مناسبت نہیں ہے اور نہ ایسوں پر قرآن شریف کھلتا ہے“

”خدا تعالیٰ نے جس قوم کے ساتھ کبھی ہمیں ٹکرا دیا اس قوم پر قرآن کے ذریعہ سے ہی ہم نے فتح پائی۔ وہ جیسا ایک اُمّی دیہاتی کی تسلی کرتا ہے ویسا ہی ایک فلسفی معقولی کو اطمینان بخشتا ہے“

”تمام ہدایتوں میں سے صرف قرآنی ہدایت ہی صحت کے کامل درجہ پر اور انسانی ملاوٹوں سے پاک ہے“

”اگرچہ ہر یک الہام الٰہی یقین دلانے کے لئے ہی آیا تھا لیکن قرآن شریف نے اس اعلیٰ درجہ یقین کی بنیاد ڈالی کہ بس حد ہی کر دی“

جب خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم میں سے ہر قسم کی تحریف اور تبدیلی کی نفی کر دی اور قرآن کریم میں ہر قسم کی تحریف اور تبدیلی کی نفی کر کے یہ اعلان فرما دیا کہ اگر ہم ایسا کرنے والے ہوں تو مجرم ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سامنے قابل مؤاخذہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل مؤاخذہ ہیں لیکن ہم پر الزام لگانے والے جو یہ لوگ ہیں اپنے آپ کو خدا تعالیٰ سے بھی بڑا سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تو بے شک ہمیں مجرم نہ بنائے لیکن ان لوگوں نے مجرم بنا کر ہمارا مؤاخذہ ضرور کرنا ہے جو آج کل یہ شور مچاتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے شر سے ہر احمدی کو بچائے اور انکے شر ان پر الٹائے

رمضان میں جہاں خاص طور پر قرآن کریم کو پڑھنے اور سمجھنے کی طرف توجہ دیں وہاں دعاؤں کی طرف بھی خاص توجہ دیں

پاکستان، برکینا فاسو اور بنگلہ دیش کے احمدیوں کے لیے دعا کی مکرر تحریک

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 17/مارچ 2023ء بمطابق 10/امان 1402 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یو کے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

قرآنِ کریم کا مقام اور مرتبہ اور محاسن گذشتہ چند ہفتوں سے بیان ہو رہے ہیں۔ اس بات کی وضاحت فرماتے ہوئے کہ قرآن کے نزدیک مذہب کا منصب کیا ہے اور انسانی قویٰ پر اس کا کیا تصرف ہے اور ہونا چاہیے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ”یہ سوال کہ مذہب کا تصرف انسانی قویٰ پر کیا ہے انجیل نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ کیونکہ انجیل حکمت کے طریقوں سے دور ہے۔ لیکن قرآنِ شریف بڑی تفصیل سے بار بار اس مسئلہ کو حل کرتا ہے کہ مذہب کا یہ منصب نہیں ہے کہ انسانوں کی فطرتی قویٰ کی تبدیل کرے اور بھیڑیئے کو بکری بنا کر دکھلائے۔“ یعنی طاقتور کو بالکل ہی کمزور بنا کر دکھائے ”بلکہ مذہب کی صرف علت غائی یہ ہے کہ جو قویٰ اور ملکات فطرتاً انسان کے اندر موجود ہیں۔“ جو صلاحیتیں ہیں جو طاقتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اس کو دی ہوئی ہیں ”ان کو اپنے محل اور موقعہ پر لگانے کے لئے رہبری کرے۔ مذہب کا یہ اختیار نہیں ہے کہ کسی فطرتی قوت کو بدل ڈالے۔ ہاں یہ اختیار ہے کہ اس کو محل پر استعمال کرنے کے لئے ہدایت کرے اور صرف ایک قوت مثلاً رحم یا عفو پر زور نہ ڈالے بلکہ تمام قوتوں کے استعمال کے لئے وصیت فرمائے۔“ یہ نہ کہے کہ صرف رحم کرو اور معاف کرو بلکہ ضرورت کے مطابق جس چیز کی اس موقع پر ضرورت ہے اسے استعمال کرنے کی تلقین کرے۔ اصل غرض اصلاح اور بہتری ہے اور یہ مقصد جس طرح بھی پورا ہو اسے کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ فرماتے ہیں کہ رحم یا عفو پر زور نہ ڈالے بلکہ تمام قوتوں کے استعمال کے لیے وصیت

فرمائے ’’کیونکہ انسانی قوتوں میں سے کوئی بھی قوت بری نہیں بلکہ افراط اور تفریط اور بداستعمالی بری ہے اور جو شخص قابل ملامت ہے وہ صرف فطرتی قویٰ کی وجہ سے قابل ملامت نہیں بلکہ ان کی بداستعمالی کی وجہ سے قابل ملامت ہے۔‘‘ (سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 340-341)

اس کی ایک چھوٹی سی مثال یوں ہے کہ ایک جسمانی طور پر طاقتور آدمی ہے اگر اپنی طاقت کے اظہار کے لیے وہ ظلم ہی کرتا رہے یا صاحبِ اختیار ہے تو ظلم کرتا رہے۔ دوسروں کے لیے نرم دلی نہ ہو۔ موقع محل پر اپنے قویٰ کا اظہار نہ ہو بلکہ اپنی برتری ثابت کرنا اور رعب قائم کرنا ہی مقصد ہو تو پھر ایسا شخص برا کہلائے گا۔ اس کی صلاحیتیں جو ہیں وہ بری نہیں لیکن اس کا استعمال برا ہے، اس کا عمل برا ہے۔

اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ آپ علیہ السلام کی بعثت کا مقصد صداقتِ قرآن کو ثابت کرنا اور قائم کرنا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں: ’’یہ بات واقعی سچ ہے کہ جو مسلمان ہیں یہ قرآن شریف کو بالکل نہیں سمجھتے لیکن اب خدا کا ارادہ ہے کہ صحیح معنے قرآن کے ظاہر کرے۔ خدا نے مجھے اسی لئے مامور کیا ہے اور میں اس کے الہام اور وحی سے قرآنِ شریف کو سمجھتا ہوں۔ قرآن شریف کی ایسی تعلیم ہے کہ اس پر کوئی اعتراض نہیں آ سکتا اور معقولات سے ایسی پُر ہے کہ ایک فلاسفر کو بھی اعتراض کا موقع نہیں ملتا۔‘‘ (ملفوظات جلد 6 صفحہ 167 ایڈیشن 1984ء)

پھر عظمتِ قرآن بیان فرماتے ہوئے آپؑ جماعت کو نصیحت فرماتے ہیں کہ ’’قرآن شریف پر تدبر کرو۔ اس میں سب کچھ ہے۔ نیکیوں اور بدیوں کی تفصیل ہے اور آئندہ زمانہ کی خبریں ہیں وغیرہ۔ بخوبی سمجھ لو کہ یہ وہ مذہب پیش کرتا ہے جس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا کیونکہ اس کے برکات اور ثمرات تازہ بہ تازہ ملتے ہیں۔ انجیل میں مذہب کو کامل طور پر بیان نہیں کیا گیا۔ اس کی تعلیم اس زمانہ کے حسبِ حال ہو تو ہو لیکن وہ ہمیشہ اور ہر حالت کے موافق ہرگز نہیں۔‘‘ جس زمانے میں حضرت عیسیٰ آئے اس زمانے کے حسبِ حال تھی لیکن اب نہیں۔ ’’یہ فخر قرآنِ مجید ہی کو ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں ہر مرض کا علاج بتایا ہے اور تمام قویٰ کی تربیت فرمائی ہے اور جو بدی ظاہر کی ہے اُس کے دور کرنے کا طریق بھی بتایا ہے۔ اس لئے قرآنِ مجید کی تلاوت کرتے رہو اور دعا کرتے رہو اور اپنے چال چلن کو اس کی تعلیم کے ماتحت رکھنے کی کوشش کرو۔‘‘ (ملفوظات جلد 9 صفحہ 122 ایڈیشن 1984ء)

قرآن کریم پر تدبر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپؑ مزید فرماتے ہیں کہ ’’رسم اور بدعات سے پرہیز بہتر ہے۔ اس سے رفتہ رفتہ شریعت میں تصرف شروع ہو جاتا ہے۔ بہتر طریق یہ ہے کہ ایسے وظائف میں جو وقت اس نے صرف کرنا ہے وہی قرآن شریف کے تدبر میں لگاوے۔‘‘ (ملفوظات جلد 6 صفحہ 266 ایڈیشن 1984ء)

لوگوں کی کوشش ہوتی ہے کہ وظیفہ بتا دیں، چھوٹی سی بات بتا دیں تا کہ اسی پہ نظر ہو، ہم وقت لگائیں۔ آپؑ نے فرمایا کہ نہیں قرآنِ شریف پر غور کرنے پر وقت لگاؤ۔ بعض لوگ وظائف میں ہی وقت صرف کرتے چلے جاتے ہیں۔ اور جو وظائف اور ذکر کر رہے ہوتے ہیں ان کا مطلب ہی بعضوں کو نہیں آتا اور سمجھتے ہیں کہ یہ ان کی روحانی بہتری کا واحد ذریعہ ہے۔ آپؑ نے فرمایا اس کے بجائے یہ وقت قرآن کریم پر غور پر خرچ کرو تو زیادہ بہتر ہے۔ روحانی ترقی اسی سے حاصل کر سکتے ہو۔ غیر احمدی مسلمانوں میں تو بہت سی بدعات اس ذریعہ سے راہ پا گئی ہیں لیکن بعض احمدی بھی اس کے زیر اثر آ گئے ہیں اس لیے ہمیں بچنا چاہیے اور قرآن شریف کا ترجمہ اور تفسیر پڑھنے کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہیے۔ اگلے ہفتے جمعرات سے ان شاء اللہ یا بعض جگہ بدھ سے رمضان بھی شروع ہو رہا ہے تو اس رمضان میں ہمیں خاص طور پر قرآن کریم کو پڑھنے پڑھانے اور سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’دل کی اگر سختی ہو تو اس کو نرم کرنے کے لیے یہی طریق ہے کہ قرآن شریف کو ہی بار بار پڑھے۔ جہاں جہاں دعا ہوتی ہے وہاں مومن کا بھی دل چاہتا ہے کہ یہی رحمتِ الٰہی میرے بھی شامل حال ہو۔ قرآن شریف کی مثال ایک باغ کی ہے کہ ایک مقام سے انسان کسی قسم کا پھول چنتا ہے۔ پھر آگے چل کر اَور قسم کا چنتا ہے۔ پس چاہیے کہ ہر ایک مقام کے مناسبِ حال فائدہ اٹھاوے۔‘‘ (ملفوظات جلد 6 صفحہ 266 ایڈیشن 1984ء) آپؑ نے فرمایا کہ اس سے روحانی ترقی ہوتی ہے کہ احکامات اور نواہی کو انسان اپنے اوپر لاگو کرے۔ جو اللہ تعالیٰ نے کرنے کے حکم دیے ہیں ان کو کرے۔ جن سے روکا ہے ان سے رکنے کی کوشش کرے۔ اس چیز کو دیکھے۔ یہی پھول ہیں جو اس باغ سے انسان چنتا ہے۔

آپؑ نے فرمایا بعض لوگ تو اپنی علمیت کے زعم میں اس حد تک بڑھ گئے ہیں کہ قرآنِ کریم کی بعض سورتوں مثلاً آپؑ نے مثال دی سورۂ یٰسین کی کہ اس کے متعلق کہتے ہیں کہ فلاں طریق سے پڑھو تو برکت ہوگی ورنہ نہیں ہوگی۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 6 صفحہ 266 ایڈیشن 1984ء) یہ باتیں تو خدائی کے دعوے ہیں۔ پس اس قسم کی باتوں سے ہمیں خاص طور پر پرہیز کرنا چاہیے۔ یہ بیان فرماتے ہوئے کہ قرآن سے اعراض کی دو صورتیں ہوتی ہیں ایک یہ جو اِعراضِ صُوری کہلاتا ہے اور دوسرا اعراضِ معنوی اور اس سے مراد کیا ہے؟ اعراض سے مراد یہ ہے کہ جس سے عمل نہ کرنا یا تو صُوری طور پر انسان عمل نہیں کرتا یا معنوی طور پر عمل نہیں کرتا۔

اس کی یہ وضاحت فرمائی کہ ’’قرآنِ شریف سے اعراض کی دو صورتیں ہوتی ہیں۔ ایک صُوری اور ایک معنوی۔ صُوری یہ کہ کبھی کلام الٰہی کو پڑھا ہی نہ جاوے۔ جیسے اکثر لوگ مسلمان کہلاتے ہیں مگر وہ قرآن شریف کی عبارت تک سے بالکل غافل ہیں اور ایک معنوی‘‘ دوسری صورت ہے ’’کہ تلاوت تو کرتا ہے مگر اس کی برکات وانوار و رحمتِ الٰہی پر ایمان نہیں ہوتا۔ پس دونوں اعراضوں میں سے کوئی اعراض ہو اس سے پرہیز کرنا چاہئے۔‘‘ آپؑ نے فرمایا کہ ’امام جعفرؒ کا قول ہے واللہ اعلم کہاں تک صحیح ہے کہ میں اس قدر کلام پڑھتا ہوں کہ ساتھ ہی الہام شروع ہو جاتا ہے مگر بات معقول معلوم ہوتی ہے‘‘ آپؑ نے فرمایا۔ اللہ بہتر جانتا ہے کہ صحیح ہے کہ نہیں لیکن یہ بات معقول ہے۔ یعنی کہ انہوں نے یہ کہا یا نہیں کہا یہ تو پتا نہیں لیکن بات معقول ہے ’’کیونکہ ایک جنس کی شئ دوسری شئ کو اپنی طرف کشش کرتی ہے۔ اب اس زمانہ میں لوگوں نے صدہا حاشیئے چڑھائے ہوئے ہیں۔ شیعوں نے الگ، سنیوں نے الگ۔‘‘ حضورؑ ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’ایک دفعہ ایک شیعہ نے میرے والد صاحب سے کہا کہ میں ایک فقرہ بتلاتا ہوں وہ پڑھ لیا کرو تو پھر طہارت اور وضو وغیرہ کی ضرورت نہیں ہوگی۔‘‘ بس وہ فقرہ ہی کافی ہے آپ کے لیے۔ وہی وضو ہے۔ وہی طہارت ہے۔ فرمایا کہ ’’اسلام میں کفر و بدعت الحاد زندقہ وغیرہ اسی طرح سے آئے ہیں کہ ایک شخص واحد کی کلام کو اس قدر عظمت دی گئی جس قدر کہ کلام الٰہی کو دی جانی چاہئے تھی۔ صحابہ کرامؓ اسی لئے احادیث کو قرآن شریف سے کم درجہ پر مانتے تھے۔‘‘ واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ ’’ایک دفعہ حضرت عمرؓ فیصلہ کرنے لگے تو ایک بوڑھی عورت نے اٹھ کر کہا کہ حدیث میں یہ لکھا ہے۔‘‘ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ منسوب ہے۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ حدیثیں گو بعد میں جمع کی گئی ہیں لیکن بعض دفعہ بعض صحابہ لکھ بھی لیا کرتے تھے۔ ’’تو آپؓ نے فرمایا‘‘ حضرت عمرؓ نے فرمایا ’’کہ میں ایک بڑھیا کے لیے کتاب اللہ کو ترک نہیں کر سکتا۔‘‘ (ملفوظات جلد 6 صفحہ 266-267 ایڈیشن 1984ء)

یہ روایت ایک عورت کی ہے جو یہ کہتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا کلام تو اس سے مختلف ہے۔ جو اللہ کا کلام کہتا ہے وہی حقیقت ہے۔ پس حقیقت یہی ہے۔ اسی کو ہمیں اختیار کرنا چاہیے۔ اگر یہ نہیں ہوگا تو پھر بدعات پھیلتی چلی جائیں گی اور اسی وجہ سے بدعات مسلمانوں میں پھیلتی چلی جا رہی ہیں اور اس طرح قرآن کریم کی اصل تعلیم سے دُور کر رہی ہیں۔ اکثر مسلمانوں میں یہ باتیں نظر آتی ہیں جیسا کہ ابھی میں نے مثال دی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ شیعہ عالم کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد کو یہ کہنا کہ ایک فقرہ ہے اس کو پڑھ لیا کریں تو پھر نہ وضو کی ضرورت نہ طہارت کی ضرورت۔ اکثریت تو عامۃ المسلمین کی جاہل ہے۔ نام نہاد علماء ان کو جس طرف لے جاتے ہیں وہ چل پڑتے ہیں اور بدعات پھیلتی چلی جاتی ہیں لیکن اس کے باوجود الزام ہم پر کہ ہم قرآنِ کریم کی تحریف کرتے ہیں۔

اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ مسلمانوں کی ترقی قرآن سے مشروط ہے آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’جب تک مسلمان قرآن شریف کے پورے متبع اور پابند نہیں ہوتے وہ کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتے۔ جس قدر وہ قرآن شریف سے دور جا رہے ہیں اسی قدر وہ ترقی کے مدارج اور راہوں سے دور جا رہے ہیں۔ قرآنِ شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تجارت، زراعت اور ذرائع معاش سے جو حلال ہوں منع نہیں کیا مگر ہاں اس کو مقصود بالذات قرار نہ دیا جاوے بلکہ اس کو بطور خادمِ دین رکھنا چاہئے۔ زکوٰۃ سے بھی یہی منشا ہے کہ وہ مال خادمِ دین ہو۔‘‘ (ملفوظات جلد 8 صفحہ 29-30 ایڈیشن 1984ء)

پس ایک مومن کو اپنی زندگی کا مقصد صرف دنیا کمانا نہیں رکھنا چاہیے بلکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کا جو مقصدِ پیدائش بتایا ہے کہ صحیح عابد بن کے رہنا، اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنا ہمیں اس کی تلاش کرنی چاہیے۔ زکوٰۃ اور خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم بھی اس لیے ہے کہ وہ مال صرف اپنی خواہشات پوری کرنے کے لیے ہی نہ ہو بلکہ اس کو دین کی ترقی، حقوق اللہ اور حقوق العباد کے لیے بھی خرچ کیا جائے۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ قرآن جواہرات کی تھیلی ہے اور لوگ اس سے بے خبر ہیں۔ فرمایا کہ ’’افسوس ہے کہ لوگ جوش اور سرگرمی کے ساتھ قرآن شریف کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ جیسا کہ دنیا دار اپنی دنیا داری پر یا ایک شاعر اپنے اشعار پر غور کرتا ہے ویسا بھی قرآن شریف پر غور نہیں کیا جاتا۔‘‘ فرماتے ہیں کہ ’’بٹالہ میں ایک شاعر تھا۔ اس کا ایک دیوان ہے۔ اس نے ایک دفعہ ایک مصرعہ کہا‘‘ فارسی میں مصرعہ ہے کہ

’’صبا شرمندہ مے گردد بہ روئے گل نگہ کردن‘‘

یعنی صبا پھول کے چہرے پر نظر کرنے سے شرمندہ ہو جاتی ہے۔ ’’مگر دوسرے مصرعہ کی تلاش میں برابر چھ مہینے سرگردان و حیران پھرتا رہا۔‘‘ تلاش کرتا رہا، سوچتا رہا۔ ’’بالآخر ایک دن ایک بزاز کی دوکان پر کپڑا خریدنے گیا۔ بزاز نے کئی تھان کپڑوں کے نکالے پر اس کو کوئی پسند نہ آیا۔ آخر بغیر کچھ خریدنے کے جب اٹھ کھڑا ہوا تو بزاز‘‘ کپڑا بیچنے والا جو دکاندار تھا وہ ’’ناراض ہوا کہ تم نے اتنے تھان کھلوائے اور بے فائدہ تکلیف دی۔ اس پر اس کو دوسرا مصرعہ سوجھ گیا اور اپنا شعر اس طرح سے پورا کیا

صبا شرمندہ مے گردد بروئے گل نگہ کردن — کہ رختِ غنچہ را وا کرد و نتوانست تہ کردن‘‘

کہ صبا پھول کے چہرے پر نظر کرنے سے شرمندہ ہو جاتی ہے کہ اس نے غنچے کے لباس کو وا کر دیا مگر اس کو سمیٹ نہ سکی۔ آپؑ فرماتے ہیں ’’جس قدر محنت اس نے ایک مصرعہ کے لئے اٹھائی‘‘ اس شاعر نے ’’اتنی محنت اب لوگ ایک آیت قرآنی کے سمجھنے کے لئے نہیں اٹھاتے۔‘‘ فرمایا ’’قرآن جواہرات کی تھیلی ہے اور لوگ اس سے بے خبر ہیں۔‘‘ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 343-344 ایڈیشن 1984ء)

پھر آپؑ نے فرمایا: ’’جس قدر اسرار اور رموز قرآن شریف میں ہیں تورات اور انجیل میں وہ کہاں؟ پھر قرآن شریف تمام امور کو صرف دعویٰ ہی کے رنگ میں بیان نہیں کرتا جیسے کہ توریت یا انجیل جو دعویٰ ہی دعویٰ کرتی ہیں بلکہ قرآن شریف استدلالی رنگ رکھتا ہے۔‘‘ دلیل کا رنگ رکھتا ہے۔ ’’کوئی بات وہ بیان نہیں کرتا جس کے ساتھ اس نے ایک قوی اور مستحکم دلیل نہ دی ہو۔ جیسی قرآنِ شریف کی فصاحت و بلاغت اپنے اندر ایک جذب رکھتی ہے۔ جس طرح پر اس کی تعلیم میں معقولیت اور کشش ہے ویسے ہی اس کے دلائل مؤثر ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 243-244 ایڈیشن 1984ء)

پس کوئی اَور کتاب قرآن کریم کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور اس میں آگے آپؑ یہ بھی فرماتے ہیں کہ جس طرح قرآن کریم تمام کتابوں سے بڑھ کر ہے اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام بھی سب انبیاء سے بڑھ کر ہے۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 3 صفحہ 244 ایڈیشن 1984ء)

پس جب قرآن پڑھوتو پھر جو بات قرآن کریم میں دیکھوتو وہیں اسکی دلیل بھی تلاش کرو۔ پھر قرآن کریم کی اس خوبی کا ذکر فرماتے ہوئے کہ قرآن کے مقابل کوئی سحر نہیں ٹھہر سکتا آپؑ فرماتے ہیں: ’’یاد رکھنا چاہیے کہ ہم تو قرآن شریف پیش کرتے ہیں جس سے جادو بھاگتا ہے اسکے بالمقابل کوئی باطل اور سحر نہیں ٹھہر سکتا۔ ہمارے مخالفوں کے ہاتھ میں کیا ہے جسکو وہ لئے پھرتے ہیں۔ یقیناً یاد رکھو کہ قرآن شریف وہ عظیم الشان حربہ ہے کہ اسکے سامنے کسی باطل کو قائم رہنے کی ہمت ہی نہیں ہوسکتی۔ یہی وجہ ہے کہ کوئی باطل پرست ہمارے سامنے اور ہماری جماعت کے سامنے نہیں ٹھہرتا اور گفتگو سے انکار کر دیتا ہے۔ یہ آسمانی ہتھیار ہے جو کبھی کند نہیں ہوسکتا۔‘‘ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 27 ایڈیشن 1984ء)

پس یہ بات ہمیں اس طرف توجہ دلاتی ہے کہ ہم قرآنِ کریم پر غور وتدبر کی طرف زیادہ توجہ دیں تاکہ اپنی روحانی اور علمی حالت بھی بہتر کریں اور مخالفین کا ردّ بھی کرسکیں۔

اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ قرآن کی تابعداری سے خدا تعالیٰ ملتا ہے اگر قرآن کریم کی کامل اطاعت کی جائے تو فرمایا ’’ہمارا صرف ایک ہی رسول ہے اور صرف ایک ہی قرآنِ شریف اس رسول پر نازل ہوا ہے جس کی تابعداری سے ہم خدا کو پاسکتے ہیں۔ آج کل فقراء کے نکالے ہوئے طریقے اور گدی نشینوں اور سجادہ نشینوں کی سیفیاں‘‘ (سیفی کہتے ہیں منتر یا وظیفہ جو کسی کو نقصان پہنچانے کے لیے چالیس دن تک مسلسل پڑھا جاتا ہے) فرمایا یہ سیفیاں جو ہیں ’’اور دعائیں اور درود اور وظائف یہ سب انسان کو مستقیم راہ سے بھٹکانے کا آلہ ہیں۔ سوتم ان سے پرہیز کرو۔ ان لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے کی مہر کو توڑنا چاہا گویا اپنی الگ ایک شریعت بنالی ہے۔ تم یاد رکھو کہ قرآن شریف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی پیروی اور نماز روزہ وغیرہ جو مسنون طریقے ہیں ان کے سوا خدا کے فضل اور برکات کے دروازے کھولنے کی اور کوئی کنجی ہے ہی نہیں۔ بُھولا ہوا ہے وہ جو ان راہوں کو چھوڑ کر کوئی نئی راہ نکالتا ہے۔ ناکام مرے گا وہ جو اللہ اور اس کے رسول کے فرمودہ کا تابعدار نہیں بلکہ اور اور راہوں سے اسے تلاش کرتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 125 ایڈیشن 1984ء) (جہانگیر اردو لغت صفحہ 923، جہانگیر بکس لاہور)

قرآن کریم کی ایک خوبی آپؑ نے یہ بیان فرمائی کہ قرآن کریم نے ہر قوم کے نبی پر ایمان لانا ضروری قرار دیا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ ’’قرآن وہ قابلِ تعظیم کتاب ہے جس نے قوموں میں صلح کی بنیاد ڈالی اور ہر ایک قوم کے نبی کو مان لیا اور تمام دنیا میں یہ فخر خاص قرآن شریف کو حاصل ہے جس نے دنیا کی نسبت ہمیں یہ تعلیم دی کہ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ وَ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ (آل عمران: 85) یعنی تم اے مسلمانو! یہ کہو کہ ہم دنیا کے تمام نبیوں پر ایمان لاتے ہیں اور ان میں تفرقہ نہیں ڈالتے کہ بعض کو مانیں اور بعض کو ردّ کر دیں۔‘‘ آپ نے چیلنج فرمایا کہ ’’اگر ایسی صلح کار کوئی اور الہامی کتاب ہے تو اس کا نام لو۔‘‘ (پیغام صلح، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 459)

قرآن کریم کی خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ ہے کہ قرآن کریم میں ظاہری ترتیب کا التزام ہے۔ اس بارے میں آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’قرآنِ کریم ظاہری ترتیب کا اشد التزام رکھتا ہے۔ اور ایک بڑا حصہ قرآنی فصاحت کا اسی سے متعلق ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ترتیب کا ملحوظ رکھنا بھی وجوہِ بلاغت میں سے ہے بلکہ اعلیٰ درجہ کی بلاغت یہی ہے جو حکیمانہ رنگ اپنے اندر رکھتی ہے۔ جس شخص کے کلام میں ترتیب نہیں ہوتی یا کم ہوتی ہے ایسے شخص کو ہم ہرگز بلیغ و فصیح نہیں کہہ سکتے۔‘‘ یعنی کہ بلیغ وہ ہے جو مضمون ایسا بیان کرنے والا ہو جو باموقع بھی ہو اور باتیں پوری طرح اس مضمون کا احاطہ کیے ہوئے بھی ہوں اور فصیح ایسے خوبصورت الفاظ استعمال کیے جائیں جو خوبصورت مطالب بھی بیان کرسکیں اور ترتیبِ الفاظ بھی ان میں ہو۔ پس آپؑ نے فرمایا ایسے شخص کو ہم ہرگز بلیغ و فصیح نہیں کہہ سکتے ’’بلکہ اگر کوئی شخص حد سے زیادہ ترتیب کا لحاظ اٹھادے تو وہ ضرور دیوانہ اور پاگل ہوتا ہے کیونکہ جس کی تقریر منتظم نہیں اس کے حواس بھی منتظم نہیں۔‘‘ اگر ترتیب نہیں، اُس میں کوئی ربط نہیں پایا جاتا تو پھر اس کا مطلب ہے وہ پاگل ہے، مجنون ہے۔ ’’پھر یہ کیونکر ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ کا وہ پاک کلام جو بلاغت فصاحت کا دعویٰ کرکے تمام اقسام سچائی کے لئے بلاتا ہے ایسا اعجازی کلام اس ضروری حصہ فصاحت سے گرا ہوا ہو کہ اس میں ترتیب نہ پائی جائے۔‘‘ (تریاق القلوب، روحانی خزائن جلد 15 صفحہ 456-457 حاشیہ)

پس قرآن کریم تو اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور فصاحت و بلاغت سے پُر ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ اس میں ترتیب نہ ہو۔ جس طرح بعض لوگ اعتراض کرتے ہیں اعتراض کرنے والے۔ قرآن کریم کے دو معجزوں کا ذکر فرماتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’بجز قرآن شریف کے اَور کوئی ذریعہ آسمانی نوروں کی تحصیل کا موجود نہیں اور خدا نے اس غرض سے کہ حق اور باطل میں ہمیشہ کے لئے مابہ الامتیاز قائم رہے اور کسی زمانہ میں جھوٹ سچ کا مقابلہ نہ کرسکے امتِ محمدیہ کو انتہاء زمانہ تک یہ دو معجزے یعنے اعجاز کلام قرآن اور اعجاز اثر کلام قرآن عطا فرمائے ہیں۔‘‘ یعنی ایک قرآن کا، ایک کلام کا اعجاز ہے اور ایک اس کلام کے اثر کا اعجاز ہے۔ دو معجزے ہیں ’’جن کے مقابلہ سے مذاہب باطلہ ابتداء سے عاجز چلے آتے ہیں۔ اور اگر صرف اعجازِ کلام قرآن کا معجزہ ہوتا اور اعجازِ اثر قرآن کا معجزہ نہ ہوتا تو امت مرحومہ محمدیہ کو آثار اور انوار ایمان میں کیا زیادتی ہوتی کیونکہ مجرد زہد اور عفت اعجاز کی حد تک نہیں پہنچ سکتا۔‘‘ (براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 292-293 بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر 1) قرآن کریم کی تعلیم سے اثر بھی ہوتا ہے اگر حقیقی طور پر اس کو اپنایا جائے۔

پھر قرآن کریم کی پیروی سے اس جہان میں آثارِ نجات کا ظہور اس بارے میں آپؑ نے فرمایا کہ ’’قرآن شریف جو آنحضرت کی اِتباع کا مدار علیہ ہے ایک ایسی کتاب ہے جس کی متابعت سے اسی جہان میں آثار نجات کے ظاہر ہو جاتے ہیں کیونکہ وہی کتاب ہے کہ جو دونوں طریق ظاہری اور باطنی کے ذریعہ سے نفوسِ ناقصہ کو بمرتبۂ تکمیل پہونچاتی ہے اور شکوک اور شبہات سے خلاصی بخشتی ہے۔‘‘ جن لوگوں میں نفوسِ ناقصہ ایسے ہیں جن میں کمی ہے۔ ان کی کمی کو، کمزوری کو نہ صرف یہ قرآن کریم دُور کرتا ہے بلکہ اعلیٰ معیار تک بھی لے کے جاتا ہے۔ فرمایا کہ ’’ظاہری طریق سے اس طرح پر کہ بیان اس کا ایسا جامع دقائق وحقائق ہے کہ جس قدر دنیا میں ایسے شبہات پائے جاتے ہیں کہ جو خدا تک پہنچنے سے روکتے ہیں جن میں مبتلا ہو کر صدہا جھوٹے فرقے پھیل رہے ہیں اور صدہا طرح کے خیالات باطلہ گمراہ لوگوں کے دلوں میں جم رہے ہیں سب کا رد معقولی طور پر اس میں موجود ہے۔‘‘ قرآن کریم اتنے واضح طور پر دلیلیں اور حقائق بیان کرتا ہے کہ سب شبہات جو ہیں ان کو دور کرتا ہے۔ ہاں شرط سمجھنے کی ہے اور سمجھنے کے لیے جو سمجھانے والے ہیں ان کے کلام سے فائدہ اٹھانے کی ضرورت ہے۔ فرمایا ’’اور جو جو تعلیم حقہ اور کاملہ کی روشنی ظلمت موجودہ زمانے کے لئے درکار ہے وہ سب آفتاب کی طرح اس میں چمک رہی ہے۔‘‘ موجودہ زمانہ میں بھی جو اندھیرے پھیل رہے ہیں۔ مذہب سے دُوری ہے، بے حیائی ہے، لغویات ہیں اور خدا تعالیٰ سے دوری ہے، یہ سب جو اندھیرے ہیں ان کو دور کرنے کے لیے اور روشنی حاصل کرنے کے لیے قرآن کریم کی طرف رجوع کرو اس میں یہ سب کچھ موجود ہے۔

فرمایا کہ یہ سب آفتاب کی طرح اس میں چمک رہی ہے۔ سورج کی طرح روشن ہے اس میں ’’اور تمام امراض نفسانی کا علاج اس میں مندرج ہے اور تمام معارف حقہ کا بیان اس میں بھرا ہوا ہے اور کوئی دقیقہ علم الٰہی نہیں کہ جو آئندہ کسی وقت ظاہر ہوسکتا ہے اور اس سے باہر رہ گیا ہو۔ اور باطنی طریق سے اس طور پر کہ اس کی کامل متابعت دل کو ایسا صاف کر دیتی ہے۔‘‘ یہ شرط ہے کامل متابعت۔ متابعت ہو اور کامل ہو تو دل کو ایسا صاف کر دیتی ہے ’’کہ انسان اندرونی آلودگیوں سے بالکل پاک ہو کر حضرت اعلیٰ سے اتصال پکڑ لیتا ہے۔‘‘ اللہ تعالیٰ سے ایک تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔ ’’اور انوارِ قبولیت اس پر وارد ہونے شروع ہو جاتے ہیں اور عنایاتِ الٰہیہ اس قدر اس پر احاطہ کر لیتی ہیں کہ جب وہ مشکلات کے وقت دعا کرتا ہے تو کمال رحمت اور عطوفت۔‘‘ یعنی بڑی مہربانی اور رحمت اور شفقت اللہ تعالیٰ کی ہوتی ہے۔ ’’سے خداوند کریم اس کا جواب دیتا ہے اور بسا اوقات ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ اگر وہ ہزار مرتبہ ہی اپنی مشکلات اور ہجوم غموں کے وقت میں سوال کرے تو ہزار ہا مرتبہ ہی اپنے مولیٰ کریم کی طرف سے نہایت فصیح اور لذیذ اور متبرک کلام میں محبت آمیز جواب پاتا ہے اور الہام الٰہی بارش کی طرح اس پر برستا ہے اور وہ اپنے دل میں محبت الٰہیہ کو ایسا بھرا ہوا پاتا ہے جیسا ایک نہایت صاف شیشہ ایک لطیف عطر سے بھرا ہوتا ہے اور انس اور شوق کی ایک ایسی پاک لذت اس کو عطا کی جاتی ہے کہ جو اس کی سخت سخت نفسانی زنجیروں کو توڑ کر اور اس دخانستان سے باہر نکال کر۔‘‘ یعنی گندی ہوا اور آلودہ ہوا ہے، دھواں ہے اس سے باہر نکال کر ’’محبوب حقیقی کی ٹھنڈی اور دلآرام ہوا سے اس کو ہر دم اور ہر لحظہ تازہ زندگی بخشتی رہتی ہے۔‘‘ (براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 345-349 بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر 2)

پھر آپؑ نے فرمایا کہ قرآن کریم یقینی اور قطعی کلام ہے۔

فرماتے ہیں کہ ’’قرآنِ شریف جو کتاب اللہ ہے جس سے بڑھ کر ہمارے ہاتھ میں کوئی کلام قطعی اور یقینی نہیں۔ وہ خدا کا کلام ہے۔ وہ شک اور ظن کی آلائشوں سے پاک ہے۔‘‘

(ریویو بر مباحثہ بٹالوی وچکڑالوی، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 209)

اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ قرآنِ کریم اقوامِ دنیا کو متحد کرنے آیا ہے آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’خدا نے پہلے متفرق طور پر ہر ایک امت کو جدا جدا دستور العمل بھیجا اور پھر چاہا کہ جیسا کہ خدا ایک ہے وہ بھی ایک ہو جائیں تب سب کو اکٹھا کرنے کے لئے قرآن کو بھیجا اور خبر دی کہ ایک زمانہ آنے والا ہے کہ خدا تمام قوموں کو ایک قوم بنادے گا اور تمام ملکوں کو ایک ملک کردے گا اور تمام زبانوں کو ایک زبان بنادے گا۔‘‘ (نسیم دعوت، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 428)

لوگ کہتے ہیں کہ مختلف مذاہب کیوں آئے؟ اس لیے کہ اس وقت تک ان کی عقل اور شعور اور جو وسائل تھے وہ اتنے تھے کہ اپنے زمانے میں محدود رہیں۔ پہلے زمانے میں الگ الگ بھیجے۔ اب ایک زمانہ ایسا آ گیا جب سب اکٹھے ہوسکتے ہیں تو ایک کامل شریعت قرآن کریم کی شکل میں ہمیں بھجوادی اور فرمایا کہ تمام ملکوں کو ایک ملک بنادے گا اور تمام زبانوں کو ایک زبان بنادے گا۔ آج دنیا میں گلوبل ویلج کی ایک ٹرم (term) استعمال ہوتی ہے کہ دنیا ایک ہو چکی ہے، ایک شہر کی حیثیت بن چکی ہے۔ بہرحال قرآن کریم ہی وہ کلام ہے جو باوجود اس کے کہ دنیا میں مختلف زبانیں بولنے والے بھی ہیں اور بولی جاتی ہیں لیکن دنیا میں جہاں بھی مسلمان ہیں جس قوم کے بھی مسلمان

ارشاد باری تعالیٰ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ترجمہ :: اے مومنو کوئی قوم کسی قوم سے اسے حقیر سمجھ کر ہنسی مذاق نہ کرے ممکن ہے کہ وہ اُن سے اچھی ہو اور نہ (کسی قوم کی) عورتیں دوسری (قوم کی) عورتوں کو حقیر سمجھ کر اُن سے ہنسی ٹھٹھا کیا کریں۔ ممکن ہے کہ وہ (دوسری قوم یا حالات والی) عورتیں اُن سے بہتر ہوں۔ (الحجرات: 12)

طالب دعا : مقصود احمد ڈار (جماعت احمدیہ شورت، صوبہ جموں کشمیر)

ارشاد باری تعالیٰ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ۫ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ترجمہ : اَے ایمان والو! بہت سے گمانوں سے بچے رہا کرو کیونکہ بعض گمان گناہ بن جاتے ہیں، اور تجسس سے کام نہ لیا کرو اور تم میں سے بعض، بعض کی غیبت نہ کیا کریں۔ (الحجرات: 12)

طالب دعا : شیخ دیدار احمد صاحب، فیملی و مرحومین (جماعت احمدیہ کیرنگ، صوبہ اڈیشہ)

ہیں وہ اسے عربی زبان میں پڑھتے ہیں اور اسی طرح پانچ نمازوں میں اس کا استعمال کیا جاتا ہے۔

اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ قرآن کریم کا پہلی کتب اور انبیاء پر احسان ہے آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’قرآن شریف نے پہلی کتابوں اور نبیوں پر احسان کیا ہے جو اِن کی تعلیموں کو جو قصہ کے رنگ میں تھیں علمی رنگ دیدیا ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ کوئی شخص ان قصوں اور کہانیوں سے نجات نہیں پاسکتا جب تک وہ قرآن شریف کو نہ پڑھے کیونکہ قرآن شریف ہی کی یہ شان ہے کہ وہ اِنَّهٗ لَقَوۡلٌ فَصۡلٌ۔ وَّمَا هُوَ بِالۡهَزۡلِ (الطارق:14-15) وہ میزان، مہیمن، نور اور شفاء اور رحمت ہے۔ جو لوگ قرآن شریف کو پڑھتے اور اسے قصہ سمجھتے ہیں۔ انہوں نے قرآن شریف نہیں پڑھا بلکہ اس کی بے حرمتی کی ہے۔ ہمارے مخالف کیوں ہماری مخالفت میں اس قدر تیز ہوئے ہیں؟ صرف اسی لئے کہ ہم قرآن شریف کو جیسا کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ سراسر نور، حکمت اور معرفت ہے، دکھانا چاہتے ہیں اور وہ کوشش کرتے ہیں کہ قرآن شریف کو ایک معمولی قصے سے بڑھ کر وقعت نہ دیں۔ ہم اس کو گوارا نہیں کرسکتے۔ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہم پر کھول دیا ہے کہ قرآن شریف ایک زندہ اور روشن کتاب ہے۔ اس لئے ہم ان کی مخالفت کی کیوں پروا کریں۔‘‘ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 155 ایڈیشن 1984ء)

قرآنِ کریم کی عظمت بیان فرماتے ہوئے فرمایا کہ ’’قرآن کریم کی عظمت کے بڑے بڑے دلائل میں سے یہ بھی ہے کہ اس میں عظیم الشان علوم ہیں جو توریت و انجیل میں تلاش کرنے ہی عبث ہیں۔‘‘ فضول ہیں۔ وہ وہاں مل ہی نہیں سکتے۔ ’’اور ایک چھوٹے اور بڑے درجہ کا آدمی اپنے اپنے فہم کے موافق ان سے حصہ لے سکتا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 381 ایڈیشن 1984ء) قرآن کریم کے علوم سے۔

پس اس کے معانی اور مطالب پر غور کرنے کی ہر ایک کو عادت ڈالنی چاہیے تا کہ خدا تعالیٰ کے کلام کی خوبصورتی کا بھی ہمیں پتہ چلے۔ قرآن کریم کے اوامر و نواہی کے بارے میں آپؑ فرماتے ہیں: ’’قرآن شریف میں اول سے آخر تک اوامر و نواہی اور احکام الٰہی کی تفصیل موجود ہے اور کئی سو شاخیں مختلف قسم کے احکام کی بیان کی ہیں۔‘‘ (ملفوظات جلد 8 صفحہ 374 ایڈیشن 1984ء)

ایک جگہ آپؑ نے فرمایا کہ تلاوت کرتے ہوئے انہیں تلاش کرنا چاہیے اور پھر ان کو زندگی کا حصہ بنانا چاہیے۔ تبھی ہم خدا تعالیٰ کے کلام سے حقیقی فیض پاسکتے ہیں۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 8 صفحہ 376 ایڈیشن 1984ء)

قرآن کریم کے محاسن بیان کرتے ہوئے ایک جگہ آپؑ نے فرمایا: ’’جاننا چاہئے کہ قرآن کریم وہ یقینی اور قطعی کلام الٰہی ہے جس میں انسان کا ایک نقطہ یا ایک شعشہ تک دخل نہیں اور وہ اپنے الفاظ اور معانی کے ساتھ خدائے تعالیٰ کا ہی کلام ہے اور کسی فرقہ اسلام کو اس کے ماننے سے چارہ نہیں۔‘‘ یعنی اس کے ماننے کے سوا چارہ نہیں۔ ’’اس کی ایک ایک آیت اعلیٰ درجہ کا تواتر اپنے ساتھ رکھتی ہے وہ وحی متلوّ ہے۔‘‘ یعنی ایسی وحی ہے جو بار بار پڑھی جانے والی وحی ہے ’’جس کے حرف حرف گنے ہوئے ہیں۔ وہ بباعث اپنے اعجاز کے بھی تبدیل اور تحریف سے محفوظ ہے۔‘‘ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 384)

ان کی ترکیب ایسی ہے کہ یہ بھی ایک معجزہ ہے کہ تبدیلی ہو ہی نہیں سکتی۔ جو کرے گا وہ کس طرح یہ کہہ سکتا ہے کہ قرآنِ کریم میں تحریف کر لی ہے۔ قرآن کریم بگڑتا تو اس کی اصلی حالت رہ ہی نہیں سکتی اور وہ نفس مضمون بھی رہ نہیں سکتا۔ پھر قرآن کریم کے الفاظ کی گہرائی اور مطالب کی خوبی بیان فرماتے ہوئے آپؑ نے فرمایا کہ ’’قرآنِ کریم کے دقائق و معارف و حقائق بھی زمانہ کی ضرورت کے موافق ہی کھلتے ہیں۔ مثلاً جس زمانہ میں ہم ہیں اور جن معارف فرقانیہ کے بمقابل دجالی فرقوں کی ہمیں اس وقت ضرورت آپڑی ہے وہ ضرورت ان لوگوں کو نہیں تھی جنہوں نے اِن دجالی فرقوں کا زمانہ نہیں پایا۔ سو وہ باتیں ان پر مخفی رہیں اور ہم پر کھولی گئیں۔‘‘ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 451)

مضمون موقع اور محل اور زمانے کے لحاظ سے اس میں سے نکلتا چلا جاتا ہے۔ اس زمانے میں ضرورت نہیں تھی۔ اس زمانے میں جیسی جیسی تفسیریں ہوئیں اس زمانے کے حالات کی تھیں۔ آج جو ہو رہی ہیں وہ آج کے زمانے کے حالات کے لیے ہیں اور یہ سب قرآن کریم سے ہی استنباط ہوتی ہیں، اسی سے تفسیر ملتی ہے۔ انہی الفاظ کو غور کرنے سے ان کے معانی واضح ہوتے ہیں۔ پس جو ایسی کتاب ہے وہی تا قیامت رہنے والی کتاب ہوسکتی ہے کہ ضرورت کے مطابق الفاظ میں سے مطالب نکلتے چلے جائیں۔ پھر قرآن کریم کی خوبصورتی بیان فرماتے ہوئے آپؑ نے فرمایا کہ ’’بطنی معارف قرآن کریم کے جن کا وجود احادیثِ صحیحہ اور آیات بیّنہ سے ثابت ہے فضول طور پر کبھی ظہور نہیں کرتے بلکہ یہ معجزہ فرقانی ایسے ہی وقت میں اپنا جلوہ دکھاتا ہے جبکہ اس روحانی معجزہ کے ظہور کی اشد ضرورت پیش آتی ہے۔‘‘ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 465)

معارف بھی ملتے ہیں اور صحیح احادیث سے بھی ان کا استنباط کیا جاسکتا ہے اور بیّنجو کھلی کھلی آیات ہیں وہ بھی اس کا ثبوت دیتی ہیں۔

پھر آپؑ نے فرمایا: ’’قرآن شریف میں سب کچھ ہے مگر جب تک بصیرت نہ ہو کچھ حاصل نہیں ہوسکتا۔‘‘ بصیرت شرط ہے۔ ’’قرآن شریف کو پڑھنے والا جب ایک سال سے دوسرے سال میں ترقی کرتا ہے تو وہ اپنے گذشتہ سال کو ایسا معلوم کرتا ہے کہ گویا وہ تب ایک طفل مکتب تھا کیونکہ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے اور اس میں ترقی بھی ایسی ہے۔‘‘ یہ نہیں کہ ہم نے ایک دفعہ پڑھ لیا تو اس کو سب کچھ علم حاصل ہو گیا بلکہ ایک سال غور کرنے کے بعد جب اگلے سال میں قدم رکھتا ہے، دوبارہ غور شروع کرتا ہے تو پھر سمجھتا ہے وہ جو پہلے میں پڑھ کے آیا ہوں وہ تو کچھ بھی نہیں تھا، وہ تو بچوں والی باتیں تھیں جو کہ ابتدائی چیزیں تھیں جو مجھے سمجھ آئی تھیں۔ اب میں اصل مقام پہ پہنچا ہوں اور پھر اس طرح ہر سال ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ فرمایا ’’جن لوگوں نے قرآن شریف کو ذوالوجوہ کہا ہے میں ان کو پسند نہیں کرتا۔ انہوں نے قرآن شریف کی عزت نہیں کی۔ قرآن شریف کو ذوالمعارف کہنا چاہئے۔‘‘ معارف سے پُر کہنا چاہیے۔ اس میں بے شمار معارف ہیں۔ ’’ہر مقام میں سے کئی معارف نکلتے ہیں اور ایک نکتہ دوسرے نکتہ کا نقیض نہیں ہوتا‘‘ اسے توڑنے والا نہیں ہوتا، اس کو ردّ کرنے والا نہیں ہوتا ’’مگر زود رنج، کینہ پرور اور غصہ والی طبائع کے ساتھ قرآن شریف کی مناسبت نہیں ہے اور نہ ایسوں پر قرآن شریف کھلتا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 221 ایڈیشن 1984ء)

یہ تو غور کرنے والوں اور پاک لوگوں اور اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آنے والے لوگوں، اس سے علم حاصل کرنے کی دعا کرنے والے لوگوں پر ہی اس کے حقائق کھلتے ہیں۔

فرماتے ہیں ’’قرآن کریم بلاشبہ جامع حقائق و معارف اور ہر زمانہ کی بدعات کا مقابلہ کرنے والا ہے۔ اس عاجز کا سینہ اس کی چشم دید برکتوں اور حکمتوں سے پُر ہے۔‘‘ اس زمانے میں، ہمارے زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی ہیں جنہوں نے اس کے معارف اور حقائق ہم پر ظاہر فرمائے اور آپؑ کے کلام سے اس کی مزید تشریح ہوتی ہے اور اس کو سمجھ کے اگر پڑھا جائے تو قرآنِ کریم کی خوبیوں کا اور تعلیم کا اور معارف کا علم مزید بڑھتا ہے۔ فرمایا ’’...... بلاشبہ ہماری بھلائی اور ترقی علمی اور ہماری دائمی فتوحات کے لئے قرآن ہمیں دیا گیا ہے اور اس کے رموز اور اسرار غیر متناہی ہیں جو بعد تزکیہ نفس اشراق اور روشن ضمیری کے نظریہ سے کھلتے ہیں۔‘‘ فرمایا ’’خدا تعالیٰ نے جس قوم کے ساتھ کبھی ہمیں ٹکرا دیا اس قوم پر قرآن کے ذریعہ سے ہی ہم نے فتح پائی۔ وہ جیسا ایک اُمی دیہاتی کی تسلی کرتا ہے ویسا ہی ایک فلسفی معقولی کو اطمینان بخشتا ہے۔ یہ نہیں کہ وہ صرف ایک گروہ کیلئے اترا ہے دوسرا گروہ اس سے محروم رہے۔ بلاشبہ اس میں ہر یک شخص اور ہر یک زمانہ اور ہر یک استعداد کے لئے علاج موجود ہے۔ جو لوگ معکوس الخلقت اور ناقص الفطرت نہیں وہ قرآن کی ان عظمتوں پر ایمان لاتے ہیں۔‘‘ یعنی اپنی پیدائش کو نہ سمجھنے والے جو کم عقل لوگ ہیں یا ترقی کی بجائے زوال کی طرف جانے والے لوگ ہیں، روحانی لحاظ سے کم عقل ہیں ایسے لوگوں کو تو قرآن فائدہ نہیں پہنچاتا لیکن اگر وہ ایسے نہیں ہیں تو عظمتوں پر ایمان لانا ان کے لیے لازمی ہے اور وہ ایمان لاتے ہیں ’’اور ان کے انوار سے مستفید ہوتے ہیں۔‘‘ (الحق لدھیانہ، روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 110)

فرماتے ہیں کہ ’’مجھے فرمایا گیا ہے کہ تمام ہدایتوں میں سے ......‘‘ یہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا کہ ’’تمام ہدایتوں میں سے صرف قرآنی ہدایت ہی صحت کے کامل درجہ پر اور انسانی ملاوٹوں سے پاک ہے۔‘‘

(اربعین نمبر 1، روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 345)

پھر آپؑ نے فرمایا۔ ’’ہمارا تو مذہب یہ ہے کہ علوم طبعی جس قدر ترقی کریں گے اور عملی رنگ اختیار کریں گے قرآنِ کریم کی عظمت دنیا میں قائم ہوگی۔‘‘ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 87 ایڈیشن 1984ء) پس ہمارے دنیاوی علوم میں جو تحقیق کرنے والے ہیں ان کو بھی قرآن کریم سے مدد لینی چاہیے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سارے ایسے ہیں جو لیتے ہیں۔ اپنے مضامین لکھتے بھی ہیں۔ اور قرآنِ کریم کی برتری ثابت کرنی چاہیے کہ کس طرح اس میں علوم چھپے ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب بھی ہمیشہ اسی اصول پر کام کرتے رہے۔ پھر آپؑ نے فرمایا۔ ’’قرآن شریف بلا ریب غیر محدود معارف پر مشتمل ہے اور ہر یک زمانہ کی ضرورتِ لاحقہ کا کامل طور پر متکفل ہے۔‘‘

(ازالہ اوہام حصہ اول، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 261)

فرماتے ہیں کہ ’’جو معارف و حقائق و کمالات حکمت و بلاغت قرآنِ شریف میں اکمل اور اتم طور پر پائے جاتے ہیں یہ عظیم الشان مرتبہ اور کسی کتاب کو حاصل نہیں۔‘‘ (توضیح مرام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 86)

فرمایا ’’قرآنِ شریف کو خدا تعالیٰ نے خیر کہا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ وَمَنۡ یُّؤۡتَ الۡحِکۡمَۃَ فَقَدۡ اُوۡتِیَ خَیۡرًا کَثِیۡرًا (البقرۃ:270) پس قرآنِ شریف معارف اور علوم کے مال کا خزانہ ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآنی معارف اور علوم کا نام بھی مال رکھا ہے۔ دنیا کی برکتیں بھی اسی کے ساتھ آتی ہیں۔‘‘ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 328 ایڈیشن 1984ء)

پھر ایک تنبیہ کرتے ہوئے آپؑ نے فرمایا کہ ’’یقیناً یاد رکھو جو گناہ سے باز نہیں آتا وہ آخر مرے گا اور ضرور مریگا۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء اور رسل کو اسی لئے بھیجا اور اپنی آخری کتاب قرآن مجید اسلئے نازل فرمائی کہ دنیا اس زہر سے ہلاک نہ ہو بلکہ اسکی تاثیرات سے واقف ہو کر بچ جاوے۔‘‘ (ملفوظات جلد 7 صفحہ 185 ایڈیشن 1984ء)

پس ہر احمدی کا یہ بھی کام ہے کہ جہاں وہ اپنی حالت قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرے وہاں دنیا کو بھی اس تعلیم سے آگاہ کرے اور روحانی اور مادی تباہی سے انہیں بچائے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں اور قرآنِ شریف خاتم الکتب۔ اب کوئی اَور کلمہ یا کوئی اَور نماز نہیں ہوسکتی۔ جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا کر کے دکھایا اور جو کچھ قرآن شریف میں ہے اس کو چھوڑ کر نجات نہیں مل سکتی۔ جو اس کو چھوڑے گا وہ جہنم میں جاوے گا۔ یہ ہمارا مذہب اور عقیدہ ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 8 صفحہ 252 ایڈیشن 1984ء)

جو یہ عقیدہ رکھتا ہو وہ قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا مرتکب کس طرح ہوسکتا ہے؟ کاش کہ یہ بات عامۃ المسلمین کو بھی سمجھ آجائے اور وہ شر پسند علماء کے چنگل سے نکل کر زمانے کے امام کو پہچاننے والے بنیں۔

پھر آپؑ نے فرمایا ’’یقینی اور کامل اور آسان ذریعہ شناخت اصولِ حقہ کا اور ان سب عقائد کا کہ جن کے علم یقینی پر ہماری نجات موقوف ہے صرف قرآن شریف ہے۔ (براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 77)

فرماتے ہیں ’’خدا تعالیٰ نے تو فرمایا ہے اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ (الحجر:10) ہم ہی نے اس قرآن کو نازل کیا اور ہم ہی اس کی محافظت کریں گے۔ یعنی جب اس کے معانی میں غلطیاں وارد ہوں گی تو اصلاح کے لئے ہمارے مامور آیا کریں گے۔‘‘ اور اپنے اس وعدے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے مامورِ زمانہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو بھیجا۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر غور کرو اور دیکھو زمانے کی کیا حالت ہے۔ غیر مذاہب کے لوگ پکڑ پکڑ کر تمہیں اپنے دین سے ہٹا رہے ہیں، دجالی چالیں چل رہے ہیں لیکن تم آنے والے مسیح و مہدی کو دجال کہہ کر اس سے مسلمان دنیا کو دور کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔ آپؑ نے فرمایا کہ تم میرے او پر مت خیال کرو۔ یہ نہ خیال کرو کہ میں آ گیا میں نے یہ دعویٰ کیا۔ زمانے کو دیکھو۔ صدی کی ابتدا اور بیرونی حملوں اور اندرونی اعمال کو دیکھ کر خود غور اور فکر کرو کہ آیا دجال کی ضرورت ہے اس زمانے میں یا مہدی اور مسیح کی۔ آپؑ نے فرمایا کہ تعصّب بری بلا ہے۔ تعصّب والوں نے تو کسی رسول کو بھی نہیں مانا۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 7 صفحہ 230 ایڈیشن 1984ء)

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو عقل دے اور یہ سمجھیں۔ قرآن کریم کی خوبیاں بیان فرماتے ہوئے آپؑ نے فرمایا: ’’قرآن شریف میں دو امر کا التزام اول سے آخر تک پایا جاتا ہے۔ ایک عقلی وجوہ اور دوسری الہامی شہادت۔ یہ دونوں امر فرقان مجید میں دو بزرگ نہروں کی طرح جاری ہیں جو ایک دوسرے کے محاذی اور ایک دوسرے پر اثر ڈالتے چلے جاتے ہیں۔‘‘ (براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 81 حاشیہ نمبر 4) یعنی برابر چل رہی ہیں۔ ایک دوسرے کے متوازی چل رہی ہیں اور اثر بھی دونوں ڈال رہی ہیں۔

فرمایا کہ ’’قرآنِ شریف کا یہ مقصد تھا کہ حیوانوں سے انسان بناوے اور انسان سے با اخلاق انسان بناوے اور با اخلاق انسان سے باخدا انسان بناوے۔‘‘ (اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 329) اور عربوں میں ہم دیکھتے ہیں کہ یہ مقصد پورا ہوا اور کمال رنگ میں پورا ہوا۔ چند سال کی بات ہے کہ مجھ سے ایک یہودی نے خود یہ ذکر کیا کہ مَیں مسلمان تو نہیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول ضرور مانتا ہوں کیونکہ اس زمانے کے جو عرب بدوؤں کی حالت تھی اور جس طرح انقلابی طور پر ان کو بدلا گیا ہے یہ ایک رسول کا ہی کام ہو سکتا ہے کوئی عام آدمی نہیں کر سکتا۔ وہی کر سکتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ کی تائیدات حاصل ہوں۔

آپؑ فرماتے ہیں: ’’قرآن کریم کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ اسی اُمّی نے کتاب اور حکمت ہی نہیں بتلائی بلکہ تزکیہ نفس کی راہوں سے واقف کیا اور یہاں تک کہ اَیَّدَھُمۡ بِرُوۡحٍ مِّنۡہُ (المجادلۃ: 23)‘‘ یعنی اُن کی وہ اپنے امر سے تائید کرتا ہے۔ یہاں ’’تک پہنچا دیا۔ دیکھو اور پُر غور نظر سے دیکھو کہ قرآنِ شریف ہر طرز کے طالب کو اپنے مطلوب تک پہنچاتا اور ہر راستی اور صداقت کے پیاسے کو سیراب کرتا ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 1 صفحہ 122 ایڈیشن 1984ء)

آپؑ فرماتے ہیں: ’’اگرچہ ہر یک الہامِ الٰہی یقین دلانے کے لئے ہی آیا تھا لیکن قرآنِ شریف نے اس اعلیٰ درجہ یقین کی بنیاد ڈالی کہ بس حد ہی کر دی۔‘‘ (براہین احمدیہ، روحانی خزائن جلد 1 صفحہ 80 حاشیہ نمبر 4)

افراد جماعت کو قرآن کریم کی تعلیم پر مکمل عمل کروانے کے لیے آپؑ نے فرمایا۔ اپنے شرائط بیعت میں بھی یہ رکھا۔ چنانچہ چھٹی شرط بیعت، ششم جو ہے وہ یہ ہے ’’کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آئے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلّی اپنے سر پر قبول کر لے گا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دے گا۔‘‘ (ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 564) لیکن علمائے سوء جو عقل کے اندھے ہیں ان کے نزدیک ہم پھر بھی قرآن کریم میں تحریف کرنے والے ہیں۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’ہم الٰہی کلام کی کسی آیت میں تغیر اور تبدیل اور تقدیم اور تاخیر اور فقرات تراشی کے مجاز نہیں ہیں۔‘‘ نہ ہم تبدیلی کر سکتے ہیں۔ نہ کوئی تغیر پیدا کر سکتے ہیں۔ نہ اس سے آگے بڑھ سکتے ہیں۔ نہ اس میں کمی کر سکتے ہیں۔ نہ زیادتی کر سکتے ہیں۔ کسی قسم کے فقرے بنانے کے ہم مجاز نہیں ہیں ’’مگر صرف اس صورت میں کہ جب خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا ہو۔‘‘ ہاں اگر کہیں ثابت ہو جائے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا ہے تو پھر ٹھیک ہے ہمیں بتاؤ۔ فرمایا اور یہ ثابت ہو جائے کہ ایسا کیا ہو’ اور یہ ثابت ہو جائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ بذات خود ایسی تغیر اور تبدیل کی ہے اور جب تک ایسا ثابت نہ ہو تو ہم قرآن کی توسیع اور ترتیب کو زیر و زبر نہیں کر سکتے اور نہ اس میں اپنی طرف سے بعض فقرات ملا سکتے ہیں اور اگر ایسا کریں تو عند اللہ مجرم اور قابلِ مؤاخذہ ہیں۔‘‘ (اتمام الحجۃ، روحانی خزائن جلد 8 صفحہ 291)

آپؑ نے فرمایا جب ایسا ہو ہی نہیں سکتا تو پھر ہمیں مجرم کیوں ٹھہراتے ہو؟ اور اگر ہم نے ایسا کر دیا تو پھر ہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک مجرم ہیں۔ پس جب خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم میں سے ہر قسم کی تحریف اور تبدیلی کی نفی کر دی اور قرآن کریم میں ہر قسم کی تحریف اور تبدیلی کی نفی کر کے یہ اعلان فرما دیا کہ اگر ہم ایسا کرنے والے ہوں تو مجرم ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سامنے قابل مؤاخذہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل مؤاخذہ ہیں لیکن ہم پر الزام لگانے والے جو یہ لوگ ہیں اپنے آپ کو خدا تعالیٰ سے بھی بڑا سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تو بے شک ہمیں مجرم نہ بنائے لیکن ان لوگوں نے مجرم بنا کر ہمارا مؤاخذہ ضرور کرنا ہے جو آج کل یہ شور مچاتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے شر سے ہر احمدی کو بچائے اور ان کے شر ان پر الٹائے۔

ہمیں حقیقی معنوں میں قرآن کریم کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ پاکستان کے احمدیوں کے لیے اور پاکستان میں ملک کے عمومی حالات کے لیے دعا کریں۔ برکینا فاسو میں احمدیوں کے لیے اور ملک کے عمومی حالات کے لیے دعا کریں۔ بنگلہ دیش کے احمدیوں کے لیے دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کو بھی محفوظ رکھے۔ وہاں پھر آج شاید مولویوں نے کچھ شور شرابہ کرنا تھا۔ دنیا کے ہر ملک میں جہاں جہاں احمدی ہیں ان کے لیے دعا کریں۔ رمضان بھی اب شروع ہو رہا ہے جیسا کہ میں نے کہا تھا اس میں جہاں خاص طور پر قرآن کریم کو پڑھنے اور سمجھنے کی طرف توجہ دیں وہاں دعاؤں کی طرف بھی خاص توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق بھی عطا فرمائے اور رمضان کے فیض سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (روزنامہ الفضل انٹرنیشنل 7/اپریل 2023ء صفحہ 2 تا 7)

......☆......☆......☆......

نماز جنازہ حاضر و غائب

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 04/جنوری 2023ء بروز بدھ 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ شمیم اختر طارق صاحبہ اہلیہ مکرم محمد لقمان طارق صاحب (ہیز۔ یوکے)

27/دسمبر 2022ء کو 55 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ مکرم ٹھیکیدار محمد اسلم صاحب آف ربوہ کی بیٹی اور مکرم محمد سلیمان طارق صاحب مرحوم آف ساؤتھ آل کی بہو تھیں۔ مرحومہ نماز اور روزہ کی پابند، بہت ملنسار، مہمان نواز اور خلافت کیساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والی ایک نیک، دیندار اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ نے اپنی جماعت میں ریجنل وقف نو کوآرڈینیٹر کے علاوہ صدر لجنہ اماء اللہ ہیز کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ 3 بیٹیاں اور ایک بیٹا شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

1۔ مکرم انتصار احمد صاحب راجپوت ابن مکرم چودھری احمد جان صاحب (کراچی)

29/نومبر 2022ء کو 73 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ کے دادا حضرت میاں جان محمد صاحب راجپوتؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ مرحوم نہایت ملنسار اور خوش مزاج شخصیت کے مالک تھے۔ خلافت سے بے پناہ محبت کرنے والے تھے۔ خدمت دین کے جذبہ سے سرشار، دوسروں کی تکلیف کا احساس کرنے والے ایک نیک انسان تھے۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی مجالس عرفان کی آڈیو کیسٹس کا آغاز ہوا تو آپ گھنٹوں اُن کیسٹس کو بے حد شوق اور توجہ کے ساتھ سنتے۔ ملازمت کے دوران احمدیت کی مخالفت کے باوجود بڑی محنت اور لگن سے کام کرتے اور سب مشکلات کا صبر و استقامت سے سامنا کرتے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چھ بچے شامل ہیں۔ بڑے بیٹے مکرم اویس احمد صاحب اللہ تعالیٰ کے فضل سے حافظ قرآن ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم احمد فراز صاحب (مربی سلسلہ) لتھوانیا میں خدمت بجا لا رہے ہیں اور میدان عمل میں ہونے کی وجہ سے اپنے والد کے جنازہ پر حاضر نہیں ہو سکے۔

2۔ مکرم ملک عنایت اللہ صاحب ابن مکرم حافظ محمد عبد اللہ صاحب (راولپنڈی)

4/اکتوبر 2022ء کو 95 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند اور چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ تھے۔ نظام جماعت اور خلافت کے اطاعت گزار، شفیق، کم گو، نرم دل، سادہ مزاج اور مخلص انسان تھے۔ لمبا عرصہ مختلف حیثیتوں میں جماعت کی خدمت بجا لاتے رہے۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔

3۔ مکرمہ صدیقن بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم عبد اللہ جان صاحب (فیصل آباد)

2/اپریل 2021ء کو 95 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ کا تعلق سیکھواں انڈیا کی کشمیری فیملی سے تھا۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت میاں دین محمد صاحب عرف میاں بگا رضی اللہ عنہ کی بہو تھیں۔ صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کی پابند، تہجد گزار، متوکل علی اللہ اور خوددار طبیعت کی مالک تھیں۔ آپ بڑی مہمان نواز، غریب پرور، بہت نیک، ہمدرد اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ شادی کے 13 سال بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی دعا سے آپ کے ہاں اولاد پیدا ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو چار بیٹوں اور تین بیٹیوں سے نوازا۔ جن میں سے ایک بیٹے وفات پا چکے ہیں۔

4۔ مکرم عبید اللہ واہلہ صاحب (88 شمالی سرگودھا)

16/دسمبر 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے 88 شمالی سرگودھا میں صدر جماعت کے علاوہ امیر حلقہ شمالی سرگودھا خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم شفیق، ہمدرد اور ایک مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ گہرا فدائیت کا تعلق تھا۔ مالی قربانی میں پیش پیش رہتے تھے۔ اولاد کی بہت اچھی تربیت کی۔ جماعتی عہدیداروں کا بہت احترام کیا کرتے تھے۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔

5۔ مکرم منور احمد ضیاء صاحب (پتوکی ضلع قصور۔ حال آسٹریلیا)

21/دسمبر 2022ء کو 79 سال کی عمر میں طاہر ہارٹ انسٹی ٹیوٹ ربوہ میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے خاندان میں احمدیت آپ کے پڑدادا حضرت مولوی محمد عبد اللہ صاحب بھینی ضلع شیخوپورہ کے ذریعہ آئی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ اور تلاوت قرآن کریم کے پابند، تہجد گزار، دعا گو، مہمان نواز، حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے والے، چندوں میں باقاعدہ، ایک نیک، ملنسار اور مخلص انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور چار بیٹیاں شامل ہیں۔ ایک پوتے مکرم مدبر احمد صاحب مربی سلسلہ ہیں۔ جبکہ ایک پوتے مکرم انس محمود صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا میں اور ایک نواسے مکرم سجیل احمد صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ میں زیر تعلیم ہیں۔

6۔ مکرم کلیم رانا صاحب ابن مکرم چودھری رشید احمد صاحب امیر جماعت ملتان (امریکہ)

9/دسمبر 2022ء کو 80 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ مکرم چودھری چھجو خان صاحب (بیعت 1908ء) کے پوتے اور حضرت چودھری غلام احمد صاحب ایڈووکیٹ کے نواسے تھے۔ مرحوم 1980ء میں امریکہ منتقل ہو گئے اور بحیثیت کیمیکل ٹیکنالوجسٹ پیشہ ورانہ زندگی کو جاری رکھا۔ امریکہ جانے سے قبل آپ کو قائد مجلس خدام الاحمدیہ منڈی بہاؤالدین کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ امریکہ میں کئی سالوں تک ہیوسٹن جماعت کے صدر کے علاوہ ذیلی تنظیموں میں بھی مختلف عہدوں پر فعال خدمت بجا لاتے رہے۔ مسجد کے ساتھ ایک خاص لگاؤ تھا اور کام کے بہت مشکل شیڈول کے باوجود مسجد میں نماز کا ناغہ نہیں کیا کرتے تھے۔ خلافت سے بہت محبت اور پیار کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم. اے. رضی اللہ عنہ)

ان قرآنی آیات سے جو مسلمہ طور پر جنگ بدر کے متعلق تسلیم کی گئی ہیں اور جن کے ترجمہ کی تشریح کیلئے میں نے بعض الفاظ زائد کر دیئے ہیں مندرجہ ذیل یقینی نتائج پیدا ہوتے ہیں۔

اوّل۔ جس وقت آپؐ مدینہ سے نکلے اس وقت مومنوں میں سے بعض لوگ آپؐ کے نکلنے کو ایک مشکل اور نازک کام سمجھتے تھے۔

دوم۔ مومنوں کی (مگر یہ نہیں کہہ سکتے کہ سب کی یا اکثر کی۔ مگر غالباً اکثر کی) یہ خواہش تھی کہ قافلہ کے ساتھ مقابلہ ہو۔

سوم۔ یہ خواہش اس لئے نہیں تھی کہ انہیں قافلہ کے اموال واَمتعہ کا خیال تھا بلکہ اس لئے تھی کہ قافلہ والوں کی تعداد تھوڑی تھی اور ان کا سامانِ حرب بھی کم تھا اس لئے اس کے مقابلہ میں کم تکلیف اور کم مشکل پیش آنے کا احتمال تھا۔

چہارم۔ مگر اللہ تعالیٰ کا شروع سے ہی یہ ارادہ تھا کہ مسلمانوں کا مقابلہ لشکر قریش کے ساتھ ہوتا کہ وہ ائمۃ الکفر جو اپنے مظالم اور سرکشیوں اور خونی کارروائیوں کی وجہ سے ہلاک کئے جانے کے سزاوار ہو چکے تھے ایک خدائی نشان کے طور پر کمزور لوگوں کے ہاتھ سے ہلاک کر دیئے جائیں اور وہ پیشگوئی پوری ہو جو ان کی ہلاکت کے متعلق پہلے سے کی جا چکی ہیں۔

پنجم۔ اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایسا تصرف کیا کہ باوجود اس کے کہ مسلمانوں کا میلان قافلہ کے مقابلہ کی طرف تھا قافلہ تو بچ کر نکل گیا اور لشکر قریش سے ان کا اچانک سامنا ہو گیا۔

ششم۔ یہ تصرف اس لئے کیا گیا کہ مسلمانوں کی حالت اس وقت ظاہری اسباب کے ماتحت اتنی کمزور تھی کہ اگر خود ان پر اس لڑائی کے وقت کی تعیین چھوڑ دی جاتی تو ان میں سے ایک فریق ضرور اس مقابلہ کے وقت کو پیچھے ڈالنے کی کوشش کرتا حالانکہ اللہ کا منشاء یہ تھا کہ ابھی مقابلہ ہو اور فیصلہ ہو جائے۔

ہفتم۔ یہ خدائی تصرف لشکر قریش اور مسلمانوں کے ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہو جانے کے وقت تک بھی جاری رہا۔ چنانچہ خدائی تصرف کے ماتحت دونوں فوجیں ایسے طور پر ایک دوسرے کے سامنے آئیں کہ دونوں ایک دوسرے کو ان کی اصلی تعداد سے کم نظر آتے تھے اور یہ اس لئے کیا گیا کہ تا مسلمانوں میں بددلی نہ پیدا ہو اور قریش بھی جرأت کے ساتھ آگے بڑھیں اور مقابلہ ہو جاوے۔

یہ وہ سات باتیں ہیں جو امر زیر بحث کے متعلق قرآن شریف سے یقینی طور پر پتہ لگتی ہیں مگر ہم دیکھتے ہیں کہ سوائے نمبر اول کے یہ ساری باتیں تاریخی بیان کے عین مطابق ہیں اور ان میں وہی حالات بیان کئے گئے ہیں جو صحیح تاریخی روایات اور احادیث میں مذکور ہوئے ہیں۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ ہم تاریخی بیان کو رد کر دیں کیونکہ نہ صرف یہ کہ وہ قرآنی بیان کے مخالف نہیں ہے بلکہ اس کے رد کرنے سے قرآنی بیان کا رد لازم آتا ہے۔ غور کا مقام ہے کہ تاریخی روایات سوائے اس کے اور کیا کہتی ہیں کہ مسلمانوں کا لشکر قافلہ کے خیال سے نکلا تھا، مگر اچانک اس کا مقابلہ لشکر قریش سے ہو گیا۔ مگر کیا قرآن شریف بھی یہی نہیں کہتا کہ مسلمانوں کو قافلہ کی خواہش تھی، مگر خدا تعالیٰ نے اس کا مقابلہ اچانک لشکر قریش سے کرا دیا؟ اور قرآن شریف اس کی وجہ بھی بتاتا ہے کہ خدا نے یہ کام اپنے خاص تصرف کے ماتحت اس لئے کیا کہ تا بطور ایک خدائی نشان کے ائمۃ الکفر مسلمانوں کے ہاتھ سے ہلاک کروا دیئے جائیں اور وہ پیشگوئی پوری ہو جو ان کی ہلاکت کے متعلق پہلے سے کی جا چکی تھی۔ اندریں حالات اس بات کے ثابت کرنے کی کوشش کرنا کہ مسلمان مدینہ سے ہی لشکر قریش کے مقابلہ کے لئے نکلے تھے اس بات کے ہم معنی ہے کہ نہ صرف یہ کہ تاریخ واحادیث کی کثیر التعداد مضبوط اور صحیح روایات کو بالکل ردی کی طرح پھینک دیا جاوے، بلکہ اس قرآنی بیان کو بھی غلط قرار دیا جاوے جسے خدا تعالیٰ نے بدر کے قصہ میں بطور مرکزی نقطہ کے رکھا ہے۔

پس حق یہی ہے کہ مسلمان قافلہ ہی کی روک تھام کے خیال سے نکلے لیکن جب بدر کے پاس پہنچے تو اچانک یعنی علیٰ غیر میعاد لشکر قریش کا سامنا ہو گیا اور جیسا کہ ہم اوپر ثابت کر چکے ہیں قافلہ کی روک تھام کے لئے نکلنا ہرگز قابل اعتراض نہیں تھا۔ کیونکہ اول تو یہ مخصوص قافلہ جس کے لئے مسلمان نکلے تھے ایک غیر معمولی قافلہ تھا جس میں قریش کے ہر مرد و عورت کا تجارتی حصہ تھا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے متعلق روساء قریش کی یہ نیت تھی کہ اس کا منافع مسلمانوں کے خلاف جنگ کرنے میں استعمال کیا جائے گا۔ چنانچہ تاریخ سے ثابت ہے کہ یہی منافع جنگ اُحد کی تیاری میں صرف کیا گیا۔ پس اس قافلہ کی روک تھام تدابیر جنگ کا ضروری حصہ تھی۔ دوسرے عام طور پر بھی قریش کے قافلوں کی روک تھام اس لئے ضروری تھی کہ چونکہ یہ قافلے مسلح ہوتے تھے اور مدینہ سے بہت قریب ہو کر گزرتے تھے ان سے مسلمانوں کو ہر وقت خطرہ رہتا تھا جس کا سدباب ضروری تھا۔ تیسرے یہ قافلے جہاں جہاں سے بھی گزرتے تھے مسلمانوں کے خلاف قبائل عرب میں سخت اشتعال انگیزی کرتے پھرتے تھے جس کی وجہ سے مسلمانوں کی حالت نازک ہو رہی تھی۔ پس ان کا راستہ بند کرنا دفاع اور خود حفاظتی کے پروگرام کا حصہ تھا۔ چوتھے قریش کا گزارہ زیادہ تر تجارت پر تھا اس لئے ان قافلوں کی روک تھام ظالم قریش کو ہوش میں لانے اور ان کو ان کی جنگی کارروائیوں سے باز رکھنے اور صلح اور قیامِ امن کے لئے مجبور کرنے کا ایک بہت عمدہ ذریعہ تھی اور پھر ان قافلوں کی روک تھام کی غرض لوٹ مار نہیں تھی بلکہ جیسا کہ قرآن شریف صراحتاً بیان کرتا ہے خود اس خاص مہم میں مسلمانوں کو قافلہ کی خواہش اس کے اموال کی وجہ سے نہیں تھی بلکہ اس وجہ سے تھی کہ اس کے مقابلہ میں کم تکلیف اور کم مشقت کا اندیشہ تھا۔

اب رہی وہ بات جو قرآن شریف میں تاریخی بیان سے زائد پائی جاتی ہے سو وہ بھی تاریخ کے مخالف نہیں کہلا سکتی کیونکہ تاریخی بیان میں کوئی ایسی بات نہیں جو اس کے خلاف ہو البتہ یہ ایک زائد علم ہے جو ہمیں قرآن شریف سے حاصل ہوتا ہے اور بعض تاریخی روایات میں بھی اس کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے مگر بہرحال یہی ایک بات ہے جو تاریخی نکتہ نگاہ سے قابل تشریح سمجھی جا سکتی ہے اور یہ بات قرآنی بیان کے مطابق یہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ سے نکلے تو اس وقت بعض مسلمان آپؐ کی اس مہم کو ایک مشکل اور نازک کام سمجھتے تھے۔ اس پر طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کیا بات تھی جس کی وجہ سے صحابہ کے دل میں یہ احساس تھا۔ اگر محض قافلہ کی روک تھام کا خیال ہوتا تو تین سو جانثاروں سے زائد کی جمعیت کے ہوتے ہوئے یہ احساس ہرگز نہیں ہونا چاہئے تھا۔ پس معلوم ہوا کہ قافلہ کی خبر کے ساتھ ساتھ کوئی اور خیال بھی تھا جو بعض مسلمانوں کو فکر مند کر رہا تھا۔ یہ خیال کیا تھا؟ اس سوال کا جواب تاریخ سے واضح طور پر نہیں ملتا اور نہ ہی قرآن شریف نے اسے صراحتاً بیان کیا ہے۔ پس اس کے متعلق لازماً قیاس کرنا ہو گا اور خوش قسمتی سے یہ قیاس مشکل نہیں ہے کیونکہ تاریخ وقرآن شریف ہر دو میں قافلہ کے ساتھ ساتھ لشکر قریش کا ذکر بھی چلتا ہے اور اس سارے قصہ میں اگر کوئی ایسی بات نظر آتی ہے جو مسلمانوں کے دلوں میں فکر پیدا کر سکتی تھی تو وہ لشکر قریش کی اطلاع ہے۔ پس ماننا پڑے گا کہ مدینہ میں ہی لشکر قریش کی خبر بھی پہنچ گئی ہوگی۔ جس کی وجہ سے مسلمانوں کو یہ فکر دامن گیر ہوا ہوگا کہ اگر لشکر سے مقابلہ ہو گیا تو سخت مشکل کا سامنا ہوگا۔ یہ وہ استدلال ہے جو اس آیت سے کیا گیا ہے اور میں تسلیم کرتا ہوں کہ یہ استدلال ایک عمدہ استدلال ہے جو اس آیت کی روشنی میں یہ واقعی ماننا پڑتا ہے کہ قریش کی آمد آمد کی اطلاع مدینہ میں ہی پہنچ گئی ہوگی لیکن جو وسعت اس استدلال میں پیدا کر لی گئی ہے وہ ہرگز درست نہیں۔ یعنی اس آیت سے یہ نتیجہ نکالنا کہ مدینہ میں ہی سارے یا اکثر مسلمانوں کو یہ اطلاع پہنچ گئی تھی اور وہ سب کے سب یا ان میں سے اکثر اسی علم کے ماتحت مدینہ سے نکلے تھے۔ یہ یقیناً غلط ہے کیونکہ علاوہ اس کے قرآن شریف کا بقیہ بیان اور کثیر التعداد تاریخی روایات اسے قطعی طور پر غلط ثابت کرتی ہیں۔ خود آیت زیر بحث بھی اس وسعت کو قبول نہیں کرتی کیونکہ آیت میں یہ صاف طور پر موجود ہے کہ یہ احساس صرف بعض صحابہ کو تھا جیسا کہ فریقاً کے لفظ سے پایا جاتا ہے۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نکلنے کے متعلق صرف بعض صحابہ فکرمند تھے سب یا اکثر صحابہ فکرمند نہ تھے۔ پس ثابت ہوا کہ قرآن شریف کی رو سے مدینہ میں لشکر قریش کی خبر صرف بعض صحابہ کو پہنچی تھی اور اکثر اس سے بے خبر تھے اور یہ وہ صورت ہے جو قرآن شریف کے بقیہ بیان اور تاریخی روایات کے مخالف نہیں ہے کیونکہ یہ بالکل قرین قیاس ہے کہ جب لشکر قریش کی خبر مدینہ میں پہنچی ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مصلحت سے اس کی اطلاع صرف بعض خاص خاص صحابہ کو دی ہو اور اکثر مسلمان اس سے بے خبر رہے ہوں اور وہ اسی بے خبری کی حالت میں صرف قافلہ کے خیال سے مدینہ سے نکلے ہوں اور پھر بدر کے پاس پہنچ کر قریش سے اچانک ان کا سامنا ہو گیا ہو۔ اور یہی صورت درست معلوم ہوتی ہے، کیونکہ قرآن شریف کا بقیہ بیان اس کی تائید میں ہے اور تاریخ وحدیث میں بھی اس کے متعلق اشارات پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مدینہ سے نکلنے سے قبل خاص طور پر صحابہ سے مشورہ کرنا اور اس مشورہ کو ایسے رنگ میں چلانا کہ انصار بھی آپؐ کے ساتھ چلنے کو تیار ہو جائیں تا کہ آپؐ کے ساتھ زیادہ جمعیت ہو۔ حالانکہ انصار اس سے پہلے کسی مہم میں شامل نہیں ہوئے تھے۔ اور پھر جب بدر کے پاس پہنچ کر قریش کے ایک حبشی غلام کے ذریعہ لشکر قریش کی اطلاع ہوئی تو صحابہ کا اس کے متعلق شک کرنا اور اسے جھوٹا سمجھنا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فوراً بلا تامّل مان لینا اور فرمانا کہ یہ غلام سچ کہتا ہے۔ وغیر ذالک۔ یہ سب اس بات کی شہادتیں ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہلے سے ہی لشکر قریش کی آمد کی اطلاع تھی مگر صحابہ اس سے بے خبر تھے۔ سوائے ان خاص خاص صحابہ کے جنہیں قرآنی بیان کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس خبر کی اطلاع ہوگئی ہوگی۔

(سیرت خاتم النّبیینؐ، صفحہ 342 تا 345، مطبوعہ قادیان 2011)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو دوسری امتوں کی طرح اس امت میں کوئی قید نہ رکھتا مگر اُسنے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں۔ میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینہ میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا تعالیٰ اسے محروم نہیں رکھتا (ملفوظات، جلد 2 صفحہ 563)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (بہار)

سیرت المہدی

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے. رضی اللہ عنہ)

(976) **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔ہمارے ماموں ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب مرحوم نے مجھ سے بیان کیا کہ جس روز پنڈت لیکھرام کے قتل کے معاملہ میں حضرت مسیح موعودؑ کے مکان کی تلاشی ہوئی۔تو اچانک پولیس کپتان بمعہ ایک گروہ سپاہیوں کے قادیان آ گیا اور آتے ہی سب ناکے روک لئے ۔ باہر کے لوگ اندر اور اندر کے باہر نہ جاسکتے تھے۔میر صاحب قبلہ یعنی حضرت والد صاحب جو مکان کے اندر تھے فوراً حضور کے پاس پہنچے اور عرض کیا کہ ایک انگریز بمعہ سپاہیوں کے تلاشی لینے آیا ہے۔فرمایا بہت اچھا آجائیں۔میر صاحب واپس چلے تو آپ نے اُن کو پھر بلایا اور ایک کتاب یا کاپی میں سے اپنا الہام دکھایا جو یہ تھا کہ مَاھٰذَا اِلَّا تَھْدِیْدُ الْحُکَّامِ یعنی یہ حکام کی طرف سے صرف ایک ڈراوا ہے۔اس کے بعد جب انگریز کپتان بمعہ پولیس کے اندر داخل ہوا تو آپ اُسے ملے۔اُس نے کہا کہ مرزا صاحب! مجھے آپ کی تلاشی کا حکم ہوا ہے۔حضور نے فرمایا! بیشک تلاشی لیں میں اس میں آپ کو مدد دوں گا۔ یہ کہہ کر اپنا کمرہ اور صندوق ، بستے اور پھر تمام گھر اور چوبارہ سب کچھ دکھایا۔انہوں نے تمام خط وکتابت میں سے صرف دو خط لئے جن میں سے ایک ہندی کا پرچہ تھا۔جو دراصل آٹا وغیرہ خریدنے اور پسوانے کی رسید یعنی ٹومبو تھا۔ دوسرا خط حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چچا زاد بھائی مرزا امام الدین یعنی محمدی بیگم کے ماموں کا تھا۔پھر وہ چند گھنٹے بعد چلے گئے ۔ چاشت کے وقت وہ لوگ قادیان آئے تھے ۔اس کے بعد دوبارہ دو ہفتہ کے بعد اس خط کی بابت دریافت کرنے کے لئے ایک انسپکٹر پولیس بھی آیا تھا ۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ ۱۸۹۷ء کا واقعہ ہے اور اس کے متعلق مزید تفصیل دوسری روایتوں میں مثلاً روایت نمبر ۴۶۰ میں گذر چکی ہے۔ یہ روایت ہمارے ماموں حضرت ڈاکٹر سید میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے خود بیان کی تھی مگر افسوس ہے کہ اس کتاب کی اشاعت کے وقت حضرت میر صاحب وفات پا چکے ہیں۔

نوٹ: حضرت میر محمد اسماعیل صاحب جولائی ۱۹۴۷ء میں قادیان میں فوت ہوئے تھے اور میں اس تالیف کی نظر ثانی اکتوبر ۱۹۴۹ء میں لاہور میں کر رہا ہوں۔

(977) **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ تمام انبیاء کے نام چونکہ خدا کی طرف سے رکھے جاتے ہیں اس لئے ہر ایک کے نام میں اس کی کسی بڑی صفت کی پیشگوئی موجود ہوتی ہے۔مثلاً آدم، گندم گوں اقوام کا باپ ۔ابراہیم، قوموں کا باپ ۔ اسماعیل ، خدا نے دعا کو سن لیا۔یعنی اولاً اولاد کے متعلق ابراہیم کی دعا کو سن لیا اور پھر مکہ کی وادی غیر ذی زرع میں اسماعیل کی پکار سن لی اور پانی مل گیا اور آبادی کی صورت پیدا ہوگئی۔ اسحق ، اصل میں اضحاک ہے چنانچہ قرآن شریف فرماتا ہے فَضَحِکَتْ فَبَشَّرْنٰھَا بِاِسْحٰقَ (ھود:72) نوح کا اتنی لمبی عمر نوحہ کرنا مشہور ہے۔مسیح ، سفر کرنے والا ، خدا کا ممسوح۔سلیمان جس کے متعلق قرآن فرماتا ہے۔ اِنِّیْ اَسْلَمْتُ مَعَ سُلَیْمٰنَ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (النحل:45) ایسا بادشاہ جو نہ صرف خود مسلم تھا بلکہ جس کے طفیل ایک شہزادی بمعہ اپنے اہل ملک کے اسلام لائی۔ مریم بتول یعنی کنواری ۔ چنانچہ فرماتا ہے اِنِّیْ نَذَرْتُ لَکَ مَافِیْ بَطْنِیْ مُحَرَّرًا (آل عمران:36) یعقوب پیچھے آنے والا وَمِنْ وَّرَآءِ اِسْحٰقَ یَعْقُوْبَ (ھود:72) یوسف۔ یٰٓاَسَفٰی عَلٰی یُوْسُفَ (یوسف:85) محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، تمام کمالات کا جامع جس کی ہر جہت سے تعریف کی جائے یعنی کامل محمود ومحبوب اور معشوق ۔ احمد ،نہایت حمد کرنے والا یعنی عاشق صادق وغیرہ وغیرہ۔

(978) **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ خواب میں چور کی تعبیر داماد بھی ہوتی ہے کیونکہ وہ بھی ایک قسم کا چور ہوتا ہے۔اسی طرح جوتی کی تعبیر عورت ہوتی ہے اور عورت کی تعبیر دنیا۔ ہاتھوں کی تعبیر بھائی ہوتی ہے اور دانت ٹوٹ جائے تو تعبیر یہ ہے کہ کوئی عزیز مرجائے گا۔اوپر کا دانت ہو تو مرد نیچے کا ہو تو عورت۔

(979) **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔میاں فیاض علی صاحب کپورتھلوی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ کپورتھلہ کی جماعت میں ہم پانچ آدمی جماعت کے نام سے نامزد تھے۔ (۱) خاکسار فیاض علی (۲) منشی اروڑا صاحب تحصیل دار مرحوم (۳) منشی محمد خان صاحب مرحوم (۴) منشی عبد الرحمن صاحب (۵) منشی ظفر احمد صاحب کاتب جنگ مقدس۔ ان سب کو حضرت مسیح موعود نے ۳۱۳ میں شمار کیا ہے اور مجموعی طور پر اور فرداً فرداً حضرت اقدس نے ان کو جو دعائیں دی ہیں وہ ازالہ اوہام اور آئینہ کمالات اسلام میں درج ہیں۔ ان دعاؤں کی قبولیت سے ہماری جماعت کے ہر فرد نے اپنی زندگی میں بہشت کا نمونہ دیکھ لیا ہے۔خاکسار عرض کرتا ہے کہ میاں فیاض علی صاحب پرانے صحابی تھے ۔افسوس ہے کہ اس وقت (۱۹۴۹ء) میں وہ اور منشی عبدالرحمن صاحب اور منشی ظفر احمد صاحب سب فوت ہو چکے ہیں۔

(980) **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔میاں فیاض علی صاحب نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خاکسار کو دعا دی تھی ’’اے خدا تو اس کے اندر ہو کر ظاہر ہو۔‘‘ (ملاحظہ ہو ازالہ اوہام) اس سے پیشتر میں قطعی بے اولاد تھا۔شادی کو چودہ سال گذر چکے تھے۔ دوسری شادی کی۔ وہ بیوی بھی بغیر اولاد نرینہ کے فوت ہوگئی۔تیسری شادی کی۔ اُس سے پے در پے خدا نے چار لڑکے اور دو لڑکیاں عطا کیں۔ ایک لڑکا چھوٹی عمر میں فوت ہوگیا۔ تین لڑکے اور لڑکیاں اس وقت زندہ موجود ہیں۔اُن میں سے ہر ایک خدا کے فضل سے خوش حال وخوش وخرم ہے لڑکیاں صاحب اقبال گھر بیاہی گئیں۔ان میں سے ہر ایک احمدیت کا دلدادہ ہے۔بڑا لڑکا مختار احمد ایم.اے. بی.ٹی سررشتہ تعلیم دہلی میں سپرنٹنڈنٹ ہے۔دوسرا لڑکا نثار احمد بی اے ، ایل ایل بی ضلع شاہجہان پور میں وکالت کرتا ہے۔تیسرا لڑکا رشید احمد بی۔ایس۔سی پاس ہے اور قانون کا پرائیویٹ امتحان پاس کر چکا ہے۔اور اس وقت ایم.ایس.سی کے فائنل کے امتحان میں ہے۔

(981) **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔میاں فیاض علی صاحب کپورتھلوی نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ میرے ایک لڑکے کو مرگی کا عارضہ ہوگیا تھا۔ بہت کچھ علاج کرایا مگر ہر ایک جگہ سے مایوسی ہوئی۔ قادیان میں مولانا حکیم نورالدین صاحب خلیفہ اولؓ کی خدمت میں بھی مع اس کی والدہ کے لڑکے کو بھیجا گیا مگر فائدہ نہ ہوا۔اور اس کی والدہ مایوس ہو کر گھر واپس آنے لگی ۔ اس وقت حضرت ام المومنین کے مکان میں اُن کا قیام تھا۔حضرت ام المومنین نے لڑکے کی والدہ سے فرمایا۔ٹھہرو ہم دعا کریں گے ۔ چنانچہ حضور دام اقبالھا قریباً دو گھنٹہ بچہ کی صحت کے واسطے سربسجود رہیں۔آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔رات کو لڑکے نے خواب میں دیکھا کہ چاندنی رات ہے اور میں دورہ مرگی میں مبتلا ہوں ۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیت الدعا کی کھڑکی سے تشریف لائے اور مجھ کو دیکھ کر دریافت کیا کہ تیرا کیا حال ہے۔ میں نے عرض کیا کہ حضور ملاحظہ فرمالیں۔مسیح موعود علیہ السلام نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا کہ گھبراؤ نہیں ، آرام ہو جائے گا۔اس کے بعد اس کی والدہ لڑکے کو لے کر گھر واپس چلی آئی ۔ پھر میں ہر مشہور ڈاکٹر اور طبیب سے لڑکے کا علاج کرواتا رہا۔آخر قصبہ ہاپڑ ضلع میرٹھ میں ایک طبیب کے پاس گیا۔اس نے نسخہ تجویز کیا اور رات کو اپنے سامنے کھلایا ۔ اس وقت لڑکے کو نہایت سختی کے ساتھ دورہ ہوگیا۔طبیب اپنے گھر کے اندر جا کر سو گیا۔اور ہم دونوں باہر مردانہ میں سو گئے۔صبح ہوئی نماز پڑھی ۔طبیب بھی گھر سے باہر آیا۔طبیب نے کہا کہ رات کو میں نے ایک خواب دیکھا ہے ۔ میں نے دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ایک کتاب دی گئی ۔ جب میں نے اس کو کھولا تو اس کے شروع میں لکھا ہوا تھا۔اس مرض کا علاج املی ہے۔ چھ سات سطر کے اندر یہی لکھا ہوا تھا کہ اس مرض کا علاج سوائے املی کے دنیا میں اور کوئی نہیں۔طبیب نے کہا کہ نہ تو میں مرض کو سمجھا اور نہ علاج کو۔ میں نے تمہیں اپنا خواب سنا دیا ہے۔ میں نے طبیب کے اس خواب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بشارت کے مطابق خدا کی طرف سے الہام سمجھا اور لڑکے کو لے کر گھر چلا آیا۔املی کا استعمال شروع کر دیا۔رات کو چار تولہ بھگو دیتا تھا۔صبح کو چھان کر دو تولہ مصری ملا کر لڑکے کو پلا دیتا تھا۔ دو ہفتہ کے اندر اُس مرض سے لڑکے نے نجات پالی۔اور اس وقت خدا کے فضل سے گریجویٹ ہے اور ایک اچھے عہدہ پر ممتاز ہے۔

(982) **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔میاں فیاض علی صاحب کپورتھلوی نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ریاست کپورتھلہ میں ڈاکٹر صادق علی صاحب مشہور آدمی تھے اور راجہ صاحب کے مصاحبین میں سے تھے۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بیعت کی درخواست کی ۔حضرت اقدس نے فرمایا کہ ان کو بیعت کی کیا ضرورت ہے۔دوبارہ اصرار کیا۔ فرمایا آپ تو بیعت میں ہی ہیں۔مگر باوجود اصرار کے بیعت میں داخل نہ فرمایا ۔ نہ معلوم کہ اس میں کیا مصلحت تھی۔

(983) **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔میاں فیاض علی صاحب نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کپورتھلہ تشریف لائے تو ایک شخص مولوی محمد دین آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بیعت کی درخواست کی۔حضور نے جواب دیا آپ سوچ لیں۔ دوسرے دن اس نے عرض کی تو پھر وہی جواب ملا۔تیسرے دن پھر عرض کی فرمایا آپ استخارہ کرلیں۔غرض اس طرح ان مولوی صاحب کی بیعت قبول نہ ہوئی۔

(984) **بسم اللہ الرحمن الرحیم** ۔میاں فیاض علی صاحب نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ کپورتھلہ میں حکیم جعفر علی ڈاکٹر صادق علی کے بھائی تھے۔ جماعت کپورتھلہ جلسہ پر قادیان جارہی تھی۔جعفر علی نے کہا کہ لنگر خانہ میں پانچ روپیہ میری طرف سے حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کئے جائیں۔ وہ روپے منشی ظفر احمد صاحب کاتب جنگ مقدس نے حضور کی خدمت میں پیش کئے مگر حضور نے قبول نہ فرمائے ۔ دوسرے دن دوبارہ پیش کئے۔فرمایا یہ روپے لینے مناسب نہیں ہیں۔تیسرے دن منشی ظفر احمد صاحب نے پھر عرض کی کہ بہت عقیدت سے روپے دیئے گئے ہیں۔اس پر فرمایا: تمہارے اصرار کی وجہ سے رکھ لیتے ہیں۔خاکسار عرض کرتا ہے کہ منشی ظفر احمد صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاص محبّوں میں سے تھے اور مجھے ان کی محبت اور اخلاص کو دیکھ کر ہمیشہ ہی رشک آیا۔ ☆☆

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

اگر ہمارے پاس قرآن نہ ہوتا اور حدیثوں کے یہ مجموعے ہی مایۂ ناز ایمان واعتقاد ہوتے تو ہم قوموں کو شرمساری سے منہ بھی نہ دکھا سکتے۔مَیں نے قرآن کے لفظ میں غور کی تب مجھ پر کھلا کہ اس مبارک لفظ میں ایک زبردست پیشگوئی ہے وہ یہ ہے کہ یہی قرآن یعنی پڑھنے کے لائق کتاب ہے (ملفوظات جلد 1 صفحہ 386، مطبوعہ قادیان 2003)

Courtesy:Alladin Builders e-mail: khalid@alladinbuilders.com

● شیطان کا حملہ اِسقدر بڑھا ہوا ہے کہ ہم صرف اپنی کوشش اور محنت سے خود کو نہیں بچا سکتے ،ہمیں اللہ سے راہنمائی اور مدد حاصل کرنے کی ضرورت ہے، پنجوقتہ نمازوں میں دعا کریں کہ اللہ آپ کو جملہ شیطانی حملوں اور شیطانی چیزوں سے محفوظ رکھے ● استغفار کثرت سے پڑھیں اسکو معمول بنالیں ● ٹیلی ویژن یا انٹرنیٹ یا سوشل میڈیا پر دکھائے جانے والے غیر معیاری پروگرام مزدیکھنے سے بھی بچیں ● اپنا دینی علم بھی بڑھانے کی کوشش کریں ● اچھی شادی شدہ زندگی گزارنے کیلئے ضروری ہے کہ اپنے برداشت کے معیار کو بلند کریں ● اگر آپ اس حقیقت کو سمجھ جائیں کہ ہمیں ایک دوسرے کی کمزوریوں سے صرف نظر کرنی ہے تو طلاق کی شرح کم ہو جائیگی ● صبح جلدی بیدار ہونے کی کوشش کریں ● جو بھی آپ نے دن میں کیا ہو وہ ضرور لکھیں ،اس طرح آپ کو پتہ ہوگا کہ آپ نے کتنا وقت اچھے اور تعمیری کاموں میں صرف کیا اور کتنا وقت ضائع کیا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ نائیجیریا کی احمدی طالبات اور ممبرات لجنہ اماء اللہ کی ورچوئل ملاقات اور حضور انور کی زرّیں نصائح

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 26/ستمبر 2021ء کو نائیجیریا کی احمدی طالبات، ممبرات لجنہ اماء اللہ سے ورچوئل ملاقات فرمائی۔حضور انور اس ملاقات کیلئے اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں قائم ایم ٹی اے سٹوڈیوز میں رونق افروز ہوئے جبکہ طالبات نے لجنہ ہال اجوکورو، لیگوس (نائیجیریا) سے آن لائن شرکت کی۔ملاقات کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد ممبرات لجنہ اماء اللہ کو دوران ملاقات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے سوالات پوچھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

ایک ممبر لجنہ نے سوال کیا کہ جن گناہوں کا انسان عادی ہوگیا ہوتا ہے ان سے کس طرح بچا جاسکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ سے پنجوقتہ نمازوں میں دعا کریں کہ اللہ آپ کو جملہ شیطانی حملوں اور شیطانی چیزوں سے محفوظ رکھے۔ہم آج کل کی دنیا میں اس قدر گندی چیزوں سے گھرے ہوئے ہیں۔ آج انٹرنیٹ، ٹیلی وژن اور سوشل میڈیا کی ایسی کشش ہے جو سیدھا راستہ نہیں ہے۔ ٹیلی وژن اور انٹرنیٹ پر دکھائے جانے والے اکثر پروگرام ہمیں سیدھے راستے سے اور حقیقی اسلامی تعلیمات سے دور ہٹا رہے ہیں اور (ایسے پروگراموں کی) کشش کے باعث ہم پھر ان چیزوں کی طرف متوجہ ہوجاتے ہیں۔

حضور انور نے مزید فرمایا کہ اس لیے پہلی چیز یہ ہے کہ اللہ سے مدد طلب کی جائے ،صرف اللہ ہی ہمیں شیطان سے بچا سکتا ہے۔اسی لیے ہم اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم پڑھتے ہیں، کہ اللہ تعالیٰ ہمیں شیطان سے بچا جو مردود ہے۔ پھر پنجوقتہ نمازوں میں باقاعدگی سے اپنے لیے دعا کریں کہ اللہ آپ کو، آپ کے بہن بھائیوں کو، آپ کے خاندان کے افراد کو اور احباب جماعت کو بچائے، اس طرح آپ اپنی دعاؤں میں وسعت پیدا کرسکتی ہیں۔یوں آپ صرف خود کو نہیں بچا رہی ہوں گی بلکہ اپنے اردگرد اور ماحول کو بھی بچانے والی ہوں گی۔پھر استغفار کثرت سے پڑھیں۔اس کو معمول بنالیں کہ آپ روزانہ جس قدر ہوسکے استغفار پڑھا کریں۔پھر ٹیلی وژن یا انٹرنیٹ یا سوشل میڈیا پر دکھائے جانے والے غیر معیاری پروگرام مزدیکھنے سے بھی بچیں۔تو اس طرح آپ خود کو بچا سکتی ہیں۔پھر اس کے ساتھ ساتھ اپنا دینی علم بھی بڑھانے کی کوشش کریں۔اس کیلئے قرآن کریم پڑھیں اور دیکھیں کہ قرآن کریم میں کیا احکامات دیے گئے ہیں۔انہیں لکھیں کہ آپ کو کیا کرنا ہے اور کس چیز سے بچنا ہے۔اور اپنے آپ کو پھر ان چیزوں سے روکیں۔ پھر اس کے ساتھ ساتھ، آج کے دور میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا ہے تا کہ وہ دین اسلام کی تجدید کریں اور ہمیں قرآن کریم کی حقیقی تعلیم اور آنحضرت ﷺ کی سنت بتائیں اور احادیث بتائیں۔ اس طرح آپ نے بہت سی چیزوں کی تشریح اپنی کتب میں فرمائی ہے۔اس لیے جو کتاب بھی انگریزی میں مہیا ہو، جس کا انگریزی ترجمہ ہو چکا ہے، اس کتاب کا کچھ حصہ روزانہ پڑھنے کی کوشش کریں۔اس طرح آپ اپنا دینی علم بھی بڑھا سکتی ہیں۔ بہر حال ہمیں محنت کرنی پڑے گی تا کہ ہم اپنے آپ کو برائیوں سے بچا سکیں اور آج کل کے گناہوں سے، بصورت دیگر شیطان کا حملہ اس قدر بڑھا ہوا ہے کہ ہم صرف اپنی کوشش اور محنت سے خود کو نہیں بچا سکتے۔ہمیں اس حوالہ سے اللہ سے راہنمائی اور مدد حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔

ایک ممبر لجنہ نے سوال کیا کہ ہمارے معاشرے میں طلاق کی شرح بڑھ رہی ہے، اس حوالہ سے شادی شدہ جوڑوں کیلئے پیارے حضور کی کیا نصیحت ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو، لڑکوں اور لڑکیوں دونوں کو اپنی برداشت کا پیمانہ بڑھانا ہوگا ، دیکھیں آپ یہ نہیں کہہ سکتیں کہ طلاق کی شرح صرف کسی ایک یعنی لڑکا یا لڑکی کی وجہ سے اوپر جا رہی ہے۔دونوں میں کمزوریاں ہوتی ہیں۔اچھی شادی شدہ زندگی گزارنے کے لیے ضروری ہے کہ اپنے برداشت کے معیار کو بلند کریں۔اور اپنے زوج (بیوی یا شوہر) کی ہر کمزوری سے صَرفِ نظر کریں۔مرد بھی صرفِ نظر کرے اور عورت بھی صرفِ نظر کرے۔اور اچھی چیزوں کو تلاش کرنے کی کوشش کریں۔ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ فلاں صرف بری صفات کا مالک ہے۔ ہر ایک میں اچھی اور بری صفات ہوتی ہیں۔مردوں میں بھی اچھی صفات ہوتی ہیں، عورتوں میں بھی اچھی صفات ہوتی ہیں۔مردوں میں بھی کمزوریاں ہوتی ہیں اور عورتوں میں بھی کچھ کمزوریاں ہوتی ہیں۔اس لیے اگر آپ اس حقیقت کو سمجھ جائیں کہ ہمیں ایک دوسرے کی کمزوریوں سے صرف نظر کرنی ہے تو طلاق کی شرح کم ہو جائے گی اور آپ ایک اچھی شادی شدہ زندگی گزارنے والے ہوں گے۔اب یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ اپنے بچوں کو پُرامن ماحول میں پروان چڑھائیں۔اس لیے اپنے بچوں کو ایسا ماحول دیں جو ان کیلئے بہتر ہے۔ جو ان کی بڑھوتری کیلئے سازگار ہے۔اور یہ صرف اسی وقت ممکن ہے جب میاں بیوی پر امن اور دوستانہ ماحول میں ایک خوشگوار زندگی گزار رہے ہوں گے۔

ایک ممبر لجنہ نے عرض کیا کہ حضور آپ دنیا کے سب سے زیادہ مصروف شخص ہیں اسکے باوجود اپنے وقت کو نہایت حکمت سے صرف کرتے ہیں ، برائے کرم ہمیں بتائیں کہ آپ اپنا وقت کس طرح اتنے احسن رنگ میں صرف کرتے ہیں اور ہمیں نصیحت بھی فرمائیں کہ بطور طالبات ہم اپنا وقت کس طرح بہترین طریق پر استعمال کر سکتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ ایک طالبہ ہیں۔صبح جلدی بیدار ہونے کی کوشش کریں۔یہ بہت ضروری ہے۔ اور اگر آپ کو مجبوراً رات کو دیر سے سونا پڑے تو ٹھیک ہے ورنہ جتنی جلدی ہو سکے سونے کی کوشش کرنی چاہئے۔

Early to bed and early to rise, makes a man healthy, wealthy and wise.

(جلدی سونا اور جلدی اٹھنا، انسان کو صحت مند، دولت مند اور سمجھدار بنا دیتا ہے)

بعد ازاں حضور انور نے فرمایا کہ پھر اللہ سے مدد طلب کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی زندگی صحیح نہج پر گزارنے کی توفیق عطا فرمائے۔اپنے آپ کو منظّم کرنے کی توفیق دے۔ نمازوں کے بعد، آپ کو ایک طالب علم کے طور پر چھ گھنٹے کی نیند پوری کرنی چاہئے۔کم از کم چھ گھنٹے کی نیند پوری کریں۔ اور اسکے بعد اپنے آپ کو پڑھائی میں اور دیگر مصروفیات میں مصروف رکھیں۔ جو آپ نے دن کے دوران کیا ہے وہ آپ (بالعموم) نہیں جانتے ، اس لیے دن کے آغاز سے ہی جو بھی آپ کر رہے ہیں وہ لکھتے جائیں۔اگر آپ چھ بجے جاگے ہیں مجھے نہیں پتہ کہ آپ کے پاس نماز کا کیا وقت ہے ، بہر حال نماز فجر کے وقت اٹھے، تو لکھیں کہ میں اتنے بجے اٹھی۔ پھر نماز ادا کی۔ کچھ تلاوت کی، قرآن کریم کی چند آیات کی تلاوت کی یا کس سپارہ کی تلاوت کی۔ پھر جو کام کیا، جیسے ناشتہ کیا، یونیورسٹی جانے کی تیاری کی ، یونیورسٹی گئی۔یونیورسٹی جانے میں ایک گھنٹہ لگا، اگر آپ ہوسٹل میں رہائش پذیر ہیں تو الگ بات ہے۔ اسوقت سے اسوقت تک یونیورسٹی میں رہی۔ پھر گھر واپسی ہوئی۔اپنے اسباق دہرائے ، نمازیں ادا کیں، یہ کیا یہ کیا۔ جو بھی آپ نے دن میں کیا ہو وہ ضرور لکھیں۔اس طرح آپ کو پتہ ہوگا کہ یہ آپ کا روزانہ کا پلان ہے۔میں نے کتنا وقت اچھے اور تعمیری کاموں میں صرف کیا اور اتنا وقت میں نے فلمیں دیکھنے میں، سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ وغیرہ دیکھنے میں ضائع کیا ہے۔اس طرح آپ کو پتہ چلے گا کہ آپ نے کون سی اچھی چیزیں کی ہیں۔کون سی ایسی چیزیں تھیں جو روزمرہ روٹین میں ضروری نہیں تھیں۔اور آپ اسکو کس طرح سے manage کر سکتے ہیں۔اس لیے ایک ہفتے کیلئے آپ کو اپنا پروگرام یا پلان، صبح سے شام تک کا ضرور لکھنا چاہئے۔آپ کو پتہ لگے گا کہ کون سی تعمیری چیزیں ہیں اور کون سی تخریبی چیزیں ہیں۔اس طرح آپ سیکھ جائینگے اور آہستہ آہستہ وقت کے بہترین استعمال کا آپ کو پتہ لگ جائے گا۔

ایک ممبر لجنہ نے پوچھا کہ حضور انور طالبات کو احمدیہ مسلم جماعت کی کون سی کتب پڑھنے کی تلقین فرمائینگے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو اسلامی اصول کی فلاسفی پڑھنی چاہئے۔ یہ آپ کو اسلامی تعلیمات سے تفصیلی آگاہی دے گی۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مختلف کتب سے مختلف موضوعات پر بعض اقتباسات کا مجموعہ ہے، جو چند جلدوں میں اکٹھا کیا گیا ہے جس کا نام Essence of Islam ہے۔ تو ان کتب کو پڑھیں۔ ہر جلد میں مختلف موضوعات ہیں اور آپ اپنی پسند کا کوئی موضوع لے سکتی ہیں، اس طرح آپ کا دینی علم حاصل کرنے کا شوق بڑھے گا۔

ایک دوسری ممبر لجنہ نے سوال پوچھا کہ ایک لیڈر میں کون سی خوبیاں ہونی چاہئیں تا کہ وہ دوسروں کیلئے نمونہ بن سکے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دیکھیں، اگر آپ کا مطلب ایک سیاسی لیڈر ہے یا آپ کے ملک کا لیڈر ہے تو پھر انہیں امانتدار ہونا چاہئے۔ انہیں لوگوں کی تکلیف کا خیال ہونا چاہئے۔ اور اگر وہ عوام کے پیسوں سے صرف اپنی خواہشات پوری کریں اور اپنے ملک میں اور دیگر ممالک میں بینک بیلنس بڑھائیں تو وہ اچھے لیڈر نہیں ہیں۔ اگر آپ اچھے لیڈر ہیں تو پھر آپ کو پوری طرح امانت دار ہونا چاہئے۔اور اپنے لوگوں کا خیال رکھنے والا ہونا چاہئے۔ یہ بہترین صفات ہیں۔ اور انصاف سے بھی کام لیں۔ اس لیے ایک اچھے لیڈر کو امانت دار ہونا چاہئے اور ہر لحاظ سے پوری طرح عدل پر قائم ہونا چاہئے، محنتی ہونا چاہئے، قوم اور وطن کا مخلص ہونا چاہئے۔ یہی خوبیاں ہیں۔ اگر آپ کے لیڈر میں یہ خوبیاں ہیں تو وہ ایک اچھا لیڈر ہے۔ اور اگر نہیں ہیں، تو میں امید کرتا ہوں کہ مستقبل میں احمدیوں کو اچھے لیڈرز کے طور پر سامنے آنا چاہئے تا کہ آپ اپنا ملک بہترین طریقے سے چلا سکیں۔

اگر آپ روحانی لیڈر کی بات کر رہے ہیں تو ایک روحانی لیڈر میں بھی ایسی ہی خوبیاں ہونی چاہئیں۔ اگر یہ جماعت کے لیڈر کی بات ہے، آپ کے امیر کی بات ہے، آپ کے صدر جماعت کی بات ہے، تو ان میں بھی ایسی ہی خوبیاں ہونی چاہئیں۔

ملاقات کے اختتام پر حضور انور نے فرمایا کہ اب ملاقات کا وقت ختم ہو گیا ہے، جن کو سوال پوچھنے کا موقع نہیں ملا، وہ آئندہ پوچھ سکیں گی انشاء اللہ۔ جب بھی ہمیں موقع ملے گا۔ اللہ حافظ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 12/اکتوبر 2021)

......☆......☆......☆......

”کوئی کام بھی ایسا نہیں جو عورت نہیں کرسکتی، وہ تبلیغ بھی کرسکتی ہے، وہ پڑھا بھی سکتی ہے، وہ لڑائی میں بھی شامل ہوسکتی ہے اور اگر مال اور جان کی قربانی کا سوال ہو تو وہ ان کی قربانی بھی کرسکتی ہے اور بعض کام وہ مردوں سے بھی لے سکتی ہے، مرد بعض دفعہ کمزوری دکھا جاتے ہیں، اس وقت جو غیرت عورت دکھاتی ہے وہ کوئی اَور نہیں دکھا سکتا“

عبادتوں اور تعلق باللہ کے اعلیٰ معیار کے قیام، جان، مال، اولاد اور مال کی قربانیوں، تربیتِ اولاد، ایمان کی خاطر تکالیف برداشت کرنے اور اس پر قائم رہنے، دینی علم کے حصول کے بے مثال شوق نیز میدانِ عمل میں بہادری دکھانے سے متعلق قرونِ اولیٰ اور دورِ آخرین کی خواتین کے قابلِ تقلید نمونوں کا ولولہ انگیز بیان

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ برطانیہ 2022ء کے دوسرے روز مستورات کے اجلاس سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب فرمودہ مورخہ 6؍اگست 2022ء بروز ہفتہ بمقام حدیقۃ المہدی (جلسہ گاہ) آلٹن، ہمپشئر، یو.کے

(قسط دوم آخری)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کی خواتین کا ذکر

حضرت اماں جان حضرت نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ کے ذکر سے شروع کرتا ہوں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں۔ یہ زمانہ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا زمانہ ہے یہ ایسی جنگوں کا زمانہ تو نہیں جو پہلے زمانے میں ہوتی تھیں۔ یہ تو مالی قربانیوں کا زمانہ ہے۔ یہ علمی خزانے لٹانے کا زمانہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمودات سے آپؑ کی کتب سے، آپؑ کے لٹریچر سے یہ فیض اٹھا کر دشمن کا علمی لحاظ سے منہ بند کرنے کا زمانہ ہے اور یہی دشمن بھی ہتھیار استعمال کر رہا ہے اور اسی کو ہم نے استعمال کرنا ہے۔ مالی قربانیوں کا زمانہ ہے کیونکہ اس کے لیے مالی قربانی کی ضرورت ہوتی ہے۔ بہرحال اور پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ دعاؤں کی طرف توجہ دینے کا زمانہ ہے۔ دعاؤں سے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ ہماری جیت دعاؤں سے ہی ہوگی۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایک روایت بیان کرتے ہیں، آپؓ فرماتے ہیں کہ حضرت اماں جانؓ کی نیکی اور دینداری کا مقدم ترین پہلو نماز اور نوافل میں شغف تھا۔ پانچ نمازوں کا تو کیا کہنا، حضرت اماں جانؓ نماز تہجد اور نماز ضحیٰ کی بھی بے حد پابند تھیں اور انہیں اس ذوق وشوق سے ادا کیا کرتی تھیں کہ دیکھنے والوں میں بھی ایک خاص کیفیت پیدا ہو جاتی تھی بلکہ ان نوافل کے علاوہ بھی جب موقع ملتا نماز میں دل کا سکون حاصل کرتی تھیں۔ پھر دعا میں بھی حضرت اماں جانؓ کو بے حد شغف تھا۔ اپنی اولاد اور ساری جماعت کے لیے جسے وہ اولاد کی طرح سمجھتی تھیں، بڑے درد وسوز کے ساتھ دعا کیا کرتی تھیں اور احمدیت کی ترقی کے لیے ان کے دل میں غیر معمولی تڑپ تھی۔ اپنی ذاتی دعاؤں میں جو کلمہ ان کی زبان پر سب سے زیادہ آتا وہ یہ مسنون دعا تھی کہ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ أَسْتَغِیْثُ۔ یعنی اے میرے زندہ خدا! اور اے میرے زندگی بخشنے والے آقا! مَیں تیری رحمت کا سہارا ڈھونڈتی ہوں۔

حضرت اماں جانؓ کی رمضان المبارک کے مہینے کی کیفیت کے بارے میں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ نے لکھا ہے کہ رمضان المبارک میں آپؓ بہت زیادہ خیرات دیتی تھیں۔ تین چار آدمیوں کا کھانا اکثر اپنے ہاتھ سے پکا کر دیتی تھیں۔ ویسے نقدی اور جنس کی صورت میں بھی بے حد خیرات کرتی تھیں۔ رمضان المبارک کے علاوہ محرم میں بھی صدقہ وخیرات بہت فرماتیں اور گھر میں بھی نوکروں وغیرہ کو اچھا کھلاتیں۔ فرماتیں سال شروع ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے تھے کہ جو شروع سال میں خیرات کرے گا اور اپنے پر فراخی کرے گا اس کو سال بھر فراخی رہے گی۔

(ماخوذ از الفضل انٹرنیشنل 22 مارچ 2019ء اور 29 مارچ 2019ء (خصوصی اشاعت) صفحہ 44)

تو یہ اصول بھی آپ نے بتایا کہ سال کے شروع میں صدقہ وخیرات کرو تو یہ بھی آزمالو کہ اللہ تعالیٰ پھر سارا سال فراخی سے گزارتا ہے۔

حضرت چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی والدہ کا ذکر آتا ہے۔ ان کی بیعت کا واقعہ ہے۔ چودھری صاحب بیان کرتے ہیں کہ ”جب والد صاحب کچہری سے واپس آئے تو انہوں نے والدہ صاحبہ سے دریافت کیا: کیا آپ مرزا صاحب کی زیارت کے لیے گئے تھے؟“ حضرت مسیح موعود علیہ السلام وہاں گئے ہوئے تھے۔ ”والدہ صاحب نے جواب دیا گئی تھی۔ والد صاحب نے پوچھا بیعت تو نہیں کی؟ والدہ صاحبہ نے سینہ پر ہاتھ رکھ کر کہا الحمد للہ کہ مَیں نے بیعت کر لی ہے۔ اس پر والد صاحب نے کچھ رنج کا اظہار کیا“ غصہ کا اظہار کیا۔ ”والدہ صاحبہ نے جواب دیا کہ یہ ایمان کا معاملہ ہے اس میں آپ کی خفگی مجھ پر کوئی اثر نہیں کرسکتی اگر یہ امر آپ کو بہت ناگوار ہے تو آپ جو چاہیں فیصلہ کر دیں“ پھر جو چاہیں فیصلہ کر دیں۔ یہ ایمان کا معاملہ ہے میں تو اس کو نہیں چھوڑوں گی اور پھر کہنے لگیں کہ

”جس خدا نے اب تک میری حفاظت اور پرورش کا سامان کیا ہے وہ آئندہ بھی کرے گا۔“

(میری والدہ تالیف حضرت چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ صفحہ 27)

اتنا زیادہ ایمان تھا ان میں کہ ایک عورت ان کو ہمیشہ ڈرایا کرتی تھی کہ میری بددعا سے تمہارے بچے مر جائیں گے لیکن دو بچے فوت ہوئے اور یہ لمبا قصہ ہے لیکن انہوں نے اس کی بات نہیں مانی اور انہوں نے کہا کہ توحید کو مَیں نہیں چھوڑوں گی، دو بچے قربان کر دیے پھر اللہ تعالیٰ نے ان کو بیٹوں سے نوازا بھی۔

(ماخوذ از میری والدہ تالیف حضرت چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ صفحہ 8 تا 14)

اسی طرح امۃ اللہ بشیر صاحبہ اپنی والدہ فخر النساء صاحبہ کا ذکر کرتے ہوئے بیان کرتی ہیں کہ ”مرحومہ“ فخر النساء ”حیدر آباد دکن کے ایک مشہور و ممتاز خاندان کی فرد تھیں......مرحومہ اکثر فرمایا کرتی تھیں کہ مَیں نے اپنے شوہر کا دل خوش کرنے یا ان کا ساتھ دینے کے لئے بیعت نہیں کی تھی بلکہ پوری طرح احمدیت کی صداقت منکشف ہو جانے پر کی تھی اور اپنی بیعت کا واقعہ اس طرح سناتیں کہ جب ان کے شوہر نے واپسی قادیان کے بعد انہیں تبلیغ کی تو وہ یہ کہنے لگیں کہ میں زیادہ علم نہیں رکھتی اس لئے مَیں چاہتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ آسمانی تائید سے میری تفہیم فرمائے تا کہ میں مطمئن ہو جاؤں چنانچہ چند سالوں کی دعا کے بعد ایک مرتبہ خواب میں دیکھا کہ صحن مکان میں آسمان سے کاغذ کی پرچیاں کثیر تعداد میں گر رہی ہیں اور ”کہتی ہیں ”جس پرچی کو مَیں اٹھا کر دیکھتی ہوں اس پر مرزا غلام احمد قادیانی لکھا ہوا پاتی ہوں۔ اس رؤیا کے بعد اطمینان حاصل ہو گیا اور صدق دل سے 1900ء میں بیعت کرلی۔

مرحومہ کا چونکہ کوئی بھائی نہ تھا اس لیے ان کے والد نے ان کو اپنے ہی گھر میں رکھا ہوا تھا۔ بیعت کرنے کے بعد والد نے شدید مخالفت شروع کر دی مگر مرحومہ ثابت قدم رہیں اور امرِ حق کے کہنے اور سچ بولنے سے کبھی دریغ نہ کیا۔ آخر جب والد فوت ہو گئے تو اپنی والدہ ماجدہ اور اپنی دونوں چھوٹی بہنوں اور ان کے بعض بچوں کو بھی اپنے نیک نمونہ سے داخل احمدیت کر لیا۔“

(روزنامہ الفضل قادیان دارالامان مؤرخہ یکم اگست 1936ء صفحہ 8)

پس نیک نمونہ بھی رشتہ داروں میں بہت کام کرتا ہے، یہ بھی ایک تبلیغ کا ذریعہ ہے جس کو ہر عورت کو اپنے سامنے رکھنا چاہیے جن کے غیر احمدی رشتہ دار ہیں۔

محترمہ امیر بی بی صاحبہ جو میاں خیر الدین صاحب کی اہلیہ تھیں جن کے متعلق ان کے بیٹے مولانا قمر الدین صاحب لکھتے ہیں کہ ”گاؤں کی بہت سی احمدی اور غیر احمدی لڑکیوں نے محترمہ والدہ صاحبہ سے قرآن کریم ناظرہ اور باترجمہ پڑھا تھا۔ دینی مسائل اور عبادات میں شغف رکھتی تھیں۔ ہماری پھوپھی مائی کاکو کے ہمراہ جمعہ کی نماز پڑھنے قادیان جایا کرتی تھیں اور گاؤں کی دوسری مستورات بھی۔ ایک مرتبہ والدہ صاحبہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے نمازِ مغرب کے متعلق سوال کیا کہ کھانا پکانے کا وقت ہوتا ہے، کیسے ادا کی جائے؟“ سوال کر دیا کہ نماز مغرب کا وقت ہوتا ہے ادھر سے کھانا پکانے کا وقت ہوتا ہے، خاوند آجاتا ہے گھر والے آجاتے ہیں کھانا دو تو کس طرح ادا کروں؟ ”حضور (علیہ السلام) نے فرمایا کھانا مغرب سے پہلے پکا لیا کرو اور نماز وقت پر پڑھیں۔ حضورؑ نے یہ ارشاد بڑی تاکید سے فرمایا۔“ وقت پہ نماز پڑھنے کا ارشاد بڑی تاکید سے فرمایا۔

گھر کے کاموں کا بہانہ کر کے اپنی نمازوں کو آگے پیچھے نہیں کرنا چاہیے یہ ہر عورت کو نوٹ کرنا چاہیے۔

کہتے ہیں کہ ”محترمہ والدہ صاحبہ کو ہم نے پابندِ صوم وصلوٰۃ اور باقاعدگی سے نماز تہجد پڑھنے والی پایا۔ آپ اخلاق فاضلہ سے متصف تھیں۔ آپ کی نیکی اور

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

تقویٰ وطہارت کی وجہ سے بہت سی مستورات آپ سے دعا کراتی تھیں۔‘‘

(ماہنامہ مصباح ربوہ۔ سالنامہ 1969ء بحوالہ سیکھوانی برادران تصنیف منیر الدین شمس صفحہ 31-33)

حضرت سیدہ مریم النساء صاحبہ، جنہیں جماعت اُمّ طاہر کے نام سے جانتی ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے ان کا نام اُمّ طاہر (حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی والدہ) رکھ دیا تھا، ان کے دل میں خدا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ فرماتے ہیں کہ ’’ایک دفعہ میں نے انہیں یہ حدیث سنائی کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کے ایک صحابی نے قیامت کے متعلق سوال کیا جس پر آپؐ نے فرمایا کہ تم قیامت کے متعلق پوچھتے ہو، کیا اس کے لئے کوئی تیاری بھی کی ہے؟ اس نے جواب دیا یا رسول اللہؐ! اگر تیاری سے نماز روزہ وغیرہ مراد ہے تو مَیں کچھ نہیں کہہ سکتا۔‘‘ جو ظاہری عبادت ہے میں کرتا تو ہوں اور میں کیا کہہ سکتا ہوں کہ میری قبول ہوگئی ہے کہ نہیں۔’’ہاں میں یہ جانتا ہوں‘‘ ایک بات میں ضرور بتا دوں آپؐ کو ’’کہ میں اپنے دل میں خدا اور اس کے رسولؐ کی سچی محبت رکھتا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ درست ہے‘‘ کہ تم اللہ اور اس کے رسول سے سچی محبت رکھتے ہو’’تو میں تمہیں خوشخبری دیتا ہوں کہ انسان اپنی محبوب ہستیوں سے جدا نہیں کیا جائے گا‘‘ پھر تم ضرور ان سے قیامت کے دن یا اگلے جہان میں ملو گے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کہتے ہیں کہ ’’میں نے دیکھا کہ جب میں نے ہمشیرہ مرحومہ کو یہ حدیث سنائی تو ان کا چہرہ خوشی سے تمتما اٹھا اور وہ بے ساختہ کہنے لگیں کہ میں بھی اپنے دل کو ایسا ہی پاتی ہوں۔ میں نے کہا پھر آپ کو بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ خوشخبری مبارک ہو کہ آپ بھی اپنی محبوب ہستیوں کے ساتھ جگہ پائیں گی۔‘‘

(سیرت حضرت سیدہ مریم النساء (ام طاہر صاحبہ) صفحہ 10-11)

جان مال کی قربانیوں کے بارے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ واقعہ بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ’’ایک جگہ رنگروٹ بھرتی کرنے کے لئے ہمارے آدمی گئے۔‘‘ یعنی فوج میں بھرتی کرنے کے لیے۔ رضا کار فورس کو بھرتی کرنے کے لیے گئے یا مستقل فوج کی بھرتی کرنے کے لیے گئے۔ وہاں ’’انہوں نے جلسہ کیا‘‘ ہمارے آدمیوں نے ’’اور تحریک کی‘‘ (فوج میں بھرتی کرنے کے لیے گئے تھے) کہ پاکستانی فوج میں شامل ہونے ’’کے لئے لوگ اپنے نام لکھوائیں۔ جن قوموں میں لڑائی کی عادت نہیں ہوتی اس کے افراد ایسے موقع پر عموماً اپنا نام لکھوانے سے ہچکچاتے ہیں چنانچہ اِس موقع پر بھی ایسا ہی ہوا۔ تحریک کی گئی کہ لوگ اپنے نام لکھوائیں مگر چاروں طرف خاموشی طاری رہی اور کوئی شخص اپنا نام لکھوانے کے لئے نہ اٹھا۔ تب ایک بیوہ عورت جس کا ایک ہی بیٹا تھا اور جو پڑھی ہوئی بھی نہیں تھی اس نے جب دیکھا کہ بار بار احمدی مبلغ نے کھڑے ہو کر تحریک کی ہے کہ لوگ اپنے نام لکھوائیں مگر ہچکچانے کی وجہ سے آگے نہیں بڑھتے تو وہ عورتوں کی جگہ سے کھڑی ہوئی اور اس نے اپنے لڑکے کو آواز دے کر کہا۔ او فلانے! تو بولتا کیوں نہیں! تو نے سنا نہیں کہ خلیفہ وقت کی طرف سے تمہیں جنگ کے لئے بلایا جا رہا ہے۔ اِس پر وہ فوراً اٹھا اور اس نے اپنا نام جنگ پر جانے کے لئے پیش کر دیا۔‘‘ (اس وقت جنگ تھی پاکستان کی تو پاکستانی فوج کے لیے بھرتی ہو رہی تھی)’’تب اس کو دیکھ کر اَور لوگوں کے دلوں میں بھی جوش پیدا ہوا اور انہوں نے بھی اپنے نام لکھوانے شروع کر دیئے۔‘‘

حضرت مصلح موعودؓ لکھتے ہیں کہ ’’وہ عورت زمیندار طبقہ سے نہیں تھی بلکہ غیر زمیندار طبقہ سے تعلق رکھتی ہے جس کے متعلق زمیندار بڑی حقارت سے یہ کہا کرتے ہیں کہ وہ لڑنا نہیں جانتے مگر اس نے غیر زمیندار ہو کر اپنی ذمہ داری کو محسوس کیا اور ایسی حالت میں محسوس کیا کہ جب کہ وہ بیوہ تھی اور اس کا صرف ایک ہی بیٹا تھا اور آئندہ اسے کوئی بیٹا ہونے کی کوئی امید نہیں تھی۔ اس نے کہا جب خدا اور اسلام کے نام پر ایک آواز اٹھائی جا رہی ہے تو پھر میرا کوئی بیٹا رہے یا نہ رہے مجھے اِس آواز کا جواب دینا چاہیے۔‘‘ آپ لکھتے ہیں کہ ’’شدید جذبات مقابل میں ویسے ہی جذبات پیدا کر دیا کرتے ہیں۔ جب اس نے یہ بات کہی تو کئی بزدل جو اپنے آپ کو پہلے بچا رہے تھے انہوں نے بھی اپنے ارادوں کو پیش کرنا شروع کر دیا اور جب یہ اطلاع میرے پاس پہنچی اور خط میں مَیں نے یہ واقعہ پڑھا‘‘ اس عورت کا کہ کس طرح اس نے قربانی کی ہے ’’تو پیشتر اِس کے کہ میں اِس خط کو بند کرتا مَیں نے خدا تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے کہا۔

اے میرے رب! یہ بیوہ عورت اپنے اکلوتے بیٹے کو تیرے دین کی خدمت کے لئے یا مسلمانوں کے ملک کی حفاظت کے لئے پیش کر رہی ہے۔ اے میرے رب! اِس بیوہ عورت سے زیادہ قربانی کرنا میرا فرض ہے۔ میں بھی تجھ کو تیرے جلال کا واسطہ دے کر تجھ سے یہ دعا کرتا ہوں کہ اگر انسانی قربانی کی ہی ضرورت ہو تو اے میرے رب! اِس کا بیٹا نہیں بلکہ میرا بیٹا مارا جائے۔‘‘

(آئندہ وہی قومیں عزت پائیں گی جو جانی و مالی قربانیوں میں حصہ لیں گی، انوار العلوم جلد 21 صفحہ 159-160)

حضرت مصلح موعودؓ نے یہ دعا کی۔ پھر فرماتے ہیں کہ ’’مجھے یاد ہے 1953ء کے فسادات کے دوران میں ضلع سیالکوٹ سے ایک عورت پیدل ربوہ پہنچیں اور اس نے ہمیں بتایا کہ ہمارا گاؤں دوسرے علاقہ سے کٹ چکا ہے اور مخالفوں نے ہمارا پانی بند کر دیا ہے۔ اگر ہم پانی لینے جاتے ہیں تو وہ ہمیں مارتے ہیں۔ اس وقت ایک فوجی افسر یہاں رخصت پر آیا ہوا تھا۔ اس کو مَیں نے ایک مقامی دوست کے ساتھ وہاں بھیجا تا کہ وہ وہاں جا کر احمدیوں کی امداد کرے۔‘‘ حضرت مصلح موعودؓ لکھتے ہیں ’’اب دیکھو کتنی بڑی ہمت کی بات ہے کہ جہاں مرد قدم نہ رکھ سکے وہاں ایک عورت نے اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ اس وقت مرد اپنے گھروں سے باہر نکلنے سے ڈرتے تھے مگر وہ عورت سیالکوٹ سے پیدل سمبڑیال کی طرف گئی۔ وہاں سے گوجرانوالہ کی طرف آئی اور پھر گوجرانوالہ سے کسی نہ کسی طرح یہاں پہنچی اور ہمیں جماعت کے حالات سے آگاہ کیا اور ہم نے یہاں سے ان کو امداد کے لئے آدمی بھجوائے تو‘‘ فرماتے ہیں کہ دیکھو ’’خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری عورتیں مردوں سے زیادہ دلیر ہیں۔‘‘

(افتتاحی تقریر جلسہ سالانہ 1957ء، انوار العلوم جلد 26 صفحہ 270)

پھر ایک جگہ آپؓ نے فرمایا۔

’’بہت سے مبلغ ہیں جن کی قربانیوں کا صحیح اندازہ ہماری جماعت کے دوست نہیں لگا سکتے

بالخصوص دو مبلغ تو ایسے ہیں جو شادی کے بہت تھوڑا عرصہ بعد ہی تبلیغ کے لئے چلے گئے اور اب تک باہر ہیں۔ ان میں سے ایک دوست تو نو سال سے تبلیغ کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ حکیم فضل الرحمٰن صاحب ان کا نام ہے۔ انہوں نے شادی کی اور شادی کے تھوڑے عرصہ کے بعد ہی انہیں تبلیغ کے لئے بھجوا دیا گیا۔ وہ ایک نوجوان اور چھوٹی عمر کی بیوی کو چھوڑ کر گئے تھے مگر اب وہ آئیں گے تو انہیں ادھیڑ عمر کی بیوی ملے گی۔ یہ قربانی کوئی معمولی قربانی نہیں۔ میرے نزدیک تو کوئی نہایت ہی بے شرم اور بے حیا ہی ہو سکتا ہے جو اس قسم کی قربانیوں کی قیمت کو نہ سمجھے اور انہیں نظر انداز کر دے۔‘‘

(الفضل مورخہ یکم اکتوبر 1942ء صفحہ 2 کالم 3-4 جلد 30 نمبر 229)

قرونِ اولیٰ کی عورتوں کی مثالیں دیتے ہوئے، اپنے زمانے کی عورتوں کی مثالیں دے کر بھی حضرت مصلح موعودؓ نے ہمیں بہت سی تاریخ سے آگاہ کیا ہے۔

اسی طرح ایک واقعہ آپؓ بیان کرتے ہیں کہ جب قادیان میں ہندوؤں اور سکھوں نے حملہ کیا تو شہر کے باہر کے ایک محلہ میں ایک جگہ پر عورتوں کو اکٹھا کیا گیا اور ان کی سردار بھی ایک عورت ہی بنائی گئی جو بھیرہ کی رہنے والی تھی۔ اس عورت نے مردوں سے بھی زیادہ بہادری کا نمونہ دکھایا۔ ان عورتوں کے متعلق یہ خبریں آتی تھیں کہ جب سکھ اور ہندوؤں کو جو تلواروں اور بندوقوں سے ان پر حملہ آور ہوتے تھے یہ بھگا دیتی تھیں۔ اور سب سے آگے وہ عورت ہوتی تھی جو بھیرہ کی رہنے والی تھی جس کو نگران بنایا گیا تھا اور انکی سردار بنائی گئی تھی۔ اب بھی یہ عورت زندہ ہے لیکن اب بڑھیا اور ضعیف ہو چکی ہے۔ وہ عورتوں کو سکھاتی تھی کہ اِس اِس طرح لڑنا ہے اور لڑائی میں ان کی کمان کرتی تھی۔

اب یہاں یہ دین کے لیے کوئی لڑائی نہیں ہو رہی، یہ دوسری لڑائیاں ہو رہی تھیں جو آپس میں اختلافات کی وجہ سے لڑائیاں تھیں، قوموں کی لڑائیاں تھیں۔ اس میں مذہب کا اتنا دخل نہیں تھا لیکن بہرحال کچھ مذہب کا دخل بھی شامل کر لیا گیا ہندوؤں اور سکھوں کی طرف سے اس زمانے میں مسلمانوں کی طرف سے بھی لیکن جہاں تک احمدیت کا سوال ہے احمدیت کا غلبہ لڑائیوں سے نہیں بلکہ عمل سے اور دعاؤں سے ہونا ہے۔ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے۔ بہرحال آپ لکھتے ہیں کہ غرض کوئی کام بھی ایسا نہیں جو عورت نہیں کر سکتی۔ وہ تبلیغ بھی کر سکتی ہے۔ وہ پڑھا بھی سکتی ہے۔ وہ لڑائی میں بھی شامل ہو سکتی ہے۔ اور اگر مال اور جان کی قربانی کا سوال ہو تو وہ ان کی قربانی بھی کر سکتی ہے۔ اور بعض کام وہ مردوں سے بھی لے سکتی ہے۔ مرد بعض دفعہ کمزوری دکھا جاتے ہیں، اس وقت جو غیرت عورت دکھاتی ہے وہ کوئی اَور نہیں دکھا سکتا۔

(ماخوذ از قرون اولیٰ کی مسلمان خواتین کا نمونہ اپنے سامنے رکھو، انوار العلوم جلد 25 صفحہ 443-444)

اب وہ جو عورت کی مثال ہے جس نے اپنے بیٹے کو کہا تھا اسی کی مثال سے ظاہر ہوتا ہے کس طرح اپنے بیٹے کو کھڑا کیا اور اس کی وجہ سے پھر اَور لوگ بھی کھڑے ہو گئے۔ اب اس زمانے کی بعض، ایک دو مثالیں پیش کر دیتا ہوں کہ کس طرح عورتوں نے بیعت کے بعد ایمان اور علم میں ترقی کی ہے اور اپنے بچوں کی تربیت کی کوشش کی ہے، اپنے آپ کو بھی اللہ تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کی ہے۔

قرغیزستان کے نیشنل پریذیڈنٹ لکھتے ہیں کہ عائزہ مکاشفہ صاحبہ ہیں۔ انہوں نے 2019ء میں بیعت کی، مسلمان فیملی سے تعلق رکھتی ہیں لیکن احمدیت میں شامل ہوتے ہی انہوں نے قرآن کریم ناظرہ سیکھنے کا ارادہ کیا۔ پہلے قرآن کریم پڑھنا نہیں آتا

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL

a desired destination for royal weddings & celebrations.

2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate

HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201

Contact Number : 09440023007, 08473296444

CHANDIGARH DIAGNOSTIC LABORATORY
Thane wala Chowk, Thikriwal Rd (Darul Salam Kothi Rd)
(Near Canara and Punjab & Sind Bank Qadian)

ہمارے یہاں ہر طرح کے جسمانی ٹیسٹ خون، پیشاب، بلغم، بایوپسی، وغیرہ کمپیوٹرائزڈ دستیاب ہیں

ہمارے ساتھی: SRL-Super Ranbaxy Lab,Thyrocare Mumbai

چوہدری محمد خضر باجوہ صاحب درویش قادیان لقمان احمد باجوہ صاحب

پروپرائٹر : عمران احمد باجوہ، رضوان احمد باجوہ فون نمبر: +91-85579-01648, +91-96465-61639

تھا اور تقریباً چار چھ ماہ قرآن کریم ناظرہ سیکھ کر قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کیا۔ پھر عربی زبان سیکھنا شروع کی تا کہ قرآن کریم کے معانی کو سمجھ سکیں اس کے ساتھ ساتھ قرآن کریم کو خوش الحانی کے ساتھ پڑھنا بھی سیکھ رہی ہیں۔ اسی طرح وہ اپنے بچوں کی اس طرح تربیت کر رہی ہیں کہ ان کو قرآن کریم ناظرہ سکھا رہی ہیں نیز جماعت کی بعض دوسری لجنات کو بھی قرآن کریم ناظرہ پڑھنا سکھا رہی ہیں۔ اس کے علاوہ وہ جماعت کی قرغیز ویب سائٹ کے لیے مسلسل وقت دیتی ہیں اور ان کے ذمہ لگائے گئے کاموں کو نہایت اخلاص کے ساتھ سرانجام دیتی ہیں۔

دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی نیت ہو تو اللہ تعالیٰ بھی مدد کرتا ہے چاہے وہ ان مغربی ممالک میں ہو۔

ایک عزیزہ ڈاکٹر ہیں لکھتی ہیں کہ جب میں انگلینڈ میں آئی تو یہاں ڈاکٹر کے طور پر کام کرنے کے لیے امتحان دینے ہوتے تھے۔ اس زمانے میں وہ امتحان بھی مشکل مشہور تھے کہ مشکل سے پاس ہوتے ہیں۔ کہتی ہیں بہرحال پہلا پرچہ تحریری تھا اللہ کے فضل سے پاس ہو گیا۔ اب پریکٹیکل امتحان کی تیاری ہو رہی تھی جس میں کہ مختلف سٹیشن پر جا کر مریض کو دیکھنا ہوتا ہے اور ایک examiner آپ کو دیکھ رہا ہوتا ہے، نمبر مارک کرتا ہے۔ پھر امتحان سے کچھ دن قبل ایک ساتھی کا فون آیا کہ تم امتحان کے روز کیا کپڑے پہن رہی ہو؟ کہتی ہیں سوال مجھے بڑا عجیب لگا کہ برقع کے نیچے تو جو کپڑے بھی پہنے ہوں گے اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ میرے استفسار پر اس نے کہا کیا تم حجاب اور برقع میں جاؤ گی؟ اس پر میں نے کہا ہاں۔ اس نے کہا پھر تم کبھی پاس نہیں ہو گی کیونکہ ہمارے کورس میں بھی انہوں نے کہا تھا کہ سوٹ یا سکرٹ پہن کر آنا۔ میں نے اس کی بات سن تو لی لیکن اس کے بعد میں بہت روئی کیونکہ یہ تو مجھے پتا تھا کہ میں نے اپنا پردہ نہیں اتارنا۔ صدمہ صرف اس بات کا ہوا کہ اب اپنی ڈاکٹری پریکٹس جو ہے وہ نہیں کر سکوں گی۔ بہرحال خاوند کو بتایا، اس نے بھی اس طرح تسلی دی کہ کچھ نہیں ہوگا۔ بہرحال گھبرائی ہوئی تھی۔ امتحان کا دن آیا، اسی طرح برقع اور حجاب میں امتحان دیا جو پاکستانی طرز کا برقع تھا۔ امتحان کا نتیجہ آیا اور الحمد للہ پاس ہو گئی اور جو میری ساتھی تھی وہ پاس نہیں ہو سکی جو بڑے اپنے آپ کو فیشن ایبل سمجھ رہی تھی۔ تو کہتی ہیں میں آج تک اس بات پر یقین رکھتی ہوں کہ وہ امتحان میں نے ہرگز اپنی قابلیت یا محنت کی وجہ سے پاس نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دکھایا ہے کہ اگر تم دین کو دنیا پر مقدم رکھو گی تو میں تمہاری مدد کروں گا اور پھر اس کے بعد ہر مقام پر پردے کی برکت سے خدا تعالیٰ نے میرے پیشے کی مدد کی اور مجھے خدا کے فضل سے ہمیشہ ہر مقام پر عزت ملی۔

یہاں جو خیال ہوتا ہے ناں کہ پردے سے بعض حقوق نہیں ملتے اگر انسان کو اللہ تعالیٰ پر یقین ہو، دعا کرے اور دین پر قائم رہے اور کچھ عرصہ کے لیے اگر نقصان بھی اٹھانا پڑے تو اٹھا لے تو پھر اللہ تعالیٰ آخر کار کامیابی عطا فرماتا ہے۔

اسی طرح ناروے سے ایک خاتون لکھتی ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے جلسہ سالانہ یوکے میں شامل ہونا تھا۔ ٹکٹیں بک کروائیں، کام والے نے مجھے چھٹی نہیں دی، ناراض بھی ہو رہے تھے۔ میں نے ارادہ کر لیا تھا کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گی، جلسہ پر ضرور جانا ہے چاہے مجھے جاب چھوڑنی پڑے۔ کہتی ہیں جاب والوں کو کہہ دیا کہ آپ چھٹی نہیں دیتے تو نہ دیں پھر میں جاب چھوڑ دیتی ہوں لیکن بہرحال دو تین دن کے بعد ہی اللہ کا فضل ہوا اور وہ افسر جس نے مجھے سختی سے بات کی تھی اس نے نہ صرف مجھے چھٹی دی بلکہ استفسار کیا کہ کہاں جانا ہے جس کے لیے کام چھوڑنے کے لیے تیار ہو گئی ہو؟ میں نے اس کو بتایا کہ میرا تعلق جماعت احمدیہ سے ہے اور میں نے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لیے انگلینڈ جانا ہے، یوکے جانا ہے۔ اس چیز سے وہ اتنی متاثر ہوئی کہ جب میں جلسہ سے واپس آئی تو مسجد بیت النصر دیکھنے کی خواہش ظاہر کی۔ اسلام تو اس نے پہلے بھی قبول کیا ہوا تھا لیکن مسجد میں کچھ دفعہ جانے کے بعد اس نے جماعت میں شامل ہونے کی خواہش ظاہر کی۔ پہلے اس کو کہا بھی کہ دعا کرو دل مطمئن ہو جائے پھر بیعت کرنا لیکن اس نے کہا جو سکون اور امن اور محبت یہاں ہے وہ کہیں اَور نہیں ہے۔ چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد اس نے اور اس کی بیٹی نے بیعت کی اور جماعت میں شامل ہوئی۔

تو یہ نمونہ اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا نمونہ جو ہے دوسری کا نہ صرف دل نرم کرنے کا باعث بنا بلکہ ہدایت کا بھی باعث بن گیا۔

امیر صاحب تنزانیہ لکھتے ہیں کہ کیلی منجارو (Kilimanjaro) پہاڑ کے دامن میں ایک جماعت Machame کے مقام پر واقع ہے، وہاں ایک لجنہ جس کی عمر 73 برس ہے انتہائی ضعیف ہو چکی ہے مگر جب بھی ان سے ملاقات ہوتی ہے تو خاص طور پر یہ ضرور پوچھتی ہیں کہ خلیفۂ وقت کی طبیعت کا کیا حال ہے اور پھر بڑی دعائیں دیتی ہیں۔ کہتے ہیں کہ وہ چونکہ مستقل بیمار رہتی ہیں اس لیے علاقے کے لوگ آ کر انہیں کہتے ہیں کہ فلاں مولوی یا فلاں پادری سے علاج کروا لو یا دعا اور دم درود کروا لو لیکن یہ خاتون ہمیشہ اپنے علاقے والوں کو توحید کا پرچار کرتی ہیں۔ جو توحید ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سکھائی ہے جو اسلام کی حقیقی توحید ہے جو حقیقت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی ہے اور ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھتی ہیں اور ساتھ ساتھ ہر مہینے میں کچھ نہ کچھ ضرور اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتی ہیں۔

قرغیزستان کے نیشنل پریذیڈنٹ لکھتے ہیں کہ ایک خاتون ہیں جولیا صاحبہ ایک عیسائی فیملی سے ان کا تعلق تھا۔ 2013ء میں انہیں بیعت کرنیکی توفیق ملی۔ بیعت سے پہلے وہ حجاب نہیں اوڑھا کرتی تھیں لیکن جب انہوں نے اسلام احمدیت میں شمولیت کا ارادہ کیا تو حجاب لینا شروع کر دیا۔ بیعت کے بعد اسی سال جلسہ سالانہ قادیان میں بھی شرکت کی جہاں بہشتی مقبرہ کی بھی زیارت کی۔ جب انہیں نظام وصیت کے بارے میں بتایا گیا تو اسی وقت نظام وصیت میں شامل ہونے کا تہیہ کیا چنانچہ جلسہ سے واپس آ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ''الوصیت'' کا مطالعہ کیا اور وصیت فارم فِل (fill) کر کے نظام وصیت میں شامل ہوئیں۔ اسکے علاوہ بھی مالی تحریکات میں حصہ لیتی ہیں۔

آئیوری کوسٹ سے وہاں کے لوکل معلم لکھتے ہیں کہ ہماری جماعت کی ایک ممبر ٹاباسوبا صاحبہ ہیں، برکینا فاسو کی ایمبیسی میں کام کرتی ہیں اور ہر چھٹی والے دن اپنا بیگ لے کر مختلف دیہاتوں میں نکل جاتی ہیں اور احمدیت کی تبلیغ کرتی ہیں۔ ایک دفعہ وہ گوبویو میں آئیں اور احمدیت کی تبلیغ کی۔ ان کے تبلیغ کرنے کا ایسا طریقہ ہے جیسے کوئی عالم تبلیغ کر رہا ہو۔ موصوفہ بڑے شوق سے تبلیغ کرتی ہیں اور اپنا فارغ وقت احمدیت کی تبلیغ میں گزارتی ہیں۔ وہ دوسرے ملک سے گئی ہوئی ہیں۔ بیگ میں لٹریچر رکھ لیتی ہیں اور تبلیغ کرتی رہتی ہیں۔

بعض عورتیں پوچھتی ہیں کہ ہم تبلیغ کس طرح کریں تو تبلیغ کے راستے تو خود تلاش کرنے ہوتے ہیں اگر شوق ہو تو۔

پس ان باتوں کو ہمیشہ دیکھیں۔ یہ چند ایک واقعات میں نے پیش کیے، ایسے خواتین کی جرأت اور بہادری کے بے شمار واقعات ہیں۔ اس زمانے میں بھی دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے بھی، تربیت اولاد کے بھی بعض تازہ واقعات میں وقتاً فوقتاً بیان کرتا بھی رہتا ہوں اسی طرح صحابہ کے واقعات میں بعض خواتین کا بھی ذکر آ جاتا ہے کہ کس طرح انہوں نے قربانیاں کیں اور قربانیوں کی مثالیں قائم کیں، دین کو دنیا پر مقدم کیا۔ پس

فائدہ تو تبھی ہے جب ان واقعات کو سن کر ان سے فائدہ اٹھایا جائے۔

یہ واقعات وہ روح پیدا کرنے والے ہو جائیں جن کی قرون اولیٰ کی مسلمان عورتوں نے بھی مثالیں قائم کی ہیں اور بعد کے زمانے کی نیک خواتین نے بھی مثالیں قائم کی ہیں۔ اگر ایک انقلابی تبدیلی ان باتوں کو سن کر پیدا ہو جائے، تقویٰ اور نیکی کے معیار قائم ہو جائیں، اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بنانے کی تڑپ پیدا ہو جائے، صرف دنیاداری کی باتیں نہ ہوں، صرف اپنے حقوق کی باتوں پر زیادہ زور نہ ہو بلکہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی طرف توجہ ہو اور ہر احمدی عورت یہ عہد کرے کہ اس نے ایک انقلاب پیدا کرنا ہے، ایک روحانی انقلاب پیدا کرنا ہے، اپنے اندر بھی اور دنیا میں بھی تو یہ دنیا بھی جنت نظیر بن جائے گی۔ تبھی ایک انقلاب ہمارے اندر پیدا ہو گا اور اگلے جہان میں بھی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے والے اور اس کی رضا حاصل کرنے والے ہم بنیں گے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اپنی زندگیوں کو اس نہج پر چلانے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں دعاؤں کی توفیق عطا فرمائے۔ اپنے آپ کو اسلامی تعلیم پر ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اب دعا کر لیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

کیوں نہیں لوگو تمہیں حق کا خیال   دل میں اُٹھتا ہے مرے سو سو اُبال

ابن مریم مرگیا حق کی قسم   داخل جنت ہوا وہ محترم

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

مارتا ہے اس کو فرقاں سربسر   اس کے مرجانے کی دیتا ہے خبر

وہ نہیں باہر رہا اموات سے   ہوگیا ثابت یہ تیس آیات سے

طالب دعا: آٹو ٹریڈرز (16 مینگو لین کلکتہ 70001) دکان: 2248-5222 رہائش: 2237-8468

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بھول کر روزے میں کھا پی لے (اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا) وہ اپنا روزہ پورا کرے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کو کھلایا پلایا ہے۔ یعنی اس نے جان بوجھ کر ایسا نہیں کیا۔ (بخاری کتاب الصوم باب الصائم اذا اکل اوشرب)

طالب دعا: سید عارف احمد، والد و والدہ مرحومہ اور فیملی و مرحومین (ننگل باغبانہ، قادیان)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ افطاری کھجور سے کرو اور اگر کھجور کسی کو میسّر نہ ہو تو سادہ پانی سے کرو۔ اسی طرح فرمایا کہ کسی غریب کی مدد کرنا تو صرف صدقہ ہے لیکن اپنے کسی غریب عزیز کی مدد کرنا دُہرا ثواب ہے۔ یہ صدقہ بھی ہے اور صِلہ رحمی بھی۔ (ترمذی کتاب الزکوٰۃ باب فی الصدقۃ علی ذی القرابۃ)

طالبِ دُعا: مجلس انصار اللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

قرآن کریم کی ایسی تفسیر نہیں کرنی چاہئے جو خود قرآنی تعلیم، قرآن کریم میں بیان تاریخی شواہد، سنت رسول ﷺ اور احادیث نبویہ میں بیان تعلیمات کے خلاف ہو

رُوح ایک لطیف نُور ہے جو اس جسم کے اندر ہی سے پیدا ہوتا ہے، پیدا ہونے سے مراد یہ ہے کہ اوّل مخفی اور غیر محسوس ہوتا ہے پھر نمایاں ہو جاتا ہے اور ابتداءً اس کا خمیر نطفہ میں موجود ہوتا ہے، نطفہ کا وہ ایک روشن اور نورانی جوہر ہے، نہیں کہہ سکتے کہ وہ نطفہ کی ایسی جز ہے جیسا کہ جسم جسم کی جز ہوتا ہے مگر یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ وہ باہر سے آتا ہے بلکہ وہ ایسا نطفہ میں مخفی ہوتا ہے جیسا کہ آگ پتھر کے اندر ہوتی ہے

عید الاضحیہ کی قربانی عام حالات میں تین دن تک ہی ہو سکتی ہے لیکن اگر کوئی مجبوری ہو تو اس کے بعد بھی کی جا سکتی ہے

سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے پوچھے جانے والے سوالات کے بصیرت افروز جوابات

نوٹ : سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف وقتوں میں اپنے مکتوبات اور ایم ٹی اے کے مختلف پروگراموں میں اہم مسائل کے بارہ میں جو ارشادات مبارکہ فرماتے ہیں، ان میں سے کچھ قارئین کے افادہ کیلئے الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کیے جا رہے ہیں۔ (ادارہ)

(قسط:49)

سوال تیونس سے ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں لکھا کہ قرآن کریم اور بائبل سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بھی آنحضور ﷺ کی طرح حجاز کے علاقہ مکہ اور مدینہ میں ہی بعثت ہوئی تھی۔ اس بارے میں حضور کا کیا ارشاد ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 24/نومبر 2021ء میں اس سوال کا درج ذیل جواب عطا فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب آپ نے اپنے موقف کے حق میں قرآن کریم کی بعض آیات سے جو استدلال کرنے کی کوشش کی ہے وہ آپ کی ذوقی باتیں ہیں اور ان کا تاریخ سے اس طرح ثبوت نہیں ملتا۔ نیز آپ نے بعض تاریخی واقعات کو آپس میں ملا جلا دیا ہے۔

وادی کے لفظ سے آپ کو کنفیوژن پیدا ہوئی ہے اور آپ نے اس سے مراد صرف مکہ اور حدیبیہ کی وادی ہی لیا ہے اور سورۃ القصص میں مذکور مِنۡ شَاطِیِٴ الۡوَادِ الۡاَیۡمَنِ میں بھی آپ کے نزدیک مکہ کی وادی ہی مراد ہے۔ حالانکہ قرآن کریم میں یہ لفظ کئی اور مقامات کے لیے بھی استعمال ہوا ہے۔ اور سورۃ القصص کی آیت مِنۡ شَاطِیِٴ الۡوَادِ الۡاَیۡمَنِ میں مذکور مقام کا تعلق حضرت موسیٰ کے اُس واقعہ سے ہے جب آپ اپنے سسر سے کیے گئے معاہدہ کی تکمیل کے بعد اپنے اہل کے ساتھ مدین سے کسی دوسری جگہ تشریف لے جا رہے تھے کہ راستہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ سے ہمکلام ہو کر آپ کو رسالت کے مقام پر فائز فرمایا اور آپ کو فرعون کی طرف مصر جانے کا حکم دیا۔

پھر صلح حدیبیہ کے واقعہ سے آپ نے جو استدلال کیا ہے، وہ بھی درست نہیں کیونکہ صلح حدیبیہ کے موقع پر تو حضور ﷺ مکہ میں داخل ہی نہیں ہوئے تھے۔ بلکہ کفار مکہ سے ہونے والے معاہدہ کے مطابق حضور ﷺ حدیبیہ سے ہی واپس مدینہ آ گئے تھے۔ اور حسب معاہدہ اس سے اگلے سال آپ ﷺ عمرہ کے لیے مکہ تشریف لے گئے تھے۔ ہاں یہ بات درست ہے کہ اس سفر میں فتح مکہ کی بنیاد پڑ گئی تھی اور اللہ تعالیٰ نے صلح حدیبیہ کے بعد واپسی کے سفر میں حضور ﷺ کو سورۃ الفتح کے نزول کے ساتھ مکہ کی فتح کی بشارت عطا فرمائی تھی اور صلح حدیبیہ کو فتح مبین بھی قرار دیا تھا۔

پھر وادیٔ کنعان اور وادیٔ مکہ ایک کیسے ہو سکتی ہیں؟ یہ ٹھیک ہے کہ وادی کنعان کو بھی قرآن کریم نے ارض مقدسہ ہی کہا ہے۔ لیکن یہاں تو حضرت موسیٰ کے ساتھیوں نے داخل ہونے سے انکار کر دیا تھا اور اللہ تعالیٰ نے سزا کے طور پر اس قوم کو چالیس سال تک اس ارض مقدسہ سے محروم کر دیا یہاں تک کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی اپنے متبعین کی نافرمانی کی وجہ سے اس نعمت سے محروم رہے۔ لیکن اس کے مقابلہ پر ہمارے آقا و مولیٰ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے ایک طرف بخار اور دیگر وبائی بیماریوں والی بستی یثرب کو مدینۃ الرسول کے نام سے نئے نظم و نسق کے ساتھ آباد کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور پھر اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی آمد کی برکت سے اس کی بخار اور وبائی بیماریوں والی مسموم فضا کو خوش گوار آب و ہوا میں تبدیل فرما دیا۔ اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دس ہزار جاں نثار اور نہایت فرمانبردار قدسیوں کے جلو میں ایک عظیم فاتح کے طور پر مکہ کی ارض مقدس میں داخل فرمایا۔ پس ان غیر معمولی برکات و فیوض الٰہیہ سے معمور ارض مقدسہ المکۃ المکرمہ کا کنعان کی بستی سے کیا موازنہ ہو سکتا ہے۔ اور ہم ان دونوں مقامات کو ایک کیسے قرار دے سکتے ہیں؟

آپ نے اپنے خط میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھیوں کے وادیٔ کنعان میں داخل ہونے سے انکار کرنے اور صحابۂ رسول ﷺ کے حضور کی خدمت میں عرض کرنے کہ ہم بنی اسرائیل کی طرح یہ نہیں کہیں گے کہ تو اور تیرا رب جا کے لڑو ہم یہاں بیٹھے ہیں۔ بلکہ ہم آپ کے ساتھ ہو کر لڑیں گے، کے واقعہ کو صلح حدیبیہ کے موقع کا لکھا ہے جبکہ تاریخ سے ثابت ہے کہ یہ واقعہ غزوۂ بدر کا ہے۔

پس جیسا کہ میں نے لکھا ہے کہ یہ سب آپ کی ذوقی باتیں ہیں، جن میں سے اکثر کی تاریخی لحاظ سے کوئی مطابقت نہیں ٹھہرتی۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ قرآن کریم کی ایسی تفسیر اور تشریح نہیں کرنی چاہیے جو خود قرآنی تعلیم، قرآن کریم میں بیان تاریخی شواہد، سنت رسول ﷺ اور احادیث نبویہؐ میں بیان تعلیمات کے خلاف ہو۔

سوال پاکستان سے ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں استفسار بھجوایا کہ نماز فجر کی اذان اور اقامت کے درمیان کتنا وقفہ ہوتا ہے؟ نیز یہ کہ صحیح بخاری کی ایک حدیث سے پتا چلتا ہے کہ جتنا وقت سورۃ البقرہ کی تلاوت میں لگتا ہے اتنا وقت اذان اور اقامت کے درمیان ہونا چاہیے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ 14/دسمبر 2021ء میں اس سوال کے بارے میں درج ذیل ارشادات فرمائے۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب میرے علم میں تو صحیح بخاری کی کوئی ایسی حدیث نہیں ہے جس میں یہ ذکر ہو کہ نماز فجر کی اذان اور اقامت کے درمیان اتنا وقفہ ہونا چاہیے جتنا وقت سورۃ البقرہ کی تلاوت کرنے میں لگتا ہے۔ آپ نے بخاری کی جس حدیث کا ذکر کیا ہے وہ مجھے پہلے بھجوائیں پھر اس بارے میں کوئی وضاحت کی جا سکتی ہے۔

باقی ہم یہاں مسجد مبارک میں طلوع صبح صادق (اذان فجر) سے نماز تک موسم کے اعتبار سے مختلف وقتوں میں 25 سے 40 منٹ تک کا وقفہ رکھتے ہیں۔ اور فجر کی اذان کا وقت عموماً طلوع آفتاب سے ایک گھنٹہ بیس منٹ سے ایک گھنٹہ تیس منٹ پہلے ہوتا ہے۔ اور ساری دنیا کے معتدل علاقوں میں عموماً یہی اصول چلتا ہے۔

اِس زمانہ میں سائنس کی ترقی اور جدید آلات کی ایجاد کی وجہ سے طلوع فجر، زوال آفتاب اور طلوع وغروب آفتاب کے بالکل معین اوقات کا علم ہو جاتا ہے جو پرانے زمانہ میں ممکن نہیں تھا۔

اسلام نے نمازوں کے لیے صرف ایک معین وقت کا hard and fast اصول مقرر نہیں فرمایا بلکہ اپنے متبعین کی سہولت کے لیے تمام نمازوں کے لیے ایک دورانیہ مقرر فرما دیا کہ فلاں سے فلاں وقت تک یہ نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ تاکہ لوگ اپنی سہولت کے مطابق ان اوقات کے دوران نماز باجماعت کے وقت مقرر کر سکیں۔

چنانچہ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نماز کا ایک اوّل وقت ہے اور ایک آخری وقت۔ ظہر کی نماز کا اوّل وقت سورج کا ڈھلنا ہے اور آخری وقت جب عصر کا وقت شروع ہو جائے۔ اور عصر کا اوّل وقت جب یہ وقت شروع ہو جائے اور آخری وقت جب سورج زرد ہو جائے۔ مغرب کا اوّل وقت غروب آفتاب پر ہے اور آخری وقت شفق کا غائب ہونا ہے۔ اور عشاء کا اوّل وقت شفق کے غائب ہونے پر اور آخری وقت آدھی رات تک ہے اور فجر کا اوّل وقت صبح صادق کے طلوع ہونے پر ہے اور آخری وقت سورج کا طلوع ہونا ہے۔ (سنن ترمذی کتاب الصلاۃ بَاب مَا جَاءَ فِي مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ) اسی طرح سلیمان بن بریدہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے آپؐ سے نمازوں کا وقت دریافت کیا۔ حضور ﷺ نے اسے فرمایا کہ تم دو دن ہمارے پاس رہو۔ پھر حضور ﷺ نے حضرت بلال کو حکم دیا اور انہوں نے طلوع فجر کے ساتھ تکبیر کہی اور حضور ﷺ نے فجر کی نماز پڑھائی۔ پھر جب سورج ڈھل گیا تو آپؐ نے حضرت بلال کو تکبیر کہنے کا حکم دیا اور پھر آپؐ نے ظہر کی نماز پڑھائی۔ پھر ان کو اس وقت حکم دیا جس وقت سورج سفید تھا اور عصر کی نماز ادا فرمائی۔ پھر سورج غروب ہونے پر انہیں حکم دیا اور نماز مغرب ادا فرمائی۔ پھر جس وقت شفق غروب ہو گیا ان کو حکم دیا اور نماز عشاء ادا فرمائی۔ پھر دوسرے دن ان کو حکم دیا اور نماز فجر روشنی میں ادا فرمائی اور نماز ظہر خوب ٹھنڈے وقت میں ادا فرمائی۔ پھر آپؐ نے نماز عصر ادا فرمائی جبکہ سورج کی سفیدی موجود تھی لیکن پہلے روز سے تاخیر فرمائی۔ پھر شفق غروب ہونے سے قبل نماز مغرب ادا فرمائی۔ پھر جب رات کا ایک تہائی حصہ گزر گیا تو آپؐ نے حضرت بلال کو حکم دیا تو انہوں نے نماز عشاء کی تکبیر کہی اور آپؐ نے نماز عشاء ادا فرمائی۔ اس کے بعد آپؐ نے نمازوں کا وقت دریافت کرنے والے کے بارے میں پوچھا اور اسے فرمایا کہ تمہاری نمازوں کے وقت ان وقتوں کے درمیان کے ہیں جو تم نے دیکھے ہیں۔ (سنن نسائی کتاب المواقیت باب اَوَّلُ وَقْتِ الْمَغْرِبِ)

نماز فجر کے وقت کے بارے میں احادیث

صحیح سے پتا چلتا ہے کہ حضور ﷺ عموماً طلوع فجر کے اتنے وقت بعد فجر کی نماز پڑھاتے تھے جس وقت میں ایک انسان پچاس ساٹھ آیتیں پڑھ لیتا ہے۔ اور پھر حضور ﷺ نماز فجر میں عموماً ساٹھ سے سو آیتوں کی تلاوت فرمایا کرتے تھے اور جب نماز سے فارغ ہوتے تو ابھی اتنا اندھیرا ہوتا تھا کہ قریب موجود انسان تو پہچانا جاتا تھا لیکن دور کا انسان نہیں پہچانا جاتا تھا۔ (صحیح بخاری کتاب مواقیت الصلاۃ باب وقت العصر۔ باب وَقْتِ الْفَجْرِ)

سوال: کینیڈا سے ایک دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں تحریر کیا کہ نطفہ میں جو Lactobacillus نامی بیکٹیریا پایا جاتا ہے، جو ایک قسم کی بجلی یا روشنی بھی پیدا کر سکتا ہے تو کیا یہی وہ بجلی یا روشنی ہے جس کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انسانی پیدائش کے سلسلہ میں اسلامی اصول کی فلاسفی میں فرمایا ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مکتوب مورخہ 14/دسمبر 2021ء میں اس سوال کے بارے میں درج ذیل ہدایات فرمائیں۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: آپ کی بات اس حد تک تو ٹھیک ہے کہ Lactobacillus نامی بیکٹیریا نطفہ میں موجود ہوتے ہیں، جو Contaminant کے طور پر نطفہ میں پائے جاتے ہیں، ان میں سے بعض میں بہت چھوٹے پیمانہ پر بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت بھی ہوتی ہے۔ لیکن یہ بیکٹیریا تو بہت سی اور چیزوں مثلاً دہی، وٹامنز، Herbs وغیرہ میں بھی پائے جاتے ہیں۔ اسی طرح جسم میں بہت سے اور بیکٹیریا بھی ہیں جن میں کسی حد تک بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے جیسا کہ Probiotic microorganisms نامی پیٹ کے بیکٹیریا جو کھانا ہضم کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ پھر یہ بات بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ یہ بجلی بھی الیکٹرون کی Movement سے پیدا ہوتی ہے جو کہ ایک مادی چیز ہے۔

جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انسانی پیدائش میں روح کے نمودار ہونے کا جہاں ذکر فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ انسانی تعلق کا مقصد اور فلسفہ بیان فرمایا ہے وہاں دراصل اس فطرت کو بیان فرمایا ہے جو انسانی جبلت میں مضمر ہوتی ہے اور جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا (الروم:31) یعنی یہ اللہ کی فطرت ہے جس پر اس نے انسانوں کو پیدا کیا، کے الفاظ میں اور آنحضور ﷺ نے مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا يُوْلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ اَوْ يُنَصِّرَانِهٖ اَوْ يُمَجِّسَانِهٖ۔ (صحیح بخاری کتاب الجنائز باب اِذَا اَسْلَمَ الصَّبِيُّ فَمَاتَ هَلْ يُصَلَّى عَلَيْهِ) یعنی ہر بچہ فطرت صحیحہ پر ہی پیدا ہوتا ہے پھر اس کے والدین اسے یہودی، نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں، کے الفاظ میں ہماری راہنمائی فرمائی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: جس طرح بیٹے میں باپ اور ماں کا کچھ کچھ حلیہ اور خوبو پائی جاتی ہے اسی طرح روحیں جو خدائے تعالیٰ کے ہاتھ سے نکلی ہیں اپنے صانع کی سیرت وخصلت سے اجمالی طور پر کچھ حصہ رکھتی ہیں اگرچہ مخلوقیت کی ظلمت وغفلت غالب ہوجانے کی وجہ سے بعض نفوس میں وہ رنگ الٰہی کچھ پھیکا سا ہو جاتا ہے لیکن اس سے انکار نہیں ہو سکتا کہ ہر ایک روح کسی قدر وہ رنگ اپنے اندر رکھتی ہے اور پھر بعض نفوس میں وہ رنگ بد استعمالی کی وجہ سے بدنما معلوم ہوتا ہے مگر یہ اس رنگ کا قصور نہیں بلکہ طریقہ استعمال کا قصور ہے۔

(سرمہ چشم آریہ، روحانی خزائن جلد 2 صفحہ 168،169)

روح کی حقیقت بیان کرتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: روح ایک لطیف نور ہے جو اس جسم کے اندر ہی سے پیدا ہو جاتا ہے جو رحم میں پرورش پاتا ہے۔ پیدا ہونے سے مراد یہ ہے کہ اوّل مخفی اور غیر محسوس ہوتا ہے پھر نمایاں ہو جاتا ہے اور ابتداء اس کا خمیر نطفہ میں موجود ہوتا ہے۔ بے شک وہ آسمانی خدا کے ارادہ سے اور اس کے اذن اور اس کی مشیت سے ایک مجہول الکنہ علاقہ کے ساتھ نطفہ سے تعلق رکھتا ہے اور نطفہ کا وہ ایک روشن اور نورانی جوہر ہے۔ نہیں کہہ سکتے کہ وہ نطفہ کی ایسی جز ہے جیسا کہ جسم جسم کی جز ہوتا ہے مگر یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ وہ باہر سے آتا ہے یا زمین پر گر کر نطفہ کے مادہ سے آمیزش پاتا ہے بلکہ وہ ایسا نطفہ میں مخفی ہوتا ہے جیسا کہ آگ پتھر کے اندر ہوتی ہے۔ خدا کی کتاب کا یہ منشا نہیں ہے کہ روح الگ طور پر آسمان سے نازل ہوتی ہے یا فضا سے زمین پر گرتی ہے اور پھر کسی اتفاق سے نطفہ کے ساتھ مل کر رحم کے اندر چلی جاتی ہے۔ بلکہ یہ خیال کسی طرح صحیح نہیں ٹھہر سکتا۔ اگر ہم ایسا خیال کریں تو قانون قدرت ہمیں باطل پر ٹھہراتا ہے۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 322،323) روح اور جسم کا تعلق بیان کرتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: روح اور جسم کا ایک ایسا تعلق ہے کہ اس راز کو کھولنا انسان کا کام نہیں۔ اس سے زیادہ اس تعلق کے ثبوت پر یہ دلیل ہے کہ غور سے معلوم ہوتا ہے کہ روح کی ماں جسم ہی ہے۔ حاملہ عورتوں کے پیٹ میں روح کبھی اوپر سے نہیں گرتی بلکہ وہ ایک نور ہے جو نطفہ میں ہی پوشیدہ طور پر مخفی ہوتا ہے اور جسم کی نشوونما کے ساتھ چمکتا جاتا ہے۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 321) حضور علیہ السلام مزید فرماتے ہیں: خدا نے آدم میں اس کی پیدائش کے ساتھ ہی اپنی روح پھونک کر اس کی فطرت کو اپنے ساتھ ایک تعلق قائم کر دیا۔ سو یہ اس لئے کیا گیا کہ تا انسان کو فطرتاً خدا سے ایک تعلق پیدا ہو جاوے۔ (ریویو آف ریلیجنز جلد 1 نمبر 5 مئی 1902ء صفحہ 178)

انسان میں روحانی اور جسمانی طور پر روح کے ڈالے جانے کی بابت حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: ثُمَّ اَنْشَاْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ ؕ فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخٰلِقِيْنَ۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ جب ہم ایک پیدائش کو طیار کر چکے تو بعد اس کے ہم نے ایک اور پیدائش سے انسان کو پیدا کیا۔ اور کے لفظ سے یہ سمجھانا مقصود ہے کہ وہ ایسی فوق الفہم پیدائش ہے جس کا سمجھنا انسان کی عقل سے بالاتر ہے اور اُس کے فہم سے بہت دور یعنی روح جو قالب کی طیاری کے بعد جسم میں ڈالی جاتی ہے وہ ہم نے انسان میں روحانی اور جسمانی دونوں طور پر ڈال دی جو مجہول الکنہ ہے اور جس کی نسبت تمام فلسفی اور اس مادی دنیا کے تمام مقلد حیران ہیں کہ وہ کیا چیز ہے......پس اللہ تعالیٰ اس جگہ فرماتا ہے کہ ''روح'' بھی خدا کی پیدائش ہے مگر دنیا کے فہم سے بالاتر ہے۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 216،217)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ روح کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اصل میں روح وہ چیز ہے جس کے ذریعہ کسی کو حیات ممتاز ملے۔ پس وہ روح جو حیوان کو باقی چیزوں سے ممتاز کر رہی ہے۔ اور وہ روح جس کے ساتھ انسان باقی حیوانوں سے ممتاز ہوتا ہے ان دونوں پر لفظ روح کا اطلاق ہوتا ہے۔ یا وہ روح جو انسان کو باخدا بنا دیتی ہے۔ پس کلام الٰہی بھی ایک روح ہے جو انسان کو نئی زندگی بخشتا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد چہارم صفحہ 72)

پس ان حوالہ جات سے ثابت ہوتا ہے کہ انسان کی جسمانی اور روحانی پیدائش کے وقت انسانی قالب کی تیاری پر خدا تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہونے والی روح بالکل الگ چیز ہے اور مختلف بیکٹیریا میں پائی جانے والی بجلی پیدا کرنے کی صلاحیت بالکل اور چیز ہے۔

سوال: عید الاضحیہ کی قربانی کتنے دنوں تک ہو سکتی ہے؟ اس سوال کے بارے میں دارالافتاء سے جاری ہونے والے ایک فتویٰ کے بارے میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مکتوب مورخہ 21/مارچ 2022ء میں درج ذیل ہدایات فرمائیں۔ حضور انور نے فرمایا:

جواب: عید الاضحیہ کی قربانی کتنے دنوں تک ہو سکتی ہے، اس بارے میں تو آپ کا فتویٰ ٹھیک ہے اور میرا بھی یہی موقف ہے کہ عام حالات میں قربانی تین دن تک ہی ہو سکتی ہے لیکن اگر کوئی مجبوری ہو تو اس کے بعد بھی قربانی کی جا سکتی ہے۔

باقی مجھے تو آپ کے اُس استدلال پر اعتراض تھا جو آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد سے کیا تھا۔ میرے نزدیک تو اس ارشاد میں حضور رحمہ اللہ تعالیٰ بھی یہی بیان فرما رہے ہیں کہ قربانی تین دنوں تک ہی ہو سکتی ہے اور حضور کا یہ ارشاد عمومی حالات کے لیے ہے۔

(نوٹ از مرتب) حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے مذکورہ بالا مکتوب میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے جس ارشاد کا ذکر فرمایا ہے، وہ درج ذیل ہے:

''آنحضرت ﷺ کا طریق یہ تھا کہ عید کا خطبہ زیادہ لمبا نہیں کیا کرتے تھے اور اس کے بعد جلد قربانی کے لئے گھر روانہ ہو جایا کرتے تھے۔ اس میں ایک حکمت یہ بھی تھی کہ آپؐ اس وقت تک روزہ رکھتے تھے جب تک خود اپنی قربانی کے گوشت سے وہ روزہ نہ کھولیں اور اس سنت کو نہ سمجھنے کی وجہ سے بعض لوگوں نے یہ دستور بنا لیا ہے کہ عید کے دن ضرور روزہ رکھتے ہیں اور جب تک فارغ نہ ہوں وہ کچھ نہیں کھاتے لیکن مراد ہر گز نہیں ہے کہ کچھ پہلے کھانا حرام ہو جاتا ہے مگر سنت کا مضمون یہ ہے کہ جس نے قربانی کرنی ہو، جس دن قربانی کرنی ہو، اس دن وہ قربانی کے گوشت کے حاصل ہونے سے پہلے روزہ رکھے۔ قربانی تو تین دن چلتی ہے۔ تو اگر یہ غلط مضمون سمجھا گیا تو اس کا مطلب یہ بنے گا کہ بعض لوگ جنہوں نے چوتھے دن قربانی کرنی ہے وہ چار دن بھوکے رہیں۔''

(خطبات طاہر (عیدین) صفحہ 655، خطبہ عید الاضحیہ 28 مارچ 1999ء)

......☆......☆......☆......

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ایک سچے مومن کیلئے ضروری ہے کہ وہ ہر وقت اس بات کو اپنے پیش نظر رکھے کہ دنیوی زندگی دراصل ایک عارضی زندگی ہے اور اسکی تکالیف بھی عارضی ہیں اور جن لوگوں کو اس عارضی زندگی میں کوئی تکلیف پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ اسکے بدلہ میں ایسے شخص کی اخروی زندگی جو دراصل دائمی زندگی ہے، کی تکالیف دور فرما دیتا ہے۔ (بدر 1 دسمبر 2022 صفحہ 15)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اگر کسی وقت دنیا کی اصلاح کیلئے کسی مصلح کی ضرورت پڑی تو اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی کے متبعین میں سے کسی ایسے شخص کو دنیا کی اصلاح کیلئے کھڑا کریگا جو وقت کا خلیفہ ہوگا لیکن خلیفہ سے بڑھ کر مصلح کا مقام بھی اسے عطا ہوگا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس مقام پر فائز فرمایا تھا۔ (بدر 8 دسمبر 2022 صفحہ 15)

طالب دعا: ناصر احمد ایم۔بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم۔اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

جب ساری دنیا میرا انکار کرتی تھی اور تم لوگ بھی میرے مخالف تھے اُس وقت ابوبکرؓ ہی تھا جو مجھ پر ایمان لایا اور ہر رنگ میں اُس نے میری مدد کی

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت بدری صحابی اور پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 23/ستمبر 2022 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: جنگ اُحد کے حوالہ سے حضور انور نے حضرت ابوبکرؓ اور حضرت زبیرؓ کی کیا فضیلت بیان فرمائی؟

جواب: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عروہؓ سے فرمایا کہ اَے میری بہن کے بیٹے! تیرے والد حضرت زبیرؓ اور حضرت ابوبکرؓ ان میں سے تھے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو احد کے دن جو تکلیف پہنچی وہ پہنچی اور مشرکین چلے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اندیشہ ہوا کہ واپس آئیں گے۔ آپؐ نے فرمایا ان کے پیچھے کون جائے گا تو اُن میں سے ستّر آدمیوں نے اپنے آپ کو پیش کیا۔ عروہ کہتے تھے ان میں حضرت ابوبکرؓ اور حضرت زبیرؓ بھی تھے۔

سوال: جب ابوسفیان نے آنحضرت ﷺ سے کہا کہ آئندہ انہیں ایام میں بدر کے مقام پر جنگ ہوگی تو اس پر آنحضرت ﷺ نے کیا کہا؟

جواب: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے جوش کی حالت میں فرمایا کہ اگر قریش نے اس وقت مدینہ پر حملہ کیا تو خدا کی قسم! ہم ان کا مقابلہ کر کے انہیں اس حملہ کا مزا چکھا دیں گے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیجے ہوئے آدمی آپؐ کے ارشاد کے ماتحت گئے اور بہت جلد یہ خبر لے کر واپس آ گئے کہ قریش کا لشکر مکہ کی طرف جا رہا ہے۔

سوال: جب حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ ام ایمن کی زیارت کیلئے گئے تو ام ایمن نے کس بات پر ان دونوں کو رلا دیا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت عمرؓ سے کہا کہ ہمارے ساتھ ام ایمن کی طرف چلیں۔ ہم ان کی زیارت کریں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے ملنے کیلئے تشریف لے جاتے تھے۔ انہوں نے یعنی حضرت انسؓ نے کہا کہ جب ہم ان کے پاس پہنچے تو وہ رونے لگیں۔ ان دونوں نے کہا کہ آپؓ کیوں روتی ہیں؟ جو بھی اللہ کے پاس ہے وہ اس کے رسولؐ کیلئے بہتر ہے۔ وہ کہنے لگیں کہ مجھے معلوم ہے کہ جو بھی اللہ کے پاس ہے وہ اس کے رسولؐ کیلئے بہتر ہے لیکن میں اس لیے روتی ہوں کہ اب وحی آسمان سے منقطع ہو گئی ہے۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ اُمّ ایمن نے ان دونوں کو بھی رُلا دیا۔ وہ دونوں بھی ان کے ساتھ رونے لگے۔

سوال: رسول کریم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے صدق ایمان کی بابت کیا فرمایا؟

جواب: حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ صرف حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی ایسے تھے جن کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ تم میں سے ہر ایک نے میرا انکار کیا مگر ابوبکر ایسا تھا جس میں مَیں نے کوئی کجی نہیں دیکھی۔

سوال: آنحضرت ﷺ غیر مذہب والے لوگوں کے احساسات کا کس قدر خیال رکھتے تھے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ آپؐ غیر مذاہب والوں کے احساسات کا بھی بے حد خیال رکھتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت ابوبکرؓ کے سامنے کسی یہودی نے کہہ دیا کہ مجھے موسیٰؑ کی قسم جسے خدا نے سب نبیوں پر فضیلت دی ہے۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے اسے تھپڑ مار دیا۔ جب اس واقعہ کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی تو آپؐ نے حضرت ابوبکرؓ جیسے انسان کو زجر کی۔

سوال: حضرت ابوبکر صدیقؓ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کیسا طرح کا عشق تھا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابوبکرؓ کے عشق و محبت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تعلق بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عشقیہ تھا۔ جب آپ مدینہ میں داخل ہونے کیلئے مکہ سے نکلے تو اس وقت بھی آپ کا تعلق عاشقانہ تھا اور جب آپ کی وفات کا وقت آیا تو اس وقت بھی تعلق عاشقانہ تھا۔ چنانچہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰہِ وَالۡفَتۡحُ۔ وَرَاَیۡتَ النَّاسَ یَدۡخُلُوۡنَ فِیۡ دِیۡنِ اللّٰہِ اَفۡوَاجًا ۔ فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّکَ وَاسۡتَغۡفِرۡہُ اِنَّہٗ کَانَ تَوَّابًا کی وحی قرآنی نازل ہوئی جس میں مخفی طور پر آپؐ کی وفات کی خبر تھی تو آپؐ نے خطبہ پڑھا اور اس میں اس سورت کے نزول کا ذکر فرمایا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندہ کو اپنی رفاقت اور دنیوی ترقیات میں سے ایک کے انتخاب کی اجازت دی اور اس نے اللہ تعالیٰ رفاقت کو ترجیح دی۔ اس سورت کو سن کر سب صحابہؓ کے چہرے خوشی سے تمتما اٹھے اور سب اللہ تعالیٰ کی تکبیر کرنے لگے اور کہنے لگے کہ الحمد للہ! اب یہ دن آ رہا ہے مگر جس وقت باقی سب لوگ خوش تھے، حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چیخیں نکل گئیں اور آپؓ بے تاب ہو کر رو پڑے اور آپؓ نے کہا یا رسول اللہؐ! آپ پر ہمارے ماں باپ اور بیوی بچے سب قربان ہوں۔ آپؐ کیلئے ہم ہر چیز قربان کرنے کیلئے تیار ہیں۔

سوال: حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کی کسی بات پر تکرار ہو گئی تو رسول کریم ﷺ نے کیا فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ایک دفعہ حضرت عمرؓ اور حضرت ابوبکرؓ کی کسی بات پر تکرار ہو گئی۔ یہ تکرار بڑھ گئی۔ حضرت عمرؓ کی طبیعت تیز تھی۔ اس لئے حضرت ابوبکرؓ نے مناسب سمجھا کہ وہ اس جگہ سے چلے جائیں تا کہ جھگڑا خواہ مخواہ زیادہ نہ ہو جائے۔ حضرت ابوبکرؓ نے جانے کی کوشش کی تو حضرت عمرؓ نے آگے بڑھ کر حضرت ابوبکرؓ کا کرتہ پکڑ لیا کہ میری بات کا جواب دے کر جاؤ۔ جب حضرت ابوبکرؓ اس کو چھڑا کر جانے لگے تو آپ کا کرتہ پھٹ گیا۔ آپ وہاں سے اپنے گھر کو چلے آئے لیکن حضرت عمرؓ کو شبہ پیدا ہوا کہ حضرت ابوبکرؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میری شکایت کرنے گئے ہیں۔ وہ بھی پیچھے پیچھے چل پڑے تا کہ میں بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنا عذر پیش کرسکوں لیکن راستے میں حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ کی نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ حضرت عمرؓ یہی سمجھے کہ آپ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں شکایت کرنے گئے ہیں۔ وہ بھی سیدھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا پہنچے۔ وہاں جا کر دیکھا تو حضرت ابوبکرؓ موجود نہ تھے لیکن چونکہ ان کے دل میں ندامت پیدا ہو چکی تھی اس لئے عرض کیا یا رسول اللہؐ! مجھ سے غلطی ہوئی کہ میں ابوبکرؓ سے سختی سے پیش آیا ہوں۔ حضرت ابوبکرؓ کا کوئی قصور نہیں میرا ہی قصور ہے۔ جب حضرت عمرؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت ابوبکرؓ کو جا کر کسی نے بتایا کہ حضرت عمرؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آپ کی شکایت کرنے گئے ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ مجھے بھی اپنی براءت کیلئے جانا چاہئے تا کہ یک طرفہ بات نہ ہو جائے اور میں بھی اپنا نکتہ نظر پیش کرسکوں۔ جب حضرت ابوبکرؓ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں پہنچے تو حضرت عمرؓ عرض کر رہے تھے کہ یا رسول اللہؐ! مجھ سے غلطی ہوئی کہ میں نے ابوبکرؓ سے تکرار کی اور ان کا کرتہ مجھ سے پھٹ گیا۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سنی تو غصہ کے آثار آپؐ کے چہرہ پر ظاہر ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا: اے لوگو! تمہیں کیا ہو گیا ہے جب ساری دنیا میرا انکار کرتی تھی اور تم لوگ بھی میرے مخالف تھے اس وقت ابوبکرؓ ہی تھا جو مجھ پر ایمان لایا اور ہر رنگ میں اس نے میری مدد کی۔

سوال: مومن کی کیا نشانی ہے؟

جواب: مومن کی نشانی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے کام کرے اور کوئی ایسا کام نہ کرے جس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو۔

سوال: رسول کریم ﷺ نے حضرت ابوبکرؓ کی بڑھائی بیان کرتے ہوئے صحابہ کرام سے کیا فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحابہؓ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے تم کو بہت حکم دیئے مگر میں نے تم سے مخلص ترین لوگوں کے اندر بھی بعض دفعہ احتجاج کی روح دیکھی مگر ابوبکرؓ کے اندر میں نے یہ روح کبھی نہیں دیکھی۔

سوال: جب حضرت عمرؓ نے رسول کریم ﷺ کے سامنے توریت کی آیت پڑھی تو آپ کے چہرے پر ناراضگی کے آثار کیوں ظاہر ہوئے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعودؓ نے یہ واقعہ ایک آیت کی تفسیر میں بیان فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی حضرت عمرؓ کے تورات کی اس آیت پڑھنے پر تھی جو اسلامی تعلیم سے مختلف ہے، اس کی وجہ سے تھی نہ یہ کہ تورات کیوں پڑھی۔

......☆......☆......☆......

جب نیکیوں میں اور ایمان کو مضبوط کرنے کی کوشش میں باقاعدگی آ جائے گی پھر ایمان ایسی حالت میں پہنچ جائے گا کہ جب ہر فعل خود بخود خدا کی رضا حاصل کرنے والا فعل ہوگا

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 9 ستمبر 2005 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: ہر احمدی کو کس بات کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ہر احمدی کو پیش نظر رکھنا چاہئے کہ جو فرائض اللہ تعالیٰ نے مقرر کئے ہیں ان کو ادا کرنے کی کوشش کرے۔

سوال: اللہ تعالیٰ نیکیوں کا اجر کس طرح عطا کرتا ہے اس ضمن میں حضور انور نے کون سا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ایک بوڑھا آگ کو پوجنے والا تھا، شدید بارش کے دنوں میں ایک دفعہ وہ بوڑھا آتش پرست اپنے گھر کی چھت پہ کھڑا پرندوں کو دانہ ڈال رہا تھا۔ کسی نے دیکھ کر کہا کہ تم آتش پرست ہو، تمہیں اس کا کیا ثواب ملے گا، اگر مسلمان ہوتے تو اس نیکی کا ثواب بھی تمہیں ملتا۔ اس آتش پرست نے کہا کہ ثواب تم نے تو نہیں دینا، تمہیں کیا پتہ خدا میرے ساتھ کیا سلوک کرے، کیونکہ ہر مذہب والے کے دل میں فطرتی طور پر خدا کا تصور بہرحال ہوتا ہے۔ پھر ایک دفعہ یہی مسلمان جس نے اس آتش پرست کو یہ بات کہی تھی، حج کرنے گیا تو یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ آتش پرست بھی وہاں حج کر رہا تھا۔ اس نے پوچھا تم یہاں کس طرح آ گئے؟ تو اس آتش پرست نے جواب دیا کہ مَیں نے تمہیں نہیں کہا تھا کہ اگر یہ میری نیکی ہے تو اس کا اجر مجھے ضرور ملے گا۔ دیکھو اللہ تعالیٰ نے اسلام قبول کرنے کی صورت میں اس کا اجر مجھے دیا اور آج میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے حج بھی کر رہا ہوں اور ایمان کی دولت سے مالا مال ہوں۔

سوال: ہمیں اپنے بزرگوں کی نیکیوں کو کس طرح آگے پھیلانا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: وہ بزرگ تو نیکیوں پر قدم مارتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہوئے، نیک اعمال بجالاتے ہوئے اور دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہوئے اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ لیکن اب آگے ہمارا، ان کی اولادوں کا، فرض بنتا ہے کہ ان کی نیکیوں کو قائم کرنے کی ہر دم کوشش کریں، ہر وقت کوشش کریں۔ ان بزرگوں کی قربانیوں کو ہمیشہ سامنے رکھیں۔ آج ہمارے معاشی حالات کی بہتری اور بعض

سہولتیں اور آسائشیں ہمیں اللہ تعالیٰ سے غافل نہ کر دیں۔

سوال: جب انسان اللہ تعالیٰ سے غافل ہو جاتا ہے تو کیا ہوتا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جب انسان اللہ تعالیٰ سے غافل ہو جائے تو پھر شیطان کے قبضے میں چلا جاتا ہے، بہت سی برائیوں میں ملوث ہو جاتا ہے اور ہوش اس وقت آتا ہے جب انتہائی ضلالت اور گمراہی کے گڑھے میں پڑے ہوتے ہیں۔ اولاد برباد ہو رہی ہوتی ہے۔

سوال: حضور انور نے جمعہ کی اہمیت کے بارے میں کیا بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حدیث میں آتا ہے کہ اگر انسان ایک جمعہ نہیں پڑھتا تو دل کا ایک حصہ سیاہ ہو جاتا ہے اور آہستہ آہستہ جمعے چھوڑتے چلے جانے سے پورا دل سیاہ ہو جاتا ہے۔

سوال: ایک احمدی پکا مومن کب کہلا سکتا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: تم پکے مومن تب کہلاؤ گے جب ایمان میں ترقی کرو گے۔

سوال: اللہ تعالیٰ اعراب کے متعلق کیا فرماتا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: قرآن کریم میں اعراب کو مخاطب کرکے فرماتا ہے قَالَتِ الۡاَعۡرَابُ اٰمَنَّا۔ قُلۡ لَّمۡ تُؤۡمِنُوۡا وَ لٰکِنۡ قُوۡلُوۡۤا اَسۡلَمۡنَا وَ لَمَّا یَدۡخُلِ الۡاِیۡمَانُ فِیۡ قُلُوۡبِکُمۡ (الحجرات: 15) بادیہ نشین یہ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لے آئے۔ تو کہہ دے کہ تم ایمان نہیں لائے لیکن صرف اتنا کہا کرو کہ ہم مسلمان ہو چکے ہیں۔ جبکہ ابھی تک ایمان تمہارے دلوں میں پوری طرح داخل نہیں ہوا۔

سوال: نفس کا جہاد کیا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: نفس کا جہاد یہی ہے کہ دنیاوی فوائد بھی اگر ہو رہے ہوں تو یاد رکھو کہ یہ عارضی فوائد ہیں اس لئے دین کی خاطر ان عارضی فوائد کی پرواہ نہیں کرنی۔ نفس کے جہاد میں تمام قسم کی برائیوں کو چھوڑنے کا جہاد ہے۔ حقوق العباد ادا کرنے کے لئے جہاد ہے۔ تب کہا جا سکتا ہے کہ ہم ایمان لانے والے ہیں، ہم اس زمانے کے امام کو ماننے والے ہیں۔

سوال: حضور انور نے جمعہ کی خاص گھڑی کی بابت کیا فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اس میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے کہ جب مسلمان کو اس میں ایسا وقت ملتا ہے اور جب وہ کھڑا ہو کے نماز پڑھ رہا ہو، تو جو دعا وہ کرے اللہ تعالیٰ اسے قبول فرما لیتا ہے۔

سوال: ہمارے بجٹوں میں کب اضافہ ہو سکتا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ہر کمانے والا احمدی اپنے او پر فرض کر لے کہ میری آمد کا سولہواں حصہ میرا نہیں ہے بلکہ جماعت کا ہے اور اللہ تعالیٰ کی خاطر مَیں نے جماعت کو دینا ہے تو مجھے یقین ہے آپ کے بجٹ یہاں بھی کئی گنا بڑھ سکتے ہیں۔

سوال: اگر کسی شخص میں برائی دیکھو تو کیا کرو؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اگر برائی کسی میں دیکھتے ہیں تو اس پر اعتراض شروع کر کے اس پر ٹھوکر نہ کھائیں۔

سوال: ایمان کے لئے کیا چیزیں ضروری ہیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ایمان کے لئے خشوع کی حالت مثل بیج کے ہے۔ لغو باتوں کے چھوڑنے سے ایمان اپنا نرم نرم سبزہ نکالتا ہے اور پھر اپنا مال بطور زکوٰۃ دینے سے ایمانی درخت کی ٹہنیاں نکل آتی ہیں جو اس کو کسی قدر مضبوط کرتی ہیں اور پھر شہوات نفسانیہ کا مقابلہ کرنے سے ان ٹہنیوں میں خوب مضبوطی اور سختی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور پھر اپنے عہد اور امانتوں کی تمام شاخوں کی محافظت کرنے سے درخت ایمان کا اپنے مضبوط تنے پر کھڑا ہو جاتا ہے اور پھر پھل لانے کے وقت ایک اور طاقت کا فیضان اس پر ہوتا ہے کیونکہ اس طاقت سے پہلے نہ درخت کو پھل لگ سکتا ہے نہ پھول‘۔

سوال: کب ایمان کا پودا بڑھتا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: مالی قربانیوں کی طرف بھی توجہ پیدا ہوگی تو پھر وہ ایمان کا پودا بڑھتا ہے اور پھر اس کی ٹہنیاں نکلنی شروع ہو جاتی ہیں پھر وہ نرم پودا نہیں رہتا۔

سوال: ایمان کے پودے کی بڑھوتری کیلئے کیا ضروری ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: پس ایمان کے پودے کی بڑھوتڑی کے لئے پاک مال سے کی گئی مالی قربانی بھی ضروری ہے۔ پھر شہوات نفسانیہ ہیں۔ ان کو کنٹرول کرنا ہے۔ ان ملکوں میں آزادی کی وجہ سے بہت سی بے ہودگیاں ہیں۔ جگہ جگہ پر غلاظتیں ہیں، نفسانی خواہشات ہیں، جن میں پڑ کر انسان اپنے اندر اپنے ایمان کے پودے کو کمزور کرنے والا بن جاتا ہے۔

سوال: کب ہمارا ہر فعل خدا کی رضا کو حاصل کرنیوالا ہوگا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: جب نیکیوں میں اور ایمان کو مضبوط کرنے کی کوشش میں باقاعدگی آ جائے گی پھر ایمان ایسی حالت میں پہنچ جائے گا کہ جب ہر فعل خود بخود خدا کی رضا حاصل کرنے والا فعل ہوگا۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت احمدیہ کی کیا غرض بیان فرمائی ہے؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: خدا تعالیٰ نے جو اس جماعت کو بنانا چاہا ہے تو اس سے یہی غرض رکھی ہے کہ وہ حقیقی معرفت جو دنیا میں گم ہو چکی ہے اور وہ حقیقی تقویٰ و طہارت جو اس زمانہ میں پائی نہیں جاتی اسے دوبارہ قائم کرے۔

سوال: حقیقی تقویٰ کب حاصل ہو سکتا ہے؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے۔ جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔

......☆......☆......

جُڑ کے تنظیم سے ملی پہچاں

راشدہ تنویر قادیان

لجنہ اماء اللہ کی تنظیم کا قیام 25 دسمبر 1922 کو عمل میں آیا۔ تنظیم کو سو سال مکمل ہونے پر پوری دُنیا میں لجنہ اِماء اللہ نے صد سالہ جشن تشکر منایا، اور منا رہی ہیں۔ اس موقع کیلئے مکرمہ راشدہ تنویر صاحبہ نے ایک خوبصورت نظم لجنہ اِماء اللہ کی تنظیم کی فضیلت و اہمیت پر لکھی ہے اور لجنہ کی اہم ذمہ داریوں کو بھی اس میں اُجاگر کیا ہے۔ آپ مکرم مولانا خورشید احمد انور صاحب سابق ایڈیٹر بدر کی بیٹی ہیں۔ ہم انکے شکریہ کے ساتھ یہ خوبصورت نظم ہدیہ قارئین کر رہے ہیں☆

یونہی ایام جشن کے آئیں　　ہو خوشی چار سُو جدھر جائیں
رُت خزاں کی اِدھر کا رُخ نہ کرے　　اور بہاریں یہیں ٹھہر جائیں
نت نئے سنگ میل ہوویں نصب　　دل خوشی دائمی سے بھر جائیں
ذکر سے شکر سے سجیں لب اور　　سجدہ گاہ آنسوؤں سے تر جائیں
ربّ کی چوکھٹ پہ ہی لگے ڈیرا　　مارے مارے نہ در بدر جائیں
احکامِ قرآن کے بھی ذہنوں پر
نقش ہو زیر اور زبر جائیں
ہوں طریق عین موافقِ سنّت　　رنگِ اخلاق یوں نکھر جائیں
بھیجیں دِن رات محمد پہ درود　　قربان ہم فضلِ عمر پر جائیں
لطف اور آپ کے کرم جو نہ ہوں　　ہم سے پھر ناتواں کدھر جائیں
ہو یہ معیار اطاعت کا خلیفہ سے　　اک اشارے پہ جئیں، مرجائیں
اس کو نہ آنچ کوئی آنے دیں　　تپتے شعلوں سے خود گزر جائیں
عمر کے خواہ کسی دَور میں ہوں
خدمت دیں میں دن بسر جائیں
صراط ہو اپنی مستقیم ہمیش　　کسی بھٹکی نہ ہم ڈگر جائیں
گر نہ زیور بنے حیا تو پھر　　عبث سب دوجے مال و زر جائیں
عطا جو خواص کئے خالقِ عالم نے　　بلند و ارفع وہ بال پر جائیں
شرک سے واسطہ نہ کچھ بھی رہے　　بدعتوں کے مٹا بھنور جائیں
فکر، ایمان کی حفاظت کا ہو　　غمِ دُنیا سے کچھ نہ ڈر جائیں
تقویٰ ہی ہو ہمارا زادِراہ
دل کے احوال یوں سدھر جائیں
جُڑ کے تنظیم سے ملی پہچاں　　کیا وجود اپنا جو بکھر جائیں
مقصدِ سفر ہو فاستبقوا الخیرات　　دوڑ میں بڑھتے ہمسفر جائیں
راہ مولیٰ میں جو اُٹھے ہیں قدم　　لہراتے پرچمِ فتح و ظفر جائیں
عہد کے حق ادا ہوں اِس درجہ　　چھوڑ باقی نہ کچھ کسر جائیں
مسکرا دے تُو خدایا جسے دیکھ　　کوئی ہم کام ایسا کر جائیں
کاوش کوئی نہ رائیگاں ٹھہرے
نہ تدابیر بے ثمر جائیں
ہم کو ہے یہ خبر خدا اِک ہے　　کرتے ہر اِک کو با خبر جائیں
کاش لے مان مسیحؑ کو دنیا　　بنتے عبرت نہ بے قدر جائیں
اُس کے حق میں ہے جُٹ گئی قدرت　　حق فراموش بلاتے نہ پھر، قہر جائیں
ہوں صبح خیر کی اور شامیں پُر امن　　چھٹتے سب خوف کے اَبَر جائیں
ایک ذرّہ بھی نہ کمی ہو جب　　مالکِ دو جہاں کے گھر جائیں
اے وَدُوْد اِلتجائیں عاجز کی
رائیگاں اور نہ بے اثر جائیں

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(آندھرا پردیس)

99633 83271　Pro. SK.Sultan　97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

NAVNEET JEWELLERS　نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز قادیان)

مسل نمبر 10971: میں این کے شاہد احمد ولد مکرم ایم خلیل احمد صاحب قوم احمدی مسلمان تاریخ پیدائش 5 ستمبر 1992 پیدائشی احمدی ساکن: سورب صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 3 دسمبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اسوقت کوئی جائدادنہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 700 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اسپر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: طارق سلمان العبد: این کے شاہد احمد گواہ: محمد نصیر الحق آچاریہ

مسل نمبر 10972: میں سید طاہر اقبال ولد مکرم اقبال احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 12 مئی 2003 پیدائشی احمدی ساکن بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22 نومبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اسوقت کوئی جائدادنہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اسپر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: کے وی محمد طاہر العبد: سید طاہر اقبال صاحب گواہ: محمد نصیر الحق آچاریہ

مسل نمبر 10973: میں کہکشاں نعمت بنت مکرم محمد نعمت اللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ پیسٹری شیف عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 ستمبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اسوقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ کان کی بالیاں اور نیکلیس کل وزن 48.410 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 12000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اسپر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شمیم احمد غوری الامۃ: کہکشاں نعمت گواہ: کے وی محمد طاہر

مسل نمبر 10974: میں شیخ نایاب احمد ولد مکرم شیخ آفتاب احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن جماعت احمدیہ بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13 ستمبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اسوقت کوئی جائیدادنہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شمیم احمد غوری العبد: شیخ نایاب احمد گواہ: مکرم کے وی محمد طاہر

مسل نمبر 10975: میں نسیم احمد زوجہ مکرم محمد انوار اللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 5 جون 1980 پیدائشی احمدی ساکن بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 ستمبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اسوقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک عدد سونے کا ہار 41 گرام، دو عدد انگوٹھیاں 6 گرام (کل وزن 22 کیریٹ)، حق مہر 25000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورد ونوش ماہوار 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اسپر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شمیم احمد غوری الامۃ: نسیم انور گواہ: کے وی محمد طاہر

مسل نمبر 10976: میں صوفیہ عظیمہ بنت مکرم سعادت اللہ صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 11 اپریل 2003 پیدائشی احمدی ساکن بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 ستمبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ جھمکے ایک جوڑی 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شمیم احمد غوری الامۃ: صوفیہ عظیمہ گواہ: کے وی محمد طاہر

مسل نمبر 10977: میں سید محمد کامران احمد ولد مکرم سید محمد عنایت اللہ صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 ستمبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائدادنہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شمیم احمد غوری العبد: سید محمد کامران احمد گواہ: کے وی محمد طاہر

مسل نمبر 10978: میں سید محمد عنایت اللہ ولد مکرم محمد حنیف صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 47 سال تاریخ پیدائش 2001 ساکن بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 ستمبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیدادنہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 10000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اسپر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شمیم احمد غوری العبد: سید محمد عنایت اللہ گواہ: کے وی محمد طاہر

مسل نمبر 10979: میں محمد انوار اللہ ولد مکرم محمد اسد اللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 3 اپریل 1971 پیدائشی احمدی ساکن بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 ستمبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائدادنہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 30000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شمیم احمد غوری العبد: محمد انوار اللہ گواہ: کے وی محمد طاہر

مسل نمبر 10980: میں بصیرت مسعود بنت مکرم ایم مسعود احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ انجینئر تاریخ پیدائش 29 اپریل 1997 پیدائشی احمدی ساکن بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 ستمبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی خاکسار کی اسوقت کوئی جائدادنہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 25000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اسپر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شمیم احمد غوری الامۃ: بصیرت مسعود گواہ: کے وی محمد طاہر

مسل نمبر 10981: میں ہاجرہ تسنیم زوجہ مکرم یاسین احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 31 سال پیدائشی احمدی ساکن ضلع بنگلور صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14 ستمبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک عدد ہار 36.2 گرام، نکلیس 1 عدد 13.7 گرام، 3 عدد چین 22.9 گرام، ایک عدد موتی 42.8 گرام، بریسلٹ، 4.93 گرام، 2 عدد کڑے 24.0 گرام، 15 انگوٹھیاں 37.0 گرام، 2 عدد لچھہ 34.1 گرام، پانچ عدد کان کی بالیاں 29.2 گرام، 2 عدد رکھ 5 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) ریور نقرئی 78.60 گرام، حق مہر 120000 جو ابھی ادا نہیں ہوا۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شمیم احمد غوری الامۃ: ہاجرہ تسنیم گواہ: کے وی محمد طاہر

مسل نمبر 10982: میں عدیل احمد ایس ولد مکرم ٹی اے سمیر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی ساکن Thayyilchira,thirumalaward Chunkam Alappuzha صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12 اکتوبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائدادنہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان نصیر العبد: عدیل احمد ایس گواہ: سمیر ٹی اے

مسل نمبر 10983: میں ایاز احمد این ولد مکرم آر محمد نیاز صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 16 سال پیدائشی احمدی ساکن Mullathuvalappu Aranukadu پوسٹ آفس Alappuzha صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12 اکتوبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائدادنہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان نصیر العبد: ایاز احمد این گواہ: سمیر ٹی اے

مسل نمبر 10984: میں سمیر ٹی اے ولد مکرم ٹی ایچ عبد الرزاق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 47 سال تاریخ بیعت 1981 ساکن Thayyilchira,thirumalaward Chunkam Alappuzha صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12 اکتوبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ تین سینٹ زمین مع گھر جس کی قیمت اندازاً مبلغ 1000000 (دس لاکھ روپے ہے) میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 10000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان نصیر العبد: سمیر ٹی اے گواہ: سمیر ٹی اے

مسل نمبر 10985: میں الطاف حسین ملا ولد مکرم شہادت حسین ملا قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت تاریخ پیدائش 1 اگست 1974 تاریخ بیعت 2000 ساکن احمدیہ مسجد متھوراپور گاؤں اتر درگاپور ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 نومبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ رہائشی زمین 5 سینٹ جس میں دو کمرہ پر مشتمل ایک مکان ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد

پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: منصور مالی العبد: الطاف حسین ملا گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 10986: میں مرشدہ منڈل زوجہ مکرم عبداللہ منڈل صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 1 جنوری 1965 تاریخ بیعت 1993 ساکن گوبندہ پور پوسٹ آفس shyamnagar ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 نومبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 6 گرام 22 کیریٹ، حق مہر 2000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالرشید الحسن الامۃ: مرشدہ منڈل گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 10987: میں عبداللہ الحسن ولد مکرم نبیر علی منڈل صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ڈاکٹر تاریخ پیدائش 1 جنوری 1960 تاریخ بیعت 1993 ساکن گوبندہ پور پوسٹ آفس Shyamnagar ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 نومبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ کھیتی زمین دو بیگھہ، رہائشی زمین 10 کٹھہ پر ایک مکان جو تین کمرہ پر مشتمل ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اجمل ھدیٰ شیخ العبد: عبداللہ الحسن گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 10988: میں فطرہ بی بی زوجہ مکرم مرحوم شیخ شجاع الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 1 جنوری 1967 پیدائشی احمدی ساکن پنچ بیریا، املیتا لارحمٰن نگر، پوسٹ آفس کھڑگپور ضلع ویسٹ مدنا پور صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 نومبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 5 گرام 22 کیریٹ، حق مہر 5000 روپے بذمہ خاوند (خاوند کی وفات ہوگئی ہے) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد زاہد الامۃ: فطرہ بی بی گواہ: شیخ نصیر الدین

مسل نمبر 10989: میں شیخ سَفیدل اسلام ولد مکرم شیخ دولت علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت تاریخ پیدائش 23 مارچ 1976 تاریخ بیعت 2005 ساکن ساہاپور پی ایس منچال ضلع ہاوڑہ صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 نومبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد زاہد العبد: شیخ سَفیدل اسلام گواہ: طاہر احمد خان

مسل نمبر 10990: میں عبدالقاسم ملا ولد مکرم مجید ملا صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 1 جنوری 1981 تاریخ بیعت 2012 ساکن ساہاپور خاناپاڑہ پی ایس پنچھلہ ضلع ہاوڑہ صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 نومبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 16000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد زاہد العبد: عبدالقاسم ملا گواہ: طاہر احمد خان

مسل نمبر 10991: میں شیخ التاب علی ولد مکرم شیخ موفل علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت تاریخ پیدائش 1 ستمبر 1966 تاریخ بیعت 2000 ساکن کھجوری پوسٹ آفس بوریکھالی ضلع ہاوڑہ صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 نومبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 2 کھٹہ زمین 4 ڈسمل ایک کمرہ پر مشتمل ایک مکان۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 2500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ناصر احمد زاہد العبد: شیخ الطاب علی گواہ: طاہر احمد خان

مسل نمبر 10992: میں حفیظہ احمد زوجہ مکرم طاہر احمد خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 22 ستمبر 1992 پیدائشی احمدی ساکن پوسٹ آفس باکڑا خاناپاڑہ ضلع ہاوڑہ صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 نومبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 10 گرام 22 کیریٹ حق مہر 18000 روپے ادا شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ناصر احمد زاہد الامۃ: حفیظہ احمد گواہ: طاہر احمد خان

مسل نمبر 10993: میں ثمین شاہد بنت مکرم شاہد احمد بانی صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم تاریخ پیدائش 6 جنوری 1998 تاریخ بیعت 26 مئی 2021 ساکن ہمایوں کورٹ، 20/A Lindsay Street,Kol-87 صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 مئی 2021 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عدیل احمد بانی الامۃ: ثمین شاہد گواہ: شاہد احمد بانی

مسل نمبر 10994: میں افشین شاہد زوجہ مکرم شاہد احمد بانی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 31 جنوری 1975 پیدائشی احمدی ساکن ہمایوں کورٹ، 20/A Lindsay Street,Kol-87 بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 مئی 2021 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 20000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عدیل احمد بانی الامۃ: افشین شاہد گواہ: شاہد احمد بانی

مسل نمبر 10995: میں زبیر حسین غازی ولد مکرم جہانگیر غازی صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 14 دسمبر 2001 پیدائشی احمدی ساکن گورداس نگر پوسٹ آفس بوریہ ضلع سوتھ 24 پرگنہ ڈائمنڈ ہار بر صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30 نومبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن اہمایوں حمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ علام الدین احمد شاہد العبد: زبیر حسین غازی گواہ: جہانگیر غازی

مسل نمبر 10996: میں زائد حسین غازی ولد مکرم جہانگیر غازی صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 3 جنوری 2005 پیدائشی احمدی ساکن گورداس نگر پوسٹ آفس بوریہ ضلع ساؤتھ 24 پی جی ایس، صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30 نومبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ علام الدین صاحب العبد: زائد حسین غازی گواہ: جہانگیر غازی

مسل نمبر 10997: میں افروز احمد ولد مکرم عبدالکریم ملا صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم تاریخ پیدائش 1 جولائی 2002 پیدائشی احمدی ساکن مسجد فضل کبیرہ گاؤں پوسٹ آفس بوسولڈنگہ پی ایس ڈائمنڈ ہاربر ضلع 24 ساؤتھ پرگنہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30 نومبر 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد زاہد العبد: افروز احمد گواہ: نجب الحسین ملا

مسل نمبر 10998: میں روبیہ خاتون زوجہ مکرم نجب الحسین ملا صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ پیدائش 5 اکتوبر 1992 پیدائشی احمدی ساکن مسجد فضل کبیرہ گاؤں پوسٹ آفس باسولڈانگا پی ایس ڈائمنڈ ہاربر ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ، صوبہ ویسٹ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 نومبر 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 10 گرام 22 کیریٹ حق مہر 36000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد زاہد الامۃ: روبیہ خاتون گواہ: نجب الحسین ملا

......☆......☆......☆......

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly **BADAR** Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Punjab) INDIA

Postal Reg. No. GDP/001/2023-25 Vol. 72 Thursday 06 - April - 2023 Issue. 14

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.850/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

قرآن کریم تمام دنیا کے لیے ہدایت کا ذریعہ ہے، قرآن اُن تمام صداقتوں کو اپنے اندر رکھتا جو آسمان سے مختلف نبیوں کے ذریعہ زمین کے باشندوں کو پہنچائی گئی تھیں

قرآن شریف حکمت ہے اور مستقل شریعت ہے اور ساری تعلیموں کا مخزن ہے، قرآن شریف کا پہلا معجزہ اسکی اعلیٰ درجہ کی تعلیم ہے اور دوسرا معجزہ اسکی عظیم الشان پیشگوئیاں ہیں

منور احمد خورشید صاحب، اقبال احمد منیر صاحب مبلغین سلسلہ آف پاکستان، سیّدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ آف قادیان کی وفات پر ان کا ذکر خیر

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 31 / مارچ 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (ٹلفورڈ) یو.کے

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج کل ہم رمضان کے مہینے سے گزر رہے ہیں۔ یہ ایسا مہینہ ہے جس میں ایک روحانی ماحول بن جاتا ہے۔ روزوں کے ساتھ عبادتوں کی طرف زیادہ توجہ ہوتی ہے۔ قرآن کریم پڑھنے اور سننے کی طرف توجہ ہوتی ہے۔ روزوں کا حقیقی فیض اُٹھانا ہے تو قرآن کریم پڑھنے کی طرف زیادہ توجہ ہونی چاہیے۔ رمضان کو قرآن کریم کے ساتھ خاص نسبت ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے: شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی لِّلنَّاسِ یعنی رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن کریم نازل کیا گیا وہ قرآن جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ 24 رمضان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلی وحی ہوئی۔ ہر رمضان میں جبرئیل علیہ السلام آپؐ کے ساتھ قرآن کریم کا دور مکمل کیا کرتے تھے اور آخری رمضان میں دو مرتبہ یہ دور مکمل ہوا۔ ہمیں بھی اس مہینے میں خاص طور پر قرآن کریم پڑھنے، اس کی تفسیر پڑھنے اور سُننے کی طرف توجہ دینی چاہئے۔

قرآن کریم کی اہمیت اس کے محاسن اس کے روشن دلائل کے بارے میں اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خوب کھول کر ہمیں بتایا ہے اور کچھ عرصہ سے آپؑ کے اُن ارشادات کو مَیں اپنے خطبات میں بیان کر رہا ہوں۔ آج بھی قرآن کریم کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کچھ اقتباسات پیش کروں گا۔ آپؑ فرماتے ہیں :

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر شریعت اور نبوت کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ اب کوئی شریعت نہیں آ سکتی۔ قرآن کریم خاتم الکتب ہے اس میں اب ایک شوشہ یا نکتہ کی کمی بیشی کی گنجائش نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیوض اور برکات اور قرآن شریف کی تعلیم اور ہدایات کے ثمرات کا خاتمہ نہیں ہو گیا۔ وہ ہر زمانے کے لیے تازہ بتازہ موجود ہیں اور اُنہی فیوضات اور برکات کے ثبوت کے لیے خدا تعالیٰ نے مجھے کھڑا کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر سب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ قُلْ یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا (الاعراف:۱۵۹) تُو کہہ دے کہ اے انسانو! یقیناً میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔ اس لیے ضروری تھا کہ قرآن شریف اُن تعلیمات کا جامع ہوتا جو وقتاً فوقتاً جاری رہ چکی تھیں اور اُن تمام صداقتوں کو اپنے اندر رکھتا جو آسمان سے مختلف نبیوں کے ذریعہ زمین کے باشندوں کو پہنچائی گئی تھیں۔ قرآن کریم کے مدنظر تمام نوع انسان تھا نہ کہ کوئی خاص قوم اور ملک اور زمانہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہ اعلان کہ میں سب دنیا کی طرف اللہ کا رسول ہوں یہ اس بات کا بھی ثبوت ہے کہ قرآن کریم تمام دنیا کے لیے ہدایت کا ذریعہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

قرآن شریف حکمت ہے اور مستقل شریعت ہے اور ساری تعلیموں کا مخزن ہے۔ اس طرح پر قرآن شریف کا پہلا معجزہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم ہے اور دوسرا معجزہ اس کی عظیم الشان پیشگوئیاں ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مکی زندگی ساری پیشگوئیوں سے بھری ہوئی ہے۔ پھر تیرہ سو سال بعد قائم ہونے والے سلسلے کی اور اُس وقت کے آثار و علامات کی پیشگوئیاں کیسی عظیم الشان اور لانظیر ہیں یعنی مسیح موعودؑ کے زمانے کی پیشگوئیاں اور ابھی تک اس شان سے پوری ہو رہی ہیں کہ دنیا کی کوئی کتاب ان پیشگوئیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ قرآن کریم میں جابجا تاکید ہے کہ عقل فہم تدبر اور ایمان سے کام لیا جائے۔ قرآن مجید اور دوسری کتابوں میں یہی مابہ الامتیاز ہے اور کسی کتاب نے اپنی تعلیم کو عقل اور تدبر اور آزاد نکتہ چینی کے آگے ڈالنے کی جرأت ہی نہیں کی۔

قرآن شریف ایک محفوظ کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یقیناً یہ ایک عزت والا قرآن ہے اس کا وجود کاغذوں تک ہی محدود نہیں بلکہ وہ ایک چھپی ہوئی کتاب میں ہے جس کو صحیفۂ فطرت کہتے ہیں۔ اس کی تعلیم کتھا کہانی نہیں جو مٹ جائے بلکہ جو اسے سمجھے گا اور عمل کرے گا وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرے گا۔ اس کے اثرات اور اس کی گہرائی پاک لوگوں پر ہی کھلتی ہے اور اس کے لیے پاک لوگوں کی صحبت سے فیضیاب ہونے کی ضرورت ہے۔ اس زمانے میں یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ سے علم پا کر جو بیان فرمایا اس کو ہمیں دیکھنا اور غور کرنا چاہیے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

قرآن کریم کا نام ذکر رکھا گیا ہے اس لیے کہ وہ انسان کی اندرونی شریعت یاد دلاتا ہے جو انسان کے اندر مختلف طاقتوں کی صورت میں رکھی ہے۔ حلم، ایثار، شجاعت، جبر، غضب اور قناعت وغیرہ۔ غرض جو فطرت باطن میں رکھی تھی قرآن نے اُسے یاد دلایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قرآن پر غور کرو، تدبر کرو، اس پر عمل تمہیں انسانی فطرت کے اعلیٰ معیار دکھائے گا۔ پس اس نظر سے ہمیں قرآن کریم پڑھنا اور سمجھنا چاہیے۔ آج کل آزادی کے نام پر بچوں اور بڑوں کے ذہنوں کو جو زہر آلود کیا جا رہا ہے اس سے بھی ہم بچ سکیں گے۔ اگر ہم جماعتی لٹریچر اور قرآن کریم کی تفاسیر پڑھیں گے تو والدین بچوں کے سوالات کا جواب بھی دے سکیں گے۔

اب زمانہ آ گیا ہے جس کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ لوگ قرآن پڑھیں گے لیکن اُن کے حلق سے نیچے قرآن نہ اُترے گا۔ یہی ہم دیکھتے ہیں کہ بے شمار قاری ہیں بے شمار پڑھنے والے ہیں لیکن عمل کوئی نہیں۔ کاش مسلمان عقل کریں اور اُس شخص کی طرف توجہ کریں جسے خدا تعالیٰ نے بھیجا ہے اُس کی بات سُنیں، اپنے اندرونے دیکھیں، زمانے کی ضرورت دیکھیں، مسلمانوں کے عمومی حالات دیکھیں۔ صرف ظاہری فتووں سے زور دے کر اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش نہ کریں۔ قرآن کریم کی حقیقت کو سمجھیں۔ بہرحال ہم احمدیوں کو اپنے ہر وقت جائزے لیتے رہنا چاہیے کہ ہم کس حد تک قرآن کریم کی تعلیم کی حقیقت کو سمجھتے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں یا کر رہے ہیں۔

آج لوگوں کو اسلام کی بنیادی تعلیم اور تاریخ کا ہی نہیں پتا۔ بس مولوی کے کہنے پر ناموس رسالت یا قرآن یا صحابہؓ کے نام پر جماعت احمدیہ کے خلاف نعرے لگانے اور نقصان پہنچانے کی کوشش ہے۔ بنگلہ دیش سے کسی نے مجھے لکھا کہ جب جلوس آیا اور انہوں نے حملہ کیا تو ایک لڑکا پتھر مار رہا تھا۔ ہمارے ایک احمدی نے کہا کہ کیا یہ قرآن میں لکھا ہے؟ کیا یہ اسلام کی تعلیم ہے؟ ہم تو کلمہ پڑھنے والے ہیں۔ اُس نے فوراً پتھر نیچے پھینک دیا۔ پس ایسے لوگ مولویوں کے جوش دلانے پر کام کرنے لگ جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان شریروں کے شر سے ہمیں محفوظ رکھے اور ہمیں یہ توفیق دے کہ ہم اس رمضان میں بھی اور بعد میں بھی قرآن کریم کو سمجھنے، سیکھنے اور عمل کرنے والے ہوں۔

حضور انور نے رمضان میں خاص طور پر افراد جماعت کو دعاؤں کی طرف توجہ دلائی۔ حضورِ انور نے فرمایا: رمضان میں دعاؤں کی طرف بھی خاص توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ ہر جگہ ہر احمدی کو ہر شر سے بچائے اور اللہ تعالیٰ کی نظر میں جو نا قابل اصلاح ہیں ان کو عبرت کا نشان بنائے تا کہ دوسرے لوگ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والے بن سکیں۔ دنیا کے لیے عمومی طور بھی دعا کریں، اللہ تعالیٰ جنگ کی آفات سے دنیا کو بچائے۔ (آمین)

خطبہ کے آخر پر حضور انور نے مولانا منور احمد خورشید صاحب مبلغ سلسلہ، اقبال احمد منیر صاحب مبلغ سلسلہ آف پاکستان، سیّدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ آف قادیان کی وفات پر ان کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد تمام مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

مکرمہ سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ کے متعلق حضور انور نے فرمایا کہ یہ میاں عبد العظیم صاحب درویش مرحوم قادیان کی اہلیہ تھیں۔ زمانہ درویشی میں صوبہ اڈیشہ سے شادی ہو کے آنے والی پہلی خاتون تھیں۔ مرحومہ نے اپنے خاوند کے ساتھ درویشی کا دور صبر اور شکر سے گزارا۔ صوم وصلوۃ کی نہایت پابند دعا گو نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ با قاعدہ تلاوت کرنے والی اور قرآن کریم دوسروں کو پڑھانے والی تھیں بہت سے بچوں اور عورتوں کو قرآن کریم پڑھنا سکھایا۔ درویشی کے دور میں جب آمدن کم تھی تو اپنے گزارے کے لئے مرغیاں پال لیتی تھیں بجائے اس کے کہ دوسروں پر نظر رکھیں۔ خدمت خلق کا جذبہ نمایاں تھا۔ قادیان میں عورتوں کی تجہیز و تکفین کے موقع پر یہ بڑی خدمت کیا کرتی تھیں۔ غسل وغیرہ دینے میں بھی مدد کرتیں۔ خلیفہ وقت سے خاص تعلق تھا۔ ہر تحریک میں حصہ لیتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ بھی تھیں۔ دوست محمد شاہد صاحب مرحوم مؤرخ احمدیت کی چچی تھیں۔

☆......☆......☆

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad